

5124



14/11/2011



مکاتیب

Acc No 3491

NQ 445 N30,4

M2

تمام حقوق کے محفوظ کرنا
یہ نسخہ قابل بار

سید عرفان احمد
مطبوعات عرفان

فون: ۳۶۹/۱۳۰
۴۸۱۹۲۵
فون: ۳۶۹/۱۳۰
۴۸۱۹۲۵

کراچی

سید عرفان احمد
پریس لاہور

ترتیب اور اق

تخلیہ کے طور پر پہلا رقعہ ۔

۱۵ ۱۹۴۱ء

۱۹ ۱۹۴۲ء

۶۵ ۱۹۴۳ء

۹۷ ۱۹۴۴ء

۱۷۷ ۱۹۴۵ء

۱۹۷ ۱۹۴۶ء

۲۱۹ ۱۹۴۷ء

۲۳۱ والد صاحب کا ایک خط ۔

۲۳۴ ضمیمہ کا

البرزخ الوند کا باشند ہو
دل نہ مرقند کا باشند ہو
ساری دنیا را وطن ہے۔ یعنی
میں ارضِ خراوند کا باشند ہو

بسم اللہ

تہذیب کے طور پر ہمارے وقت

اسی کے نام سے کہ اس کے اس قلمی نسخے کی جلد فقرو
اس وقت سواد الفاق زہت یکن گاہ کے نواز نے ایک ٹکڑی لکھی ہے
ابتدائی میں، عرض کر دیا جا سکے کہ اس کا اعلان اوراق میں وجہ
رُفہ لکھنے کی غلطی سے اس کے غلط طور پر غلط طور پر غلط
معنی غلط ہیں، غلط طور پر غلط طور پر غلط طور پر غلط
کی صورت واضح ہیں اس کی غلطی سے اس میں قاف کے بعد عین کی بجائے قاف ہی پر تشدید
غلت کے نابلد ہونے کے باعث نرزد ہوئی ہے

اور یہ خطوط بھی فرق کی دیگر صورتوں کی طرح تعلیم خوری اس جلد کی صورت میں ہیں اور اگر
خلاصہ اس کے ان کی کتابت بھی کرائی گئی ہو تو اس میں بھی اس غلطی کی اصلاح پوری اخلاقی تربیت
میں جائز نہیں قرار پائی۔ خدایا کہ یہ اور کسی بھی قسم کی قطع و برید کسی بھی نوع
کی تبدیلی، کسی بھی صورت کی زبردستی کا کوئی سوال ہی نہیں
بدھو نہ، لہذا تمام وہ باتیں جن کے آپ کی کوئی
دل چاہی نہیں ہو سکتی

من و عن باقی رکھی گئی ہیں کہ فی ضروری باتوں کی
نشوونما سبب سے بچا کو برتن متواضع کی زوردار کہ تراش فراخ
کر کے اور صحتی المقدور راستے سے کابنا و سنگھار کر کے اس کو ایک
سامنے قابل پیش کش بنادیا جائے۔
جو جیسا تھا۔ ویسے کا ویسا ہی ایک سامنے حاضر خطا میں کوئی

انفرادی طور پر قطع و برید تو کی جا رہی ہے تمام جو خطوط ملے ان میں سے کوئی مشترک بھی نہیں
کیا گیا۔ ہاں لفظ رُفقا کی جو غلطیاں لکھی ہیں ان کا ازالہ کرنے کے لیے اس نسخے کا نام
”رُفقا سے صحت و قیامت“ رکھ دیا گیا ہے۔ ہر جہز کہ فوق کو یہ انتہائی تعقل نام معلوم ہوتا ہے۔
خود جو سادگی اختیار کی گئی ہے۔ ورنہ تو کوئی بات کہی نہ تھی۔ میں ایک جاذب نظر بنا کر
کتب فروشوں کے یہاں اس فروختی کیش اور تجارتی قدر دہانا چاہتا تو خیر خاکے بنا کر شامل
کر دینا تو بہت باریک باہر کا ٹھیک تھا، معنوی اعتبار سے تو خیر کوئی گنجائش ہی نہیں تھی لیکن صوری
طور طریق میں اسے ایسا بنایا جاسکتا تھا کہ طاق زیبائش کی آرائش و ریزہ
ہو سکتی تھی۔ مگر میں اس نوع کی تحریروں میں لوازمات سے بچا کر
آئینہ کا قائل نہیں ہوں۔ بھر صورت حال یہی
بلکہ تلافی اور بیاختیار رہتی

اور پھر اس کینچ کی بناؤ سنگھار کی دلکش جاذب نظر
صدرتے ہیں مجھے اپنی اصلی اوقات کا یہ بانی ہیں۔

یہ خطوط محض "منظور" کے گزرا ہوا احوال واقعی کے بدلے میں
حرف کی حقیقت اور کے علاوہ کچھ نہیں ہیں۔ ہر مسئلہ ان کے بدلے میں
تھے جن سے اس کی اوشن ابھی تک کہ ارضی تار ہیں آئی ان کے بدلے میں
یہ باتیں ہرے خیال و فواہ میں بھی کہی نہیں تھیں کہ اسہائی والی نویت کے درجے جلدت کی صورت
بھی اختیار کر جائیں گے۔ ورنہ کوئی شایردان میں کوئی الشا پوزاری، خیال آرائی، شاہانہ زب و داستان
معاشرے اور فن پر کوئی نظریات گنگو اور بن جانے کیا کیا اسمگل کر نیکی کو تلاش کی جاتی، مگر ہر
چیزیں اسے وجود کے اجڑائے ترکیبی میں شامل نہیں ہیں۔

ایک بار پھر۔ کہوں گا کہ خطوط جسے سید عسارت سے ہیں اُنہی حد تک سید عسارت کے طریقے کے
ان کو شایع کر دیا گیا۔ ہر فن ان کی ان کی اوقات کے مطابق ہی جلدت کرانی
گئی ہے۔ ہر طرح کے بناؤ سنگھار کے سامان کے ہوتے ہوئے بھی
ان کو زیور طبع کے ہرگز راستہ نہیں کیا گیا ہے
اور ان پر جو کہ کی اس جلدت کے
سے ہیں

کسی فرد یا ادارے کی بھی آڑ لگا سکتی تھی مگر بہت
ان اصول جیتے ہیں شامل نہیں ہیں۔ یہ میں نے خود ہی چھوڑ
دیا ہے۔ اگرچہ اس حرکت کا ارتکاب کرنا میں بھی کچھ لوگوں
کی انکڑ لگنے کا شہوت نہایت زیادہ ہے۔ مگر اس کے خلاف میں نے
(اول کو آتے ہیں) جو چیزیں ہیں کہ یہ ہیں۔ اور میں نے اپنی ہر
چیز تصور بنانے کے لیے صلیبوں کے خلاف اور ہوتائی کی بارے میں
اور اس کے بارے میں بھی رخصت والے بات کو بھی ملکیت تمام الناس ہی سمجھا ہوا ہے مگر اس کے
میں اب اپنے متعلق کو بھی رخصت والے بات کو بھی ملکیت تمام الناس ہی سمجھا ہوا ہے مگر اس کے
کے تشاہیر ہو رہی ہیں جس کی طبقہ متوسط کے لوگ جلی طور پر پرہیز کرتے ہیں ان کی بھی تعلیمات جدید
یہ آوازیں، بیشتر پرہیز کے مختلف کیفیات میں بیٹھے ہوئے اور کبھی کبھی
وہاں خالوں کے کاؤٹم ڈسک پر کھڑے کھڑے مختلف گروپس میں، مختلف کیفیات میں
توڑ کر شل رخصت ہوا کے لوگ نے آدھ بدل، بغیر کسی تکلف کے
بیشک کر دینے کی اس جگہ ہے

اپنی فنی جہد و جہد کی زندگی کا ایک ادھار ہو کر
ساتنے آجائے اس کے بھی قطع نظر اس رسم الخط
کے مختلف کیفیات و صورت حال میں مختلف رنگ
نظر آتے ہیں۔ کاتب کے ہاتھ کے مختلف رنگ
صدور اعتبار اس اوقات کا اطلاع دینے ہو سکتا ہے اور ان کے متن و متن الزامات
مشدد ہونے پر بھی شکر و شکر کیا جاسکتا ہے۔
ہمارے نفسیات جو حیوانی طبیعت اور مجذوبات فطرت کے لوگوں کا زینت
رسم الخط کے واسطے کرتے ہیں ان کے لئے اس خطوط کی سہولت میں تبدیلی
و توجہ شیراز کا پہلو بھی موجود ہے۔

نزدک اور بالاسطوریہ ان افعال کے متن و متن ہونے پر
کھتا رہا ہو کہ اس میں ایک لکھنی بھول گیا تھا کہ ایمان
و ایمانی کی آسانی کی خاطر مناسب سائز رکھ
کے خیال کے کچھ تبدیلی واقعی کی گئی

کچھ نیکو کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ اصل میں جو اوراق
اس میں پیش کیے گئے ہیں اور یہ یہاں پر عکس ہمارے
قائم رکھا گیا ہے۔

مگر درمیان میں روایتی بزرگی خوردی کا فاصلہ پانچ رکھتا ہے ایک سو کی بجائے تھوڑے
بہر کیف یہ خطوط ان کے نام ہیں اور ان کی پلوتا راہ کرنا ایک ہی ہے اور یہی کہیں
وہ وہ فنکارانہ انداز میں ہیں البر اعظمی سے بڑھ کر کامیاب ہو گیا ہے شہزادے
نشیب و فراز اور شیخ مخدوم کا عہدہ ایلدوایع ہوتا ہے۔

میرا خیال تھا کہ ہفتیاں قبل جو میرا خیال تھا کہ
 کوئی ایسی اعلیٰ تعلیم نہیں دینگے، اگرچہ اس کے اوافرین
 ان کے انتقال کے بعد وہ دن بعد مختلف الماریوں کا اور کبھی
 جس طرح اس طرح مختلف ہو تو یہی اجتہاد کے یہ خطوبہ بالکل اسی ترتیب سے
 انتہائی پرکاشی آمان ہوا ہوا کہ ان کی اس طرح ان کے ہر ایک ہر ایک
 خاکروہ کا کتابی صورت میں ہے یہ سارا لائق محفوظ کر دیا گیا تاکہ طبع مشاہد
 صورت میں کہیں جہت جہت بھی کوئی ایک نہ ہو کہ یہی نہ ہو کہ یہی نہ ہو
 کسی ایسے ہی شخص کے ہاتھ آئے جو اس کی واقعی تلاش میں ہو۔

فیتر صدوقین سفینہ

کوہ الوان - لاہور

۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ

مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۷۹ء

1991

پریس۔ مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۷۱ء

ارشاد صاحب۔

سلام علیکم۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پریس میں آپ نے سب کچھ ہے۔

لیکن پریس میں فی الحال رہنا ڈراما طلب مسئلہ ہے۔ جس پر دھنچک سے بھی کام لے لیا جائے لیکن کبھی کبھی نہ جانے کونسی بڑا سہرا درجہ طالت پس جو دل بے اختیار یہ جانتا ہے کہ آپ لوگوں سے ایک مرتبہ اور ملاقات ہو جائے اور گھر پر بیمار م ساتھ گرم گرم کیوٹی دال گرم گرم روٹیوں سے کھائی جائے۔

پریس میں کھانا بڑی سعادت م ساتھ اور بڑی ضرورت م ساتھ یہ لوگ تیار کرتے ہیں۔ مگر یہ اتنے جیتے ہیں کہ کھال اُدھر جاتی ہے۔ ابتداً تو اپنی غائبی کیسے دانتوں سے دبا کر رکھتی تھی۔ کسی عمارت کی پہلی اینٹ مشکل سے لگتی ہے، دو چار ایسی قدرے آسانی سے نکلے م بعد مافی دیوہنگل عمارت دھڑم دھڑم گر جاتی ہے۔ سو یہی حال اپنی غائبی کیسے کا ہو رہا ہے۔

اول تو ایک ماہ 'اجسی مقام سراد بھر مقام' آنا بے جیدہ اور پھر اس پر طرہ بہ کہ حسن بردارام کے تحت آیا تھا وہ بھی ملتوی۔ پاکستانی سفارت خانہ لے کر حکومت پاکستان کی مسئلہ م کچھ پہرہ آئے دے اس م باوجود پہلے ہی پہنچ م بعد پریس۔

کی مشہور ترین گیلری میں اپی غائش کی اُمید ہو گئی تھی، اور اس اُمید میں اسے دوہنے لگی
 عرب چوٹے تھے لیکن عرب اسے معاملہ رہ گیا کہ گیلری والے دعوت نامہ پر یہ لکھوا رہا ہے تھے
 کہ یہ حکومت پاکستان سفارت خانہ کی سرپرستی میں ہے۔ جس دم لیے میں ایسے حالات میں
 ملاحظہ کروں کہ پاکستان سفارت خانہ کوئی مدد نہ کرے، میں تیار نہ تھا۔ اور جب معاملہ رہ گیا تو
 میں نے سوچا کہ۔۔۔ تھک چکا ہوں۔ ذہنی، روحانی اور جسمانی طور سے تھک چکا
 ہوں۔ کیدوں نہ سہری گیسوؤں کی چھاؤں میں آرام کیا جائے۔
 مڑے شریف لوگ ہیں۔

آج پھر ایک اور مشہور گیلری والے نے غائش کو دم لے لیا۔
 میں نے کہہ دیا کہ میں تو جا رہا ہوں، میری عدم موجودگی میں کر لیا۔ لیکن واقعہ یہ ہے
 کہ اپنے والوں آنے کا مقصد نئی نئی طرح کا اشتباہ اور کام کرنا، آپ لوگوں سے مل لیا اور
 گھر پر کر لے، ارہر کی دال میں بکڑے ڈال کر ان کا ایک بار اور ذائقہ لیکر، اور زبان سے زبان
 ماریں ایکس جنج بھی حکومت سے مندر طور کرانا اور سفیر پاکستان نے جو حکومت پاکستان
 کو خط بھیجا ہے اس کی بروی کرنا اور مکمل طور سے صلح ہو کر یہاں آنا ہے۔۔۔
 ختمنا جتنا یہاں رہنے کی دل چاہتا ہے، اتنا اٹھا ہی گھر آنے کو بھی طبیعت چاہتی ہے۔
 نہ جانے کیا بیڑا سر اور جو ہاں ہے۔

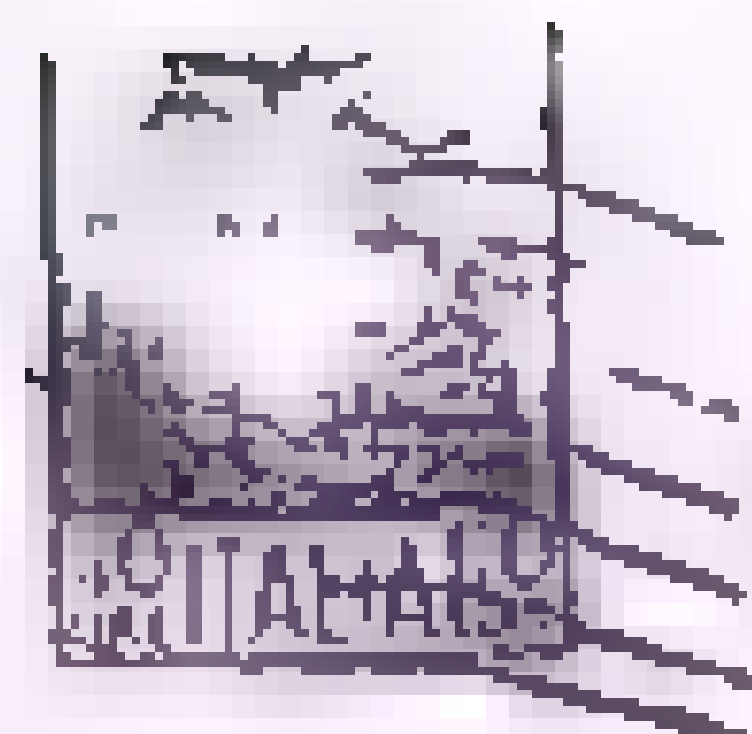
اچھا۔۔۔ مانتا صاحب کو میرا سلام کہیں۔
 حملہ دوستوں کو سلام کہیں۔ ہمارے گھر پر خیریت کہہ دیجئے گا۔
 اُمید ہے کہ آپ ہر طرح بہ خیریت ہونگے۔ اور آپ کے گھر والے اسی طرح ہونگے۔
 ڈاکٹر فیروز، امین بھائی، حمید اور سعید احمد کو سلام۔ آ لیا۔۔۔ صہادی

1997



VIA AEREA

A-1



Syed Kaz-e-nau Ahmad Sahab
SIBTAIN MANZIL
B.Road. 1st Chowranghi
Nazimabad,
KARACHI.
PAKISTAN.

€ 40.00 per 1 Page. extra page
€ 10.00 per 1 Page extra page



۲۶
رومنہ -

۸ فروری ۱۹۶۲ء
بھائی جی -

ابھی تک تو اپنا قیام روم ہی میں ہی رہا ہے۔ پر کئی برس روائی ہو جائیگی۔
روم میں وقت بہترین گزاری رہا ہے۔ دل لگنے کی وجہ سے روم میں پروگرام سے زیادہ قیام کیا
جا رہا ہے۔ خود بخود آرام دہ آسائشیں آتی ہیں۔ راحت اور سکون
بھی خاطر مدارت کر رہے ہیں ان دنوں۔ اور کئی نئے کام بھی ہو رہے ہیں جو کافی سیر
تفریح اور خاطر کر چکے ہیں۔

امید ہے کہ ہر روز عرصہ خیریت ہوگی۔
پرسن جانے میں ایک دو دن بعد پھر خط لکھواؤں گا۔

مکھارا - سہیل

EPOQ HOTEL,
34, Rue Rouelle,
PARIS 15^e
17th Feb. 1961

کھائی جان۔! سلام علیکم۔

امید ہے کہ گھر پر طرح حیرت ہوگی۔
فروری کی گیارہ تاریخ کو میں برس آگیا تھا۔
برس آئے بعد متعدد رسالوں اور سنگرہوں میں ایسا نام پہلی طرف
میں لکھا ہوا دکھا۔ امید قائم ہو رہی ہے کہ اگر محنت اور خالصت سے
کام کیا تو کسی حد تک مقصد پورا ہوا ہوگا۔ راسینی زبان سیکھنے میں مدد
میں زیادہ محنت سرباڑی۔ میں یہاں حسن گیری سے وابستہ ہو رہا ہوں
اس حسن گیری میں اما امید وقت سے زیادہ چرچا ہے۔ تصویریں لگی ہوئی ہیں۔
اسی گیری کے ذریعہ اکثر دیگر رسالوں میں اس گیری کے سلسلے میں
ایسا نام دیکھنے میں آیا۔ ایک دو دن میں کام باضابطہ آیا بعدہ وقت
شروع کرتے وقتوں۔ تلخے اگلے پانچ ماہ تک فرانسیسی حکومت کی
طرف سے ۸۰۰ فرانک ملتے رہیں گے۔ حملہ فہم تمام اخراجات اسی میں
پورے کرنے ہوں گے۔ امید ہے کہ وقت آرام رکائے ۵ ماہ گزر جائیگا۔
برس میں فی الحال سب سے کام مشکل ہے۔ اس دوران میں شدید محنت کی
جائیگی جس کی وجہ سے اپنا آرٹ ترقی کر جائیگا۔

آج فرانسیسی حکومت محکمہ محنت میں سر ڈاکٹری معائنہ ہوا تھا۔
جو کہ خلاف توقع بالکل ٹھیک ہوا۔ اور ڈاکٹر نے مجھے اچھی محنت کرنا

نوشتہ دہرایا۔ اگرچہ سخت قسم کا سائنہ تھا جس میں اسکریننگ وغیرہ
 بھی شامل تھی مگر بچہ گیا۔ بہر حال اس سے بھی اطمینان ہوا۔
 میں اپنے بیروگرام سے زیاں روم میں رکارڈ۔ اس کی وجہ یہ تھی
 کہ روم میں طبیعت بہت اکی رہی اور خوب خوب روم کی سیر بھی کی۔
 بالکشیانی سنارت خانہ میں ابھی تک صرف ولی اللہ صاحب سے
 ملا ہوں۔ بہت اچھی طرح ملے۔ ہمیں بہت لوجھ رہے تھے۔ ایک
 دو روز میں سفر صاحب سے بھی ملاقات کی جا سکی۔ دیکھیں کیا کہتے ہیں۔
 امید ہے کہ سلمان اور سلطان خوب بڑھ رہے ہوں گے
 اور اپنے چھوٹے بھائی اور بہنوں کو بھی بڑھنے پر مائل کر رہے ہوں گے۔
 اما۔ اما۔ بھائی بی اور حسن کو سلام کہہ دیا۔ لفظ اچھے۔
 میں یہاں پر گھر کا کھانا بہت یاد کر رہا ہوں۔

تمہارا

صہاب

Epoq Hotel,
34, Rue Rouelle,
PARIS 15^e

سورخ ۴ مارچ ۶۴۲

بھائی جان۔ سلام علیکم۔

امید ہے کہ گھر پر طرح حیر و معایت ہوگی اور سب خوش و حرم ہوں گے۔

دو یا تین دن ہوئے کہ تمہارا احاطہ ملا۔ اطمینان ہوا، اس خیال سے لفظ حاصل کے میرے یہاں بحیرت پہنچ جانے کی اطلاع
گھر والوں کو ہو گئی ورنہ حواہ محواہ کی خوش رہتی۔ میں یہاں بالکل اچھی طرح ہوں اور کم کر کام کر رہا ہوں۔ حالات اچھے ہیں۔ یہاں
کی ایک گیلری جو مجھے پسند آئی ہے، اس میں میری تصویروں کو دیکھ کر وہ شے تو گروپ شے میں گزشتہ ایک سال سے غائب ہوئی ہے چلی آئی ہے
پے سکن اب کی بار عرف میری ہی تصویروں کی غائب ہو گئی۔ اس گیلری کے آرٹسٹوں کی لسٹ میں مائیکل میرامام وقتاً فوقتاً
اناؤلس گزشتہ ایک سال سے ہوتا چلا آ رہا ہے۔ آج ایک ترکیہ اور ایک فرانس کا آرٹ کا رسالہ دیکھا، اتنا رہا تھا اس میں
میرے نام کے ساتھ اب اسٹا اور پٹرل ہوا دیکھا "لاریٹ سیانال ڈی پیریں"۔ خیر۔ فی الحال تمام کام وقت کام ہی میں بسر ہو رہا
ہے اور دل چاہنے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ ایک لمحہ بھی حراب نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ ٹی ٹوٹ لرا اور وحی بیٹریں ہو گیا ہوں۔
ڈراڈٹ کر کام کر لیا جاٹے اور محبت ٹھکانے لگنے آثار کچھ کچھ عفو دار ہونے شروع ہو جائیں تو پھر سیر و سفر کی جاتی۔
مجھے کچھ کچھ فراموشی بھی آئی ہوئی خود بخود ہی دکھائی دے رہی ہے۔ وکبری میں رزائن ایک دو لفظوں کا اضافہ ہو جاتا ہے۔
قمر العین جان ۱۶ فروری کو لندن چلے گئے تھے۔

نمائش کی تاریخ دیرہ قرار ہو جائے تو تحریر کر دے گا۔ ولی اللہ صاحب سے ملاقات ہوئی تو حسن کو ہم کو تم سے
 لکھا تھا وہ کام وہ ایک فراموشی سے کرا رہے ہیں۔ تیار ہو جانے پر روانہ کر دیا جائے گا۔ ہر رخصت سے نہ ہندو
 ہوئی تھی۔ آج پورے دو ہفتے ہو گئے۔ اہل لے پورا پورا اطمینان اپنے سوال کا دلا یا ہے۔ ہر کدبہ میں سے بہر
 تبادی تھا کہ ہمارے مراگوں سے آج نرگوں کے شے گہرے برا سم تھے۔

اساں سے کہنا کہ میں گھر کا کھانا اکثر یاد کرتا ہوں۔ گدشتہ ہفتے ستور و اجپاتی کھانے کی ضرورت ہوئی
 تھی اور رکالی میں ڈولی ہوئی روٹی اور شور دے میں سے دھواں اُٹھتا ہوا یاد آیا۔ امید ہے کہ سب کام ٹھیک
 ہو گئے۔ اگلے سال کے شروع میں پاشا صاحب بیرس آئیں گے۔ احتیاطاً مارا کا میں فتوا ہی پاس پورٹ ہو گا اگر
 میں صحت تک یہاں رہا تو وہ پاشا صاحب کے ساتھ آجائیں۔ بیرس اُن کے دیکھنے کا سہرا ہے۔ یہ عہد و تحریر کرنا
 کہ فنانس کیل حالت کیا ہیں۔ اگر کسی قسم کی کسر ہو تو میں حسن صاحب کو لکھوں کہ میرے کام میں ہمارے کام کا حلد فیصلہ
 کرنے اُس کی باقی ماندہ رقم ~~کے~~ گھر پر دے دی جائے۔ تکلیف جبری ہے۔ جی۔

امید ہے کہ سمان سلطان اینڈ پارٹی بالکل ٹھیک ہو گئے اور پڑھ بھی رہے ہوں گے۔ اسی حد تک دو
 چوٹیاں اور ایک اتنی یہاں آگئے ہیں۔ فراموشی سے کہ لکھتے وقت یہ بھی لکھ آئے ہیں تو سوار رسلو پارٹی میں
 بھابی جی اور حسن کو یاد کر دیا۔ سب کو سلام اور دعا۔ عرفان اور شمو کو الگ الگ لکھو لگا۔

مختار احمد

Epoq Hotel.

34, rue Rouelle,
PARIS 15^e

مورخ ۲۱ مارچ ۱۹۶۲

کھالی خان۔ امید ہے کہ گھر پر طرح خیر یافت ہوگی اور سب خوش و خرم ہوں گے۔
تین چار دن ہوئے کہ محقر اخطار ملا تھا۔ رورہ سوچا رہا کہ رات کو جواب لکھوں گا لیکن یہ لکھنا برس شہر اپنی
سیاسی صورت حال کی وجہ سے اور بھی دل چسپ معلوم ہو رہا ہے۔ کسی قسم کی تشویش کی مطلق گنجائش اور ضرورت
ہیں ہے۔ اس قسم کی صورت حال کا صرف ایک ہی حل تھا یہی ہے وہ ہے کہ ان حالات کا واسطہ نہ آرت مارکٹ
پر بیڑ تباہی اور تصویروں کی خرید و فروخت میں تعطل پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن آئندہ امید ہے کہ صورت حال مناسب اور موزوں
رہے گی۔ گزشتہ زمانے میں اپنی ایک دو تصویریں برس ہرے شہر اور عالی مرتبت شوقیوں کے گلشن میں شامل ہو چکی
ہیں جن کے پاس میسز صدی کے بڑے بڑے نائی گرائی لوگوں کی تصویریں بھی ہیں۔ ان کی قیمت دس روپے کا بیچ رہ گئی
والوں ہی کو ہو گا۔ میں شاید یہ تو خرید کر چکے ہوں کہ میں باقاعدہ طریقے سے یہاں کی ایک مشہور اور محترم گیلری
کی بہت سی سیٹیں، جس میں بڑے نائی لوگ بھی شامل ہیں، گزشتہ ایک سال سے قائم ہوں۔ اور اس امر کا
بہت غصہ اور ہرے متعدد سیکرٹریوں میں دکر بھی آتا رہا ہے۔ اسی عائش بھی ایسی گیلری میں ہوگی لیکن حوالہ کی البتہ اور
سخیر کا زمانہ چونکہ خشک اور بے کیف ہوتا ہے اور برس ہرے باشندے چھٹیاں دینے لپے اپنے شہروں کو چلے جاتے ہیں
لہذا ان میسزوں میں نمائش کرنا مناسب نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ گیلریاں بھی بند ہو جاتی ہیں۔ انٹور کا مینہ اس قسم کی
کاروائیوں کے لئے سب سے زیادہ مناسب سمجھا جاتا ہے لہذا اسی نمائش انٹور بھی میں ہی ہوں۔ جس میں زیادہ سے زیادہ
بچیس یا تین تصویریں ہوں گی۔ میں کام تو اس سے بہت زیادہ کر لوں گا جو پھر بعد میں کام آجائے گا۔ ان معاملات میں
میں محنت کا قائل نہیں ہوں۔ نامی اور محنت بہت ضروری ہیں۔ خود کھتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے۔ یہاں اپنا فی الحال
بستر وقت کام ہی میں گذرتا ہے۔ جب حتی المقدور کام ہو جائیگا تو اس میں بنیادیں دیکر ارباب کسٹ و شاد
میں ملاقات کا سلسلہ جاری کیا جائے گا۔ اور ہاں میں کچھ کچھ فراموشی بھی سمجھنے اور بولنا شروع ہو گیا ہوں۔ پوری طرح
اور مکمل قدرت و ساتھ بولنے میں کوئی برس لگ جائے میں مگر گذارے میں لپے اٹھیں اور لوں چھوٹی فراموشی شروع
ہو گئی ہے۔ انی لپے میں قرب میں ایک ہوٹل ہے لیکن اتنی اس میں جگہ نہیں ہے۔ جگہ ہوتی ہے میں اس میں مستقل
ہونے کا ارادہ کر رہا ہوں کہ وہ علاقہ بھی اس قسم کی کاروائی میں لپے زیادہ اچھے۔ میں یہاں پیرس کی لوٹ
اور وچسٹن قسم کی زندگی گزار رہا ہوں۔ اصولی طور پر۔ کام اچھا ہوتا ہے تو اس کے حل کر اور بھی زیادہ اچھا کام
ہونے میں آتا رہتا ہو رہے ہیں۔ دیکھو کیا ہوتا ہے۔ اس قسم کے معاملات میں پاکستانی سفارت خانے میں اس میں
بہت ہی سہولت ہوتی ہے مجھے وہاں ہم لوگوں سے پھر ملنے کا موقع نہیں مل سکا، محض ہے کہ کل پیرس میں موقع نکال
لیا ہے لیکن یہ بات ذرا زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہے کہ اہل سفارت خانہ کا اس سلسلے میں مہنوں نہ ہونا پڑے اگرچہ
سخیر یا کسٹ صاحب جیسے تھے تو سڑی گرم موٹی اور نپاک سے ملے تھے۔

اور دیگر کیا احوال ہے۔ اب تو آمد و رفت کا سلسلہ سرآمدہ واپس کی طرف سے ہو گا۔ دیکھئے میں ٹراماڈرن معلوم ہوتا ہے بلکہ آجکل ہر زمانے میں جس قسم کی اقسام تراشی ہو رہی ہے اس سے لوری طرح صادق آیا ہوا ہے۔ ماس کے مکان سے کی بھی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ سلطان اچھی طرح پڑھا ہے ہوں گے اور دلگام کر رہے ہیں۔ اور سہماں اور کی ڈائری کھڑکی ہوگی۔ اور انہوں نے پھر دوسری شہرہ کر دی ہوگی۔

یہ بھی آسیدے، اگر حد کہ کم ہے کہ اچھی آسودگی ہوگی۔ جتنے وقت میں اماں کو تیار کھو سے دیکر آیا تھا۔ کچھ ایسا یاد پڑتا ہے۔ جسے اگر کسی بھی قسم کی وقت ہو تو فوراً مطلع کرو کیونکہ انتظام ہو سکتا ہے۔ اس کی ایک صورت تو یہ ہے کہ "مادر" دولت پاکستان والوں کو ایک آر جٹ خط لکھا جائے جس میں وہ فوراً ہی آسیدے ایسی ہی ہے کچھ کچھ دیر میں میں بیسوں میں وصول کرنے کی انتہائی یہاں سے لکھ کر بھیج دوں گا ورنہ اگر آپ بھی ہو سکتے تو اپنے پوتا سید بلک میں اچھی کھڑے تو موجود ہیں جو ٹرانسفر کر کے جاسکتے ہیں۔ مجھے خط ایسی ہوئی کے تہہ پر روانہ کرنا اگر میں جیل یہاں سے لے کر اور دل حریب جگہ جیل بھی گیا تو خط یہاں سے مجھے دیاں مل جائیگا۔

اس قسم کی شوشاری جس میں نہ جانتے ہیں، میں جس میں وغیرہ تھے ہو رہی ہے کہ ہیں۔ بھالی جی کیا کہتی ہیں؟ امید ہے کہ زیادہ سخت نہیں کر رہی ہوگی۔ امید ہے کہ جس طرح ہوگی۔ اور اسوایے ہاں ٹھیک طرح سے ہماری ہوگی۔ ستو مسہر کر کے مال لائی کھائی ہوگی۔ عرفان میں تبدیل نہ کرے ہو رہے ہوں گے۔ سمجھو کھڑی میں کم چٹی لگائی ہوگی۔ چٹنی پر یاد آیا۔ میں یہاں اچھا کھانا مطلب یہ ہے کہ منہ کا کھانا ہوں۔ بہت اچھا ہوتا ہے مگر وہ کیڑوں کی ماروں والی رکابی کی ابر کی دال اور روٹی بھی یاد آتی ہے۔ ایک دو چیزوں میں نسخے منگوانے پڑیں گے۔ کھانے میں بعد بھی کبھی سبب بھی کھایا جاتا ہے۔ بھلے دنوں میں ذرا ایس ہو گیا تھا اس لئے ذرا صحت کا خیال رکھا جا رہا ہے۔ ونے کو بابت شکاری سے کام لیا جا رہا ہے۔ کسی بھی قسم کی فضول خرچی نہیں کی جا رہی۔ البتہ کام میں مسلسل میں ہاتھ کھوں دیا جاتا ہے۔ ہاتھ کی ساخت ہی کچھ ایسی ہے کہ پسہ نہ کرتا نہیں۔ خیر یہ بھی اچھا ہے۔ اماں اور مادا کو یاد کر دینا اور سلم بہدینا۔

سمتارا - صادق

(یہاں فرانس میں ایروگرام نہیں ہوتا ہے۔ لہذا خط لکھنے ہی میں آگے جاسکتا ہے۔)

Epoc Hotel,
34, rue Rouelle,
PARIS 15^e

نورخ ۲۴ مارچ ۱۹۴۲

بھائی جان - اُمید ہے کہ گھر پر طرح خیریت ہوگی اور آم کے بیڑوں میں مول آنا شروع ہو گیا ہوگا۔ سٹال سلفاں اور اُن کے دیگر میں بھائی آتی ہوئی کیرلوں کی رکھوالی اور جو کیداری کم کرینگے اور بڑھائی زیادہ۔ جو کیداری کے معاملہ میں سمجھو زیادہ صاحب اور موروں زہنگی لہذا یہ کام اُس کے شہر ذکر دیا جائے گا تو اچھا رہے گا۔

ستھارا ۲۲ مارچ کا لکھا ہوا خط ۲۴ مارچ کی صبح کو ملا تھا۔ ۲۳ مارچ کی صبح کو پاتا صاحب کا تار بھی ملا تھا جو اُن کی اور ستھاری طرف سے تھا۔ ۲۳ مارچ کی شام کو استاد صاحب نے ٹیلی فون بھی کیا تھا لیکن میں اپنے کمرے پر نہیں تھا خدہ پھر اُنہوں نے پھر ۲۴ مارچ کی صبح کو پھر ٹیلی فون کیا اور اُن سے کچھ اچھا اور تھیں اور تھیں کے میں بین لنگو ہو گئی تھی۔ اور میں نے اُن کو اپنے حالات سے قدرے مطلع کر دیا تھا۔ شاید وہ ملے ہوں اور اُن سے خیریت معلوم ہوئی ہو۔

بہت سے کام ہیں جو یہ ایک وقت کرنے کے ہیں۔ مثلاً درجنی زبان کا مافادہ طریقے سے سٹیم کے ساتھ سلکھنا۔ صبح و شام میں اگر اسکول میں روزانہ، بلکہ ماہ، پانڈی وقت ۱۵ ساخنہ کئی ماہ تک یہ عمل کیا جائے تو ٹھیک طرح فراہمی آجائے، یہاں اخیر یہاں کی زبان حائے کافی حکن بعض آتی ہے، بنا کام یہ بھی ہر وقت کی وجہ کام نہ کرتا ہے۔ تمام تر وقت چاہتا ہے۔ کچھ دوسرے گرافک قسم کا ہوں کی تکنیکوں کا سکھنا۔ مثلاً اگر لوگ ایجنٹ وغیرہ۔ میں نے یہاں کئی کاروباری بھی شروع کر دی ہے۔ اُس کے بیڑوں کراچی میں کسی صاحب دوق کو روایہ لکھنے حاصل ہے۔ یہیں شہر میں طرح طرح کے عجائب خانوں کا مشاہدہ، یہ بھی بڑا وقت طلب ٹھہر رہا ہے۔ اور پھر خود شہر میں سیر اور سرکسوں سے لیکر فوہ خانوں تک کی ٹرگشت اور تفریح بھی وقت چاہتی ہے، صحت اور تندرستی کا خیال اور توجہ بھی وقت مانگتی ہے۔ بعد ازاں تمام چیزوں میں حواس ضروری ہیں صرف وہ کا حق، پوری طرح سے انجام پزیر ہو سکتی ہیں۔ بعد از گذشتہ سال دیکھ لیتے تھے اس مرتبہ فری کارڈ داخلہ کا پاس ہوتے ہوئے بھی ابھی تک کوئی میویم نہیں دیکھا سکا۔ نفسیاتی ضرورت حال یہ ہے کہ وقت بالکل خراب ہیں کرنا چاہتا ہے کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ مشاہدہ اور تجربہ کی کوشش ہے۔ بہر کیف، ہر جہت میں کچھ نہ کچھ ترقی ہے۔ یہیں میں عائشہ صاحبہ ہیں، محبت نہیں چاہتا۔ جلد بھی ہو سکتی ہے لیکن حسب حوصلہ کام چل رہا ہے۔ انکویر کا مینہ برس کا لغاتی امتیاز ہے اور موسم کے لحاظ سے رنگین ترین پہنچا ہوا ہے اور جہت تک میں کام بھی۔ قدر حوصلہ کر لیتے کی مقدار شہر طبع اس میں ہر روز حالات سازگار ہے، اگرچہ ہوں۔ یہاں میں بے شمار آرٹسٹ سالہا سال تک اس کا انتظار کرتے ہیں کہ کوئی گیلری اُن کی عائشہ کرنے پر بھی ہو جائے۔ میں تو ویسے یہاں کی ایک برگزیدہ گیلری کی مستقل عائشہ ہونیوالی ہر صحت میں گذشتہ ایک سال سے شامل ہوں، جس کے باقی ماہ یعنی دو تین اور آرٹسٹ بہت مشہور، معروف ہیں۔ آج شام آرٹ اسٹریٹس کا تازہ شمارہ دیکھا جس میں

ان کی بہت برگزیدہ رشتے سے ایسا بہ طور خاص نام حنی شریف میں تھا۔ بیامال کا ذکر بھی تھا۔ حوالہ کے مینے میں، سریشی میں عائشہ ہونے کا امکان ہے۔ حوالہ، گیت اور شعر کا زمانہ اور شہروں میں اچھا ہوتا ہے۔ یہیں سے لوگ جھٹپان بنانے ان دونوں دوسرے شہروں میں چلے جاتے ہیں۔ اُن دونوں میں سریشی میں عائشہ موزوں رہ سکتی ہے۔ میں فی الحال حوالہ کی ایک تو یہیں سے ہوں گا ہیں۔ طبیعت موزوں رہی جائیے۔ اور کچھ عمل سے کام لیا جائیے۔ پس۔

ولیسے یہاں ۵۵، ۶۰ سال کی عمرہ آدمی کو پیراننگ آرٹسٹ کہا جاتا ہے۔ یہاں کا ماحول ایسے کام کے لیے بہت اچھا ہے۔ یہاں کی آب و ہوا میں بھرپور طریقے سے کھانا کھانا لازمی ہے اور اگر نہ کھاؤ تو مٹھریں۔ بیرس عطریات کی طرح عداوت کا بھی مرکز ہے اور حسن طرح فیشن یہاں سے ایجاد ہوتا ہے اسی طرح کھانے بھی یہاں سے ان کے سچے تیار ہو کر پھیلے ہیں۔

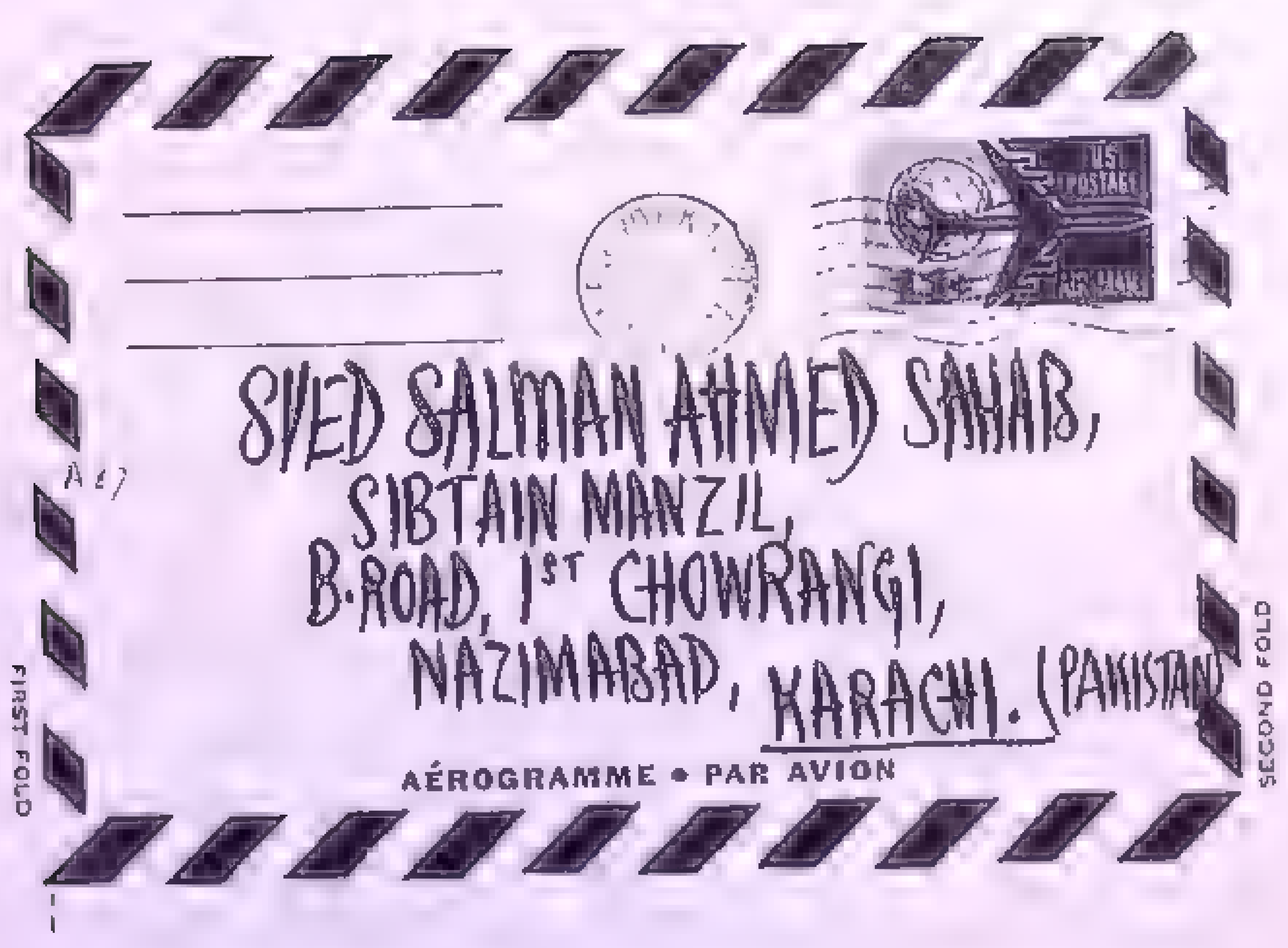
کام ٹھیک ہو رہا ہے۔ یہاں کی بہ نسبت دس وادرات زیادہ تیری سے عمل میں ہیں اور ٹی سی بہت درمادے دیتے تصویر میں ہیں۔ اور سوائے اس کے کہ انکارہ انے کام کو سمجھنے والے تھوڑے کام کرتے ہیں، فی عام لوازمات کا حق لکھا ہے۔ مگر پوری طرح ذہت کام پر صرف نہیں ہو رہا۔ جس کی وجہ میں شروع میں لکھ چکا ہوں۔ امید ہے کہ کچھ دنوں میں زیادہ بہتر جگہ مل جائے گی۔ پاکستانی سفارت خانے جانا بہت کم ہوتا ہے۔ ویسے لوگوں کا طرز عمل اچھا ہے۔ لیکن یہ کہ پاکستان سے اسے یہ لوگ کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔ وہ سب مجھے خود ہی کرنا ہو گا۔ اللہ مالک ہے۔ جب اس وقت ابا ایشی چوڑی نئی نعیں سے خط لکھے گا ہو رہا ہے تو یہ بھی اور لکھ دوں کہ بیرس میں ابھی تک سردی کا مانی ہے۔ میرے نزدیک یہ موسم بہت خوشگوار ہے۔ اسی لیے کہ مگر سب طرح خیریت ہوگی۔ آسودگی ہوگی اور سب خوش و حرم ہوئے۔

تم نے جن چیزوں کے لیے لکھا ہے ان میں سے بعض تو رواہ کی جاسکتی ہیں مگر یہاں سے کراچی جانواؤں کا یہ ہیں جلداء میں سے تو بہت دگ جلتے ہیں مگر یہاں سے حری ہیں موتی یکن یہ کہ کوئی صاحب عار ہے ہو گئے تو ان پر ہر عداہ آئی جیروں کے جو تم نے لکھی ہیں اور بھی پھینا ستارہ دانہ کی جائیں گی۔ یہ میں تمہیں لکھ ہی چکا ہوں کہ بیرس باوا کے دیکھنے کا شہر ہے۔ پاکستان سے لائی ہوئی نقدی بالکل ان سٹیک ہے اور رہیگی۔ مجھے اس کا بٹک دولت پاکستان واؤں کو حساب بھی دینا ہو گا۔ یہاں جو مجھے سے ملتے ہیں وہ ضروریات زیادہ نہ ہونیک کی وجہ سے کافی ہوتے ہیں اگر چہ میں نے ان میں سے اپنے کام کی جیروں میں، مثلاً فرمیوں پر ٹھیکے ٹھکانے کیسوں خریدنے پر بھی کافی سے خرچ کر دیے ہیں۔ فی الحال، جن جیروں میں سے سے جامع حائے میں، ان کی طرف طبیعت کا رجحان بھی نہیں ہو رہا۔ بیرس کے سٹوں میں اگر غیر متوقع طور پر آمدن شروع ہو گئی تو پھر اعلیٰ درجے کی فصول خرجی بھی کر سکا نفسیاتی پس نظر میں جائیگا۔ مگر فی الحال نہیں۔ کام۔

سب بچوں سے فردا فردا یہ پوچھ لو کہ بیرس سے کیا منگنا چاہتے ہو۔ مگر فرمائش ایک ہی کریں۔ ایک سے زیادہ نہیں اور زیادہ سوچ کر نہ کریں۔ سوال کرتے ہی فوراً جواب دیں۔ اور اگر پانچ سکہ سے زیادہ فرمائش کرنے میں لگ جائیں تو پھر کچھ نہیں۔

اماں سے کہہ دو کہ میں نشان اگلوٹھا لگے ہوئی تانبے کی کٹوں کساروں والی رکابی کا سالن اکثر یاد کرتا ہوں۔ اب اور زیادہ نہیں لگتا۔ باوا، اماں، کھالی جی اور حسن کو سلام۔ اور بچوں کو دعا و مبارک۔

تمہارا ————— صادق



SYED SALMAN AHMED SAHAB,
SIBTAIN MANZIL,
B. ROAD, 1ST CHOWRANGI,
NAZIMABAD, KARACHI. (PAKISTAN)

AÉROGRAMME • PAR AVION

FIRST FOLD

SECOND FOLD

Epoq Hotel,
34, rue Rouelle
PARIS 15^e.

۲۲ اپریل۔ مسلمان احمد و سلطان احمد و نسریں فاطمہ و شیریں فاطمہ و عرفان احمد و سیمین رحمہ۔ دعائیں
صبح ہوتے ہی چچا خان ایک دوسرے ہوٹل میں چبے حائیں گے جو بہت اچھا ہے اور بہت اچھی جگہ واقع ہے۔ وہاں سے بیر
کے تمام اہم علاقے نزدیک ہیں۔ یوں سمجھو کہ بیرس کے بچوں میں واقع ہے۔ وہاں جسے کے لہ اماچی یا ماہ صاحب کو خط
لکھیں گے تاکہ اگر وہ خط لکھیں تو اسی ہوٹل کے بندہ لکھیں۔ اماچی کا بھی خط اور ماہ صاحب کا بھی خط بلا سکاں اھی تک کہ
ہیں لکھا جاسکا۔ اُمید ہے کہ تم لوگ سمو کے علاوہ خوب بڑھ لکھ رہے ہو گے۔ اماچی سے لکھا تھا کہ تمہیں یہاں سے ٹکٹ
درکار ہیں۔ جس لفافے میں یہ خط ہے اس پر کٹی طرح کے ٹکٹ لگا دیے ہیں۔ اس کو اُچھڑو۔ آئیں جو خط آئے گا اب
سے بھی اُچھڑ لے لیا۔

سب بڑوں کو سلام کہہ دینا اور خیریت کہہ دینا۔

خط کا جواب اگلے خط آنے تک مت دینا۔

بھائی جان ۔ ! سلام علیکم ۔

اُمید ہے کہ گھر پر طرح خیریت ہوگی اور سب خوش و خرم ہوں گے ۔

استاد رسا کے لہو آخر کار میں اس ہوش میں آگیا ہوں جس کا تہ او بر لکھا ہے ۔ یہ پیرس کے تقریباً حوالی اعتبار سے وسط میں واقع ہے اور ثقافتی اور فنی اور علمی اعتبار سے بالکل صحیح و سچا واقعہ ہے ۔ پانچ یا چھ ٹری مشہور سٹریٹیں اس مقام پر گزرتی ہیں اور ہر سٹریٹ ایک ڈیڑھ مڑ لاگ جلتے لہو اہم ترین اور مشہور ترین گیلریاں ، کیفے ، کتابوں کی دکانیں ، آرٹ گالری اور بٹیک ہیں کیا کیا آنا شروع ہوا تھا ہے ، جو گیلری پیرس میں پری نمائندگی کرتی ہے وہ بھی اپنے کمرے سے صرف انسی دور ہے جسے ایسے گھر سے اسمالے والے کی دکان ۔ بہترین مقام ہے ۔ اب اس تقریباً آمد و رفت کا خرچہ ہزار سو چائے گا ۔ کیونکہ ہر وہ مقام حوالے کام کا ہے بہت قریب ہے ۔ یہ بہت پر لطف مقام ہے ۔ اور یہاں مجھے جگہ دلائے میں تمام تر گیلری والوں کا ہاتھ ہے ۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ اسٹار یہ جگہ سستی بھی ہے اور عالی شان بھی ۔

میں اپنے پیرس کے اس فیصلہ کے زمانے میں ، کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ مشاہدہ اور تجربہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں ۔ جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے اپنے اس قیام کو نامعنی نہانے کی کوشش جاری ہے ۔ دیکھ کر کیا آتا ہے ۔ پیرس لیسٹ دنیا کا مہنگا ترین شہر ہے ۔ یہ شہر بہت اچھا ہے ، دنا بہن ہے ۔ اور اگر دیکھا ہے تو بڑی شکل میں اور کافی عبرت زمانی کے لہو ۔ حویسے میں ایسے ساتھ لایا تھا وہ بالکل اسی طرح ۔ الم و ثابت ہیں ۔ دیکھو ان کو حرج کرنے کی کوشش کیا آتی ہے ۔ ویسے حالات بہت اچھے ہیں اور میں ظاہر ۔ ظاہر یہاں برفی حیثیت سے اچھے آب و قائم شدہ پارک ہیں ۔

میں نے گزشتہ دنوں میں خط بھی سوچ کر بھیج دیا تھا کہ اگر وہ دفرا میں یہاں آمانے کی اُمید تھی لہذا یہاں کے پتہ سے میں

خط لکھا جاتا تھا۔ تاکہ آسانی رہے۔ البتہ ایسے گزشتہ ہوٹل سے چلتے ہوئے کچھ ٹکٹیں روانہ کرنے میں بہانے سے بچوں کے نام ایک
 بار روانہ کرتا ہوا لکھا تھا۔ اُمید ہے کہ وہ ملا ہوگا یا اس خط میں ساتھ مل جائے گا وہ دراصل سلطانی احمد کی فرمائش تھی۔ یہاں سے
 کراچی جانے والے اوں تو ہوتے ہی بہت کم ہیں اور تہہ بھی بہنیں جلتا کہ کون جارہے وہ اکثر استیادریسی نظر آتی ہیں جو گھر روانہ کرنا
 جہاں پیدا ہوتا ہے کچھ ٹروں میں بچے کچھ بچوں کے لیے۔

گھر کے حملہ حالات کی تفصیل سے مطلع کرنا۔ تعلق خاطر رہا ہے۔

آج کا دن کافی شقت میں گزرا کیونکہ یہاں سیریس میں اپنے پاس کافی سامان ہو گیا ہے اس کو منتقل کرے میں
 ہر جہت میں گھومنے پھرنے بھی گیا۔ اس وقت رات کافی ہو چکی ہے اور میرے اوپر نیند کی ایک رو آتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے۔
 کوشاں ہوں کہ توقعات اور حوصلے کے مطابق کام ہوتا ہے۔

اُمید ہے کہ گھر سب آسودگی کے ساتھ ہوں گے۔ سب کو سلام و دعا۔

تمہارا — صادق —

۶۴۲
 ۲۶ مارچ

پیرس - مورخ ۱۲ جون ۱۹۶۲ء

بھائی جان - اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی۔

اور سہماں اہل کے انتہا کے حد پر ہے اچھے بوٹے ہو گئے اور اب تو ان کا انتہا ختم ہو گیا ہوگا اب مناسب ہے کہ وہ کچھ آرام اور تفریح کریں۔ بے جھوٹے سہ بھائیوں کی وہ بھی کافی اُداسی محسوس کر رہے ہو گئے۔

سلیم صاحب، جو یوٹائیڈ ملک پر میجر ہیں، ان کا خط ملا تھا اور اس پر سادہ کچھ کاغذات محل ملے تھے جس پر مجھے دستخط کر کے پھر تباہی ہو رہی ہے، وہ کہہ دیتا تھا، یہ کام ہے سے کوئی دو ڈالنی معتبر رہتا ہو گیا تھا۔ اُمید ہے کہ سلیم صاحب کو وہ کاغذات دستخط شدہ حالت میں واپس مل گئے ہوں گے اور انہوں نے اس معاملے میں مددگار ہو کر دیا کر لی ہوگی۔ یہ ہیں، گھر کے سامنے جو صاحب ملک پر ہیں میں گھر والوں کے کچھ ایسے جو جمع تھے وہ ختم ہوئے کہ ہیں۔ دیسے گھر تو گئے ہوں تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہوگی۔ اچھا ہی ہوا تھا جو اتر مارچ کو ترمیم کر دی تھی، اہل محلہ و اہل اردہ جو ختم ہوئے ہو گئے۔ دوستوں اور بہن بھائیوں سے دوسرے ہو گئے۔ اُمید ہے کہ چلے گئے ہوں گے۔ ارادہ اردہ جانے کا تھا۔ اُمید ہے کہ چلے گئے ہوں گے۔

عسلی صاحب کو بھی اس معاملے میں خط لکھی یاد ہے۔ یہ تکب کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔ یوٹائیڈ ملک میں کچھ ایسے بھی ہیں۔ وہ نراسہ ہو سکتے ہیں۔

بھائی جان اور بچے اردہ سے کب تک واپس آئیں گے۔ دیسے اچھے دوست ہیں گئے ہیں۔ محرم بھی کر لیں اور آرام بھی کھا لیں گے۔

باوا اہل کو یاد کر دیا اور سلام کہہ دیا۔ اُمید ہے کہ جس اچھی طرح ہو گئی۔ جس اور شلو کو سلام دے دیا۔ سہماں اہل اور شلو کو دعا دے دیا۔

اور زیادہ کیا لکھ رہا ہے۔ میں چاروں کے بعد معطل سے خط لکھی کی کو تشریف دے دیا۔ دیسے انہی پر میں مل دیا اچھا ہو رہا ہے۔

صاف

Fleury's Hotel,
66, rue du Bac,
PARIS 7^e

۱۲ جون ۲۰۲۲ - بھائی جان! اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی۔
میں بیان، لکھل اچھی طرح ہوں۔ یہ میں بیٹے بھی لکھ چکا ہوں کہ پریس
جولائی، اگست اور ستمبر کے مہینوں میں تقابلی اعتبار سے بے رنگ دلو ہو جاتا
ہے اور یہاں کے لوگ ان مہینوں میں جھپٹوں کی وجہ سے پریس سے باہر چلے جاتے ہیں۔
اور فرانس میں دوسرے شہروں میں ان دنوں میں رونق آ رہی ہے۔ ریلیاں دیتی ہے۔
فرانس کے شمالی ساحل پر "لامور" ایک بندرگاہ ہے۔ مار سائی اور لامور
فرانس میں اُسی طرح ہیں جس طرح ہندوستان میں کلکتہ اور بمبئی ہیں۔ ان
دلوں میں ان مقامات پر بہت زیادہ رنگینی ہوتی ہے۔

"لامور" میں ایک میوزیم "حال ہی میں فرانس کی حکومت نے بنایا ہے جو کہ
عالی شان ہے۔ اس میوزیم میں جون کی تین تاریخ سے لیکر جولائی کی پچیس
تاریخ تک اپنی نمائش ہے جو حکومت فرانس کی طرف سے ہو رہی ہے۔ گیری میں
نمائش ہونا ایسی کوئی خاص بات نہیں ہے لیکن میوزیم میں نمائش ہو مابین خاص
اور اہم بات ہے۔ جیر۔ میں اس ماہ کے آخر میں چند روزہ بے لاد اور چلدا جاؤنگ
جولائی سے لیکر ستمبر تک رہنے تک پریس کی تمام گیلیریاں بند ہو جاتی ہیں۔ اس
نمائش کی خبر اس نمائش کے دوران میں روانہ ہو جائیگی لہذا اس وقت تک
انتظار کرنا۔

سلمان اللہ کا نتیجہ کتنا ہے؟ اُمید ہے کہ وہ اچھی طرح کہیں کو
رہے ہوں گے اور جلد گھر کے لوگوں میں اوروں میں جانے سے زیادہ اُرداس نہیں
ہوئے ہوں گے۔ اگر وہ دیگر حالات سے متعلق یا اگر کوئی فرمائش ہو تو اس
کے بارے میں خود ہی خط لکھیں تو اچھا رہے گا۔

سنس اُمید ہے کہ حیرت سے ہوگی۔ دراصل گھر کے جملہ لوگوں کے اُرداس جانے کی
سب سے زیادہ اُرداسی سنس ہی کو ملے گی ہوگی۔ سنس کو میرا سلام پہنچا دو
اور یاد کرو۔ شلو کو دعا اور پیار۔ بہن ہیں کہ گھر کے لوگ کب تک وہیں
آ رہے ہیں! اگر خط لکھو تو میرا سلام لکھنا۔

اور زیادہ کیا لکھوں۔ کوئی خاص بات نہ ہوگی تو مختصر کر دیتا۔
سلمان اللہ کو دعا اور پیار۔

مختار۔ سارن

پیرس - ۲۵ جون ۱۹۶۲

محاکا خان - سلام علیکم -

کل محقا رادھ ملا رہت۔ کوسے فلان آئے کی وہ سے ذرا کچھ تعلق خاطر
بد اس پر حید تھا۔ کہ بہت حسیان ہوا۔ اگر سہارا خط نکالیں تو درہن ہجائو۔
وہیہ انداز آ رہا ہوت۔ اپنی طبیعت بالکل عکس ہے۔ سر صحبت گاجیل کے کچھ سمجھ
کے لی انکو جو کیا سوخت وقت نہیں کہ ہو کہہ رہا ہوں۔ کھانہ برا اور کرسٹ
میل Money is no consideration والی نشست ہیں۔
لیا در (Le Harre) ۵ میوزیم سن ۳ جون سے نمائش شروع ہے۔ قاری جو
ہمک ماری عکس۔ میرا نام سلسلے میں پڑھوٹ لیا در خاندان لگا۔ دو تین دن ڈال
ہو لگا۔ اس میں چند خوب تر میرے

یونانی ملک تمام خط تھیں تو انہ کو ادا ہوئے۔ بہ خط اگر سلیم ہے کہ تم
یہ بہ وقت اسی وقت کس کس روٹی کے لگے۔ اگر کو میرا سلام بھی کہہ دیا۔
اچھے آج ۵ برا کر اسم کا لے خود کی خاص انداز نہیں ہے۔ ویسے بیانا کا
ہو یا بہت کا رو کر تم سے آدھ اور میرا حتم ہو گیا۔ ہر ملکہ ہوا ہے تو
پہاں ہو لگا۔ اپنی آپس میں بالکل سالم ہے۔ اور منتقل وقت میں آتے
خود ہونے ۵ آثار میں نہیں ہوت اگر ہر سر حالت نہیں ہوتا۔ ویسے پہا
در اس میں قیام کا جو ایک خاص تو ہیں کارڈ ہوتا ہر وہ ہو لیا

حسن کو بہت یاد کرنا اور اگر لوگوں سے ملنا ہے تو ان کو بھی سلام کہہ دو
سن میں کو بہت کچھ کرنا ہے۔ اگر تم سے ملنا ہے تو ان کو بھی سلام کہہ دو
— غرض کہ انہوں نے بہت اچھی دل دیا۔ تو انہوں نے بہت اچھے دوست
دل سے دل سے ملنے کے وقت — حاکم کا کام چاہیہ کہ انہوں نے دل سے دل سے
آجیلا بہت کچھ آ رہی ہیں ہمارے علم میں
اور یہاں کیا ہو رہا ہے۔ حاکم کے بہت کچھ کہنا ہے کہ اس پر۔ اگر تو
رکھ لو کہ میرے۔ مگر اس میں کھانے والے ام کلثام جو کہ اور بہت کچھ آ رہا ہے
کیا ہو لگا۔ حاکم کا بہت کچھ کہنا ہے۔ میرا دوستی کا دل لگا کر ملو
بہت کچھ کہنا ہے۔

PARIS.

4.1.62.

جہاں جانی - کلی مہتمم ہمارا لاف مہلا .

اسے یہاں وہ باغ بیسے تو مکمل ہو گئے ہیں جس لیے فرانسیسی حکومت نے یہاں کی حیثیت سے اُلا باجہ .
لیکن بیرس خود بے وقوفی الحاق کرنے میں کر رہے ہیں . اہلی کچھ رہا رہا اور یہاں قیام رہ گیا بلکہ ہوٹل میں قیام کرنے سے بھی وہی
خاص بات میں ہی کیونکہ ہوٹل میں رہنے سے ایک صورت والی سیاتی صورت حال برحق رہتی ہے ہمارا اس صورت والی
صورت حال سے بے دہش وادراک کو محفوظ رکھنے میں ہے ایک دو کروں کالینٹ آج لے لیا ہے . کراہیم ہیں ہے .
اور یہ فیٹ بیرس اس صانع میں واقع ہے جو ایسی روایت اور تاریخ دہلی کو سے یہاں کا خاص الخاص غلط ہے اور
جاگر مکی اینر شیاوای قانون رہنمائی آرٹ کا خد کا دوبار ہے وہ سب ایسی گلی سے ہے جس کو یہاں اُودے نہیں
کہا جاتا تھا . اس عمارت کا نمبر ۵۵ ہے جس میں یہ فیٹ ہے . اس صانع میں جائے رہنے والی ملنا دستور میں کام کرتا
ہے . میں برسوں سے اس عمارت میں رہا ہوں . یہ جگہ بیان ہے اور یہاں ہے لیکن وہاں
دہلی آسودگی اور سکون زیادہ رہ گیا اور ہوٹل میں رہنے والی مسافرت کی تعلیمات سے بھی فراغت ہو گئی . ہوٹل میں کام
کرتے ہوئے مشکل ہوتا ہے . کیونکہ وہاں اور دیواروں میں خراب ہو گیا ماری امکانات ہوتا ہے . بیرس کی یونیورسٹی آرٹ
اسکول 'وجودیت کا محمد' کہتے لوگ مشہور دکان میں وغیرہ بہ سبب ایسی گلی میں ایک دم داہنے یا بائیں ، زد
میں ہیں اور ایسی گلی میں اور کچھ نہیں ہے عورت گھیراں ہیں . مگر اس فیٹ میں ، میں عجب ۵۵ اراکونہ مکہ سکون کا
اس میں لکھ نہیں اور . کیونکہ جہاں کا اصلی ساکن بائیں ہے نہ جہاں کا عمارت .

ایجابی ہوا تھا تو گزشتہ دنوں میں میری طبیعت خراب ہو گئی تھی . اگر یہ طبیعت خراب ہو سکی دہ سے میں
اُن دنوں میں کام نہیں کر سکتا تھا لیکن میں کا ایک رہائہ ہوا کہ جو . اچھی طرح جہاں میں بھی کرائی گئی اور میں شہر
اطمینان اور تعمیر کسی قسم کی فکر کے ہٹا کر دیا گیا . اس صانع میں بہت مضمحل ہو گیا ہوں . اللہ کام کا کچھ حرم عمار
ہوا جس کی کمی کو اگلے ایک دو ماہ میں بھر کر دیا گیا .

54, rue de Seine

PARIS 6^{em}

مورخہ ۱۲ جولائی ۲۰۲۲۔

بھائی جان !

آج صبح تمہارا رقم ملا۔ اطمینان ہوا۔ قاسم صاحب کو پہلے خط لکھوں گا اور پھر یہ دیکھا جائیگا کہ اس سلسلے میں کیا صورت ہوگی، بہر کیف۔
آج سے کئی دس دن اور قبل ولی اللہ صاحب نے وہ پیسہ ڈاٹ تو روانہ کر دیا تھا۔
امید ہے کہ اس کا کچھ ہو گیا ہوگا، اگر مالوس کچھ نہ ہوا ہو تو میرا جی اس کی خزانہ لیا اور یہ لکھ گیا کہ اس میں جو وہ تصویریں ہیں۔ آج کے لاٹکاروں میں جو فرانس کا معتبر اجارہ ہے اور جس میں عرب بھتیجے میں حواتیہ دین آرٹ کا بھی ایک کام مونا ہے اس میں اپنا نام ضرور موجود ہے۔ کہنا صرف یہ ہے کہ لیاور کے میوریم میں بہ عائن ہے اور اس سلسلے میں لاٹکار (۱۲ جولائی) کا بھی حوالہ دیا جاسکتا ہے۔ بھئی اگرچہ لیاور اور نارمنڈی کے اخباروں نے اس پر تعریضیں بھی لکھی تھیں لیکن لاٹکار کی مانتا اور ہے اور اس اخبار کا نام لیے سے خبر میں طاری پیدا ہو جاتی ہے۔ میں اس کا ترستا رہا کہ اگر بھوں تاکہ اگر کوئی ثبوت کا طلبگار ہو تو وہ دے سکو۔ فرانس میں بہت عائنیں ہوتی ہیں لیکن اس برج میں ایک آدھ بہت اہم عائن کی اطلاع ہوئی ہے۔ آرٹ کا کلام میں۔ ویسے تو امید یہی ہے کہ ولی اللہ صاحب کا پیسہ ڈاٹ مل ہی گیا ہوگا اور اس سے کچھ بات بن گئی ہوگی۔ اور اگر وہ پہنچا ہو تو یہ سب لوگوں کی خوشنودی خاطر کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

میں نے سید علی کو بھی مختصر سا خط لکھ دیا ہے۔

میں بالکل اچھی طرح ہوں۔ امید ہے کہ گھر پر یہ طرح خیریت ہوگی۔
اور تمہارے بڑے بھائی بے خیریت سے واپس آگئے ہوں گے۔ سب گودالوں کو سدھم کھدیا اور یاد کر دیا۔ اطفال کو پیار۔ اور میری طرف سے سب کو بہت زبانت دینا۔ تمہارا - صادق

54, rue de Seine,
PARIS 6^{ème}

مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۶۲۔

محبائی خان۔ اُمید ہے کہ گھر پر طرح خیریت ہوگی۔
قاسم صاحب کو نوٹہ لندن جا کر دیدیئے جائیں گے۔ پورٹ روانہ کرنے کا سلسلہ میں
جو ٹیکنیکل بکچر ہے اس سے اُس سے ملنے کا ہر نوٹہ بھی نہ اٹھایا ہے اور رخصت ہے۔ ویسے
خود قاسم صاحب کو کوئی جلدی نہیں ہے۔

وقت کم ہے اور کام بہت زیادہ ہے۔ اس فکر میں ہوں کہ اکتوبر کے مہینے میں
پریس میں دو مائیکس ایک وقت ہو جائیں۔ یہ دو مائیکس کھیل ہے۔ اگلے حد محبت
کا بھی ہے۔ اور پریس میں رہ کر پریس سے بالکل کنارہ کش رکھنے والا سلسلہ ہے۔ میں
پاکستان سے کالی کھٹا ہوا آیا تھا۔ کیونکہ آنے سے پہلے ستائیس روز کام چورم تھا اور
یہاں آتے ہی اسی ماحول میں اور بھی زیادہ محبت کی جارہی ہے۔ سوچتا ہوں کہ
سردیوں میں ٹائیڈ سے کرے سوئٹر و میڈ چمچاؤ لگا۔ سردیوں کیوجہ سے اُن دنوں
میں اور لوگ وطن نہیں جاسکتے تو شاید کم مہیوں میں اپنا گھر آ جاؤں گا۔

لیبار کی ٹائیکس جہاں سے میں یہاں کے اخباروں میں بہت کچھ آیا تھا اسے
کام پر غور آیا مگر اپنی فخر ہے سوائے طریقی شاید ہو گئی تو کوئی تعجب نہیں لیکن اپنا
نوٹ گرافٹ یعنی حرب اپنی شہرہ دارک بھی تھی۔ یہ بہت اہم میں معلوم ہوا اور اسوجہ
سے اب اسے پریس میں لانا کوئی ترستا نہیں۔ لیکن کچھ دنوں میں بعد حاصل کر لیا جائیگا۔ یہ
مائیکس کیونکہ میوزیم میں بھی اسلئے اس کی فوٹیت مختلف تھی اور اس میں تصویروں
پر زور تھا جو بیکاک کی جملہ نہیں تھا۔ میں اگر خط میں بہ لکھوں کہ عیب کی درد شائیل میں
ہے تو اس میں یہ معنی ہیں کہ تہمت صفت ہو رہا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب ہے کہ کام چل رہا ہے۔
کام ہو رہا ہے اور اچھا ہو رہا ہے۔ صرف مختل اہم محبت اور اس سبب چروں میں
ساتھ ساتھ دولت بھی ہو تب کہیں کہ معاملہ اب ٹھیک ہوتے ہیں۔ بہر کیف۔

اور گودالوں کے کیا حال ہیں۔ سداۓ قدور سلطان احمد، اور اُن ص میں بھی
چھ کیا کیا کرتے رہتے ہیں۔ میں بسمو کو کتر یاد کرتا ہوں۔

اگر میں زیادہ دیوں یاد دہاؤ تو سیر سیاحی کے لیے لاداکو پریس ضرور رکتی رہا۔ ایسے
شک میں آتے ہیں ابھی شاید ہو گئے کہ اُن کا یہاں آ، بر جائے اور ۱۵ روٹ کی وریں رکھیں
۵ مائیل۔ آ تو امان بھی سکتی ہیں۔ مگر دراصل یہاں کی دکانوں میں بہترین
ترکاریاں اور گوشت ملتا ہے۔ میں رسٹورانٹ میں کھا تا تھا، بارہ۔ کھانا اگر نہیں کھایا
تو پریس ہی میں کھایا۔ بہترین گوشت ہوتا ہے۔ میں کھا تا تھا، عام طور سے ایک پورے
رسٹوران میں جائے کرنا ہوں۔ اور ماسعودی جاول اور کوٹیاں اور شور و، اور اس سے
بچے کچھ اور اسکے بعد کچھ کھا یا جاتا ہے۔ بہت زیادہ کام اور فکر کی وجہ سے جسم پر ہوتا
ستھنے والی ہنس آتی۔ چائے پیٹے فلیٹیا ہی میں ستی ہے۔ کام کے بعد دے کی وجہ سے
راستہ چلنے کی جگہ نہیں ہے۔ خیر۔ ٹھیک ہے۔

نگو کے تمام گھوڑوں کو بہت بہت یاد کر دینا۔

اور دریاں کیا لکھوں۔ جلدی میں ہوں۔ میں ممکن ہے کہ جلد جلد ہر لکھ سکوں
لیکن تم لوگوں کا حذر ان میں سمل احمد اور سلطان احمد میں شامل ہیں جلد جلد ہی آتا رہا
چاہیے۔ منتظر۔ تمہارا ————— صادق

54, rue de Seine,
PARIS 6

سورخ ۱۹ اگست ۶۲۔ بھائی جان۔ کلچ پرسوں شام بھارا اور اوا کا خط ملا۔ دراصل کام ۵
کھڑے میں کچھ اس طرح بھنس گیا ہوں کہ اطمینان ۵ ساتھ خط لکھنے کا بھی موقع نہیں مل رہا۔ ویسے
کوئی ایک تہفہ گذرا کہ ایک خط لاکھ چکا ہوں امید ہے کہ ملا جائے گا۔ اس سے بیشتر اومد ارادے کے خط
نہیں لکھ سکا تھا۔ بہر کیف خط آئے سے کوئی مکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

یہ شاید میں اپنے گزشتہ خط میں لکھ چکا ہوں کہ اکثر برکی تیسری مارچ سے ایک گیلری میں اپنی ایک
عائش ہوگی جس میں اس بارہ تصویریں ہوں گی۔ یہ ٹرے بجائے کی تصویریں ہوں گی اور سب کی سب آؤٹنی
ہوں گی۔ ویسے عائش ۵ لیے سا ماہانہ صبر سے انتظار کرنا پڑتا ہے۔ بہر کیف میں اس کو غیب کی مدد سے
تعبیر کرتا ہوں۔ کوشش یہ رہی کہ ایک ہی صفحے میں یہ سب دو عائشیں چھپی ہوں۔ کام کرنے میں
شدید اہمیاک کی وجہ سے پرس میں سے بالکل کٹ آف ہوئے۔ کوئی ایک صفحہ ہوا ریڈیو ماسٹی کاروسے
ٹیلی ویژن پر انٹرویو ہوئے ۵ ملے میں ایک خط آیا ہوا رکھا ہے لیکن ابھی تک موقع اس بات کا نہیں
میل سکا کہ وہاں جلد جاؤں۔ سوچ رہا ہوں کہ پرسوں جاؤں گا۔ ہاں یہ بھی میں لکھ چکا ہوں کہ لہاور
کی عائش کی نوعیت دوسری تھی کیونکہ یہ میوزیم میں تھی، اس میں تصویروں کو فروخت کرنے کا کوئی اثر
یہاں نہیں تھا۔ ویسے اس عائش کی میلبش کافی تھی، اپنی اخباروں میں اسکا اعلیٰ میلان پر نوٹس
تھا اور ان تمام جنروں ۵ ساتھ اپنی تصویر بھی اسی صورت کا فوٹو گراف بھی تین کام میں
مبالغہ ہوا۔ میں ان تراشوں کو جمع کرنے کی کوشش کروں گا۔

ہاں تو یہ تیسری اکثر سے جاری ہوئی عائش ۵ اکثر بڑے ہنگامی۔ عائش کافی
ہنگامی چیز ہے۔ کافی مفرہ ہوتا ہے لیکن اپنی یہ عائش کانگریس فار سکول فریڈم کی طرف سے ہو رہی
ہے، اس ۵ آرٹ کرٹیک کو میرا کام بہت اچھا معلوم ہو رہا ہے اور جولائی اور ستمبر میں ۵۔
پرس سے بالکل کٹ آف ہوئے۔ سرگرمی صرف کھانا کھانے آتا ہوں۔ اپنے محلے سے لکے
ہوئے کافی جن ہو جاتے ہیں۔ کام گرفت میں آیا ہوا ہے۔ عائش شروع ہو جائیگی بعد کسی ماٹ کلب میں

حاٹ لگا اور کچھ دیوں آرام کیا جاویگا۔ پاکستان سے حب جلد تھا تو تھکا ہوا تھا اور یہاں آتے ہی
 پھر ایک بے عوارضی ماحول میں اور بھی رہی محنت کرنا جلد بیدار ہو نہ پئے۔ ابھی فیضان سیر
 تو سچ کا سوڈا اور نراج نہیں ہیں۔

تمھارے تمام خطوط بھیجے ملتے رہتے ہیں۔ مارا سے کہہ دیا کہ کڑو میٹر چلے گئے، ذکر ہے
 اُن کے غلام سے ذرا اور بھی غنیمت پہنچی ہے۔ سہماں اچھڑا بھی لکھا کریں۔ ستریں ناظم ابے
 سلاسن کی ماسٹر ہو گئی ہیں؟ شری رکھ رکھاؤ اور ٹھیکے کی آدمی ہیں، موٹی ہیں سوئیں کہ نہیں؟ اس
 دوران میں ستریں فاطمہ آدمیوں ابج ورمی ہو گئی ہوگی۔ نہ میں کہ گائیے کر نہیں دے عمار
 دودھ بتائی کہ ہیں، میں سمجھ کو بہت یاد کرتا ہوں۔ سلٹن، کہہ کیسے جلد ہی نکلیں بواہ کی جائیگی
 اماں سے کہہ دیا کہ کھانا بہت ملا، کھانا جلد۔ ستریں گوشت ہوتا ہے۔ چار دل، شری، شری، اور
 ستریں لڑکیاں۔ ملا کر کھائی جاتی ہیں اور اس در لعد میٹھے چاول جس پر مالدی جی ہوئی ہوتی ہے،
 اور ذائقہ تھا کہ چاروں جیسا ہوتا ہے، ان ملک در میٹھے چاروں کو کھاتے ہیں جی جی
 اور جس دنوں کو یاد کرتا ہوں۔

بہت لکھ چکا ہوں سب خط کو سلام و دعا۔

ماں ارشاد صاحبہ در ذرا کٹیلی فون نمبر 36615 ہے، اُن کو مباحوں کر کے یہ پوچھا کہ در میں
 میں کہ جو تصویر دی تھی اور جو گھر میں کس در میں تھی وہ دیدی کہ ہیں اگر بر دی ہو تو فوراً اپنی
 کہہ کہ اگلے جیسے وہ یہاں آیا ہے اور میں نے اس سے یہ کہہ دیا کہ میں اس سے اس میں اس سے
 اگر میں دی ہے تو بہ تصویر اپنے گھر میں ہے۔ تلاش کر کے وہ اس کو دیکھے۔ پھر پتا چلا
 بھی خط ملا تھا۔

امید ہے کہ گھر پر طرح خیریت ہوگی۔ نقطہ۔ تمھارا
 مہاراجہ

54, rue de Seine,
PARIS 6^{ème}

مردم اهل بیت ۲۲ - ۲۱

بھائی جان - کئی روز پہلے عھارا اور بوا کا خط ملا۔

یہاں برصورتِ محال الطیئیں و قسطنطینیہ

کوئی ایک جہت ہوا، مثلاً صاحب کا بھی خط آیا تھا جس میں انہوں نے یہ لکھا تھا کہ امریکہ جاپان کا
 معاملہ بالکل نکتہ ہے اور دستگیری سے اس کی آخری تصدیق امریکن سفارتخانے میں آگئی ہے اور اب یہ
 میرے دیرپے کہ میں کب امریکہ جاؤں، انہوں نے یہ بھی لکھا تھا کہ امریکن سفارت خانہ درمیانہ سرکاری
 کانٹاکس پر کر کے عدالت اور اصول درمیانہ تخت مجھے پاکستان کا سے جانا چاہئے نہیں ارشاد رکھا ہے اس سے یہ سمجھا
 کہ میں بریس سے جاپان کا انتظام کرواؤں اس لئے وہ بھر امریکہ کی خبر دیکھ لیے۔ میرے خیال میں یہ رہا نا دل چاہ
 رہا کہ میں کراچی ہی سے امریکہ جاؤں کیونکہ اس صورت میں اپنے پاس سے تو کچھ مانا نہیں ہے۔ اور عدالت
 اور میں گزرا اور سے اور دیگر لوگوں سے بھی ملاقات ہو جائیگی۔ ہر کیف اس مسئلہ پر ارشاد رکھا ہے جس در آخر
 کہ میں جو ۵۰۰۰۰ ہے درگشت کو لے لیا کہ آخر صورت حال کیا ہے اور کیا کی جاسکتا ہے۔ ویسے انور کو فر
 تک تو میں بریس ایک میٹہ دے لیے بھی نہیں چھوڑ سکتا ہوں۔ اگر امریکہ جاپان کا معاملہ سمجھ ہے تو یہ اچھا ہے
 اور اگر اچھے بریس در فیام بر بھی بہت اچھا اثر پڑے گا۔ میں پہلے کھنڈا چھوڑا تھا کہ تیسری انور سے یعنی اس سے
 پورے تیس دن بعد سے بریس میں ای فائٹس جاری ہو جائیگی جس در پہلے میں ستمبر درمیان میں در بھی زمانہ
 محنت کر لی ہوگی۔ میں کام در عدالت اعانت سے منطقی دیگر مسئلوں کی طرف بھی توجہ دینا ہوگی۔ رہنمائی
 کیا ہے، ویسے امیدیں انھی ہی ہیں۔

یہ سب کئی سیاحانہہ لٹریچر میں ایک لٹریچر ہے جس کی لوگ بہت تعریف کر رہے ہیں،
 کہیں سے اس کا ترجمہ کر کے رولہ کر دینا۔ جدید نظریوں کے ساتھ وہ سروراز عہد کو رولہ کیا جا سکتا ہے۔ اسے
 دل چاہیے۔ یہ نام اچھے ہے لہذا لکھنا چاہیے۔

میں دو تصویریں بناؤں وہ عام لوہے کافی بڑے قد و قامت کی ہیں۔ بڑی تصویر کی پہنچ ہے۔
محاشس میں صرف مانہ دو تصویریں آجگی۔ بالی تصویروں کی حواشی نگہبازی ہے اس میں محاشس چھوگا۔

مطلب یہ ہے کہ عائشہؓ جو یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ ان کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں اور ان کے بچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے تھے۔ اگرچہ یہ سب کچھ ان کے بعد ہی ظاہر ہوا۔

دین اور دنیا میں۔۔۔ جس مسئلے میں برائے راستہ چھوڑنا
اور۔۔۔ اس لیے کہ اگر ہم رول فریڈ ہونے لگیں۔

از شدت این طغیان مناجات در راه ایستادم و فریاد کردم.

9.

54, rue de Seine,
PARIS 6^{ème}

19. IX. 62

بھائی جان - سدرم علیکم - امید ہے کہ ہر طرح گوری جیت ہوگی۔

کئی اور پوئلکے اٹھنا داخلہ ملا تھا اور اس مصلحت سے تھوڑے دن پہلے ملا علی حسن میں سلطان احمد و
سلطان احمد، راجا اور تھاری تھری میں تھیں۔ میں نے اس کی یہ سیدہ پوجیدہ تھا کہ رنگت
کچھ بہت ریا کا کام کی دوسری اور اچھا ہے۔ یہاں ایک عاقل نو دو ہفتہ ملے
سترہ ۲ جو عاقل اور دوسری ایک صبیحہ ملے۔ وہاں تصدیق ایک سال کی چھٹی برہمن ہے بہت بڑا
بڑے آؤٹ آئی کی کوئی انہماک نہیں ہے۔ میں تین چار اور ملے اس عاقل کا کینڈا رکتیوں اور
کر دینا اور اس کی کیا۔ بڑا خوش حال ہے جو تو دینا۔ میرے ۲۲ سترہ سو سے بڑے اٹھتارے ہم نری
آرٹ مرسلے میں (ART REVIEW, London) میں چارے میں ایک مضمون آ رہا ہے جو
زیڈرٹ ڈرام بریس نہ کہ میں چکا۔ اور یکم اگست کو امریکہ ہر ایک سائے میں جو کپڑوں میں اور تصویر
خریدنے والوں میں بہت مقبول ہے ایک دوسرا مضمون چکا۔ دیکھ دیکھ کالی ردا کر دی جا چکی۔
عنی صاحب آئے تھے۔ اچھی ملاقات رہی۔ دیگر ملاقات اگلی رماں معلوم ہو گئے۔ فی ڈاک کینڈا اور
امریکے میں اس پہنچنے اس بات کا افسوس تھا کہ وہ آئے اور تم نہیں آئے۔ صدر جس سے بھی ملاقات ہوئی تھی
اچھا۔۔۔ یہ خط میں مضمون ایک خاص کام درمیانے میں لگا رہا ہے۔

کاترین فارکٹون فرڈیم کا ایک نمائندہ IVAN KATS کی آئینہ دوسرے ہفتے میں کراچی
آجیٹا۔ میں نے اس سے پہلے کہ وہ کراچی پہنچ کر ریڈیو میں مضمون پڑھ کر لے اور اپنے بڑے کام کا تہہ دار رکھ
کا نمونہ دے۔ اس سے اسی دوستی ہے۔ اس کو ۵ روپیہ ہے۔ بہت موزوں کام ہے۔ یہ جان بگڑا
ہوا جو دینا دیدیا۔ اور اگر ہو سکے تو کچھ خاطر بھی کر دیا۔ اچھا پہلی لائسنس درمیانے میں اس کا بہت تھا ہے۔
خاطر کر دیا۔ مطلب یہ کہ زما خاطر۔ میں احتیاطاً بڑے کام ایک خاطر دیکھنے میں ملے گا کہ انہوں

خانہ مختص ہے اچھا کرنے میں زیادہ دشواری ہوگی۔
دلی حدت، بالکل ٹھیک ہے۔ آگیا ہے۔ اگرچہ میں دوسرے ہرے میں۔ ۱۹۶۲

یہاں دینا دینا میں بننا ہے وہ یہاں بچاؤ میں ملے۔ میرے کام اچھا ہو رہا ہے۔

امید ہے کہ ہر کھاتہ راجہ خیر ہوگی۔

سہاں اور کھانا خوب جانتے ہیں اور ان کا ہندو اٹھتارے بہت اچھا ہے۔ سلطان کو دنا اور

مفت کرنا ہے۔ تو یہ ان لوگوں کو دینا اور بھینا دینا۔ اور زبان کی لکڑی۔ مگر نہ تو ملے

بہت بہت یاد رکھو اور سلام دینا۔ تمہارا۔
حافظ

54, rue de Seine
PARIS 6

۲۶ ستمبر ۶۲

سہائی خان - امید ہے کہ میرا وہ خط مل گیا ہو گا جو اس سے پیشتر روانہ کر چکا ہو۔
او جس میں یہ لکھا تھا کہ ایک شخص اکتوبر دو کمرے ہفتے میں کرائی آگیا اس کو پانچ سو روپیہ
نور آدینا - میں نے گزشتہ چٹا میں نہ کیے ۵ روپیہ ٹرانسفر کرانیا کا نقد بھی لکھ دیا تھا۔
بہر حال - اگر بالخصوص وہ خط ملا ہے تو کہیں سے مبلغ پانچ سو روپیہ منتظم کر لیا۔ یہ شخص
جس کا نام ابوالکاشم ہے بھتیجی دفتر میں مل فون کر کے اپنے پوئل کا پتہ پتا دیا۔
۲۱ ستمبر وہی پہلی نشست کا کیلا لگ چھپ کر آگیا تھا۔ کئی ہزار کی تعداد میں
چھپا ہے۔ ابھی تک روانہ نہیں کر سکا ہوں۔ حملہ احماس نام روانہ کیا تھا ایک دو روز میں۔
کام کی زیادتی کی وجہ سے موقع نہیں مل سکا۔ اس کی ڈیڑھ تین ہزار کا پتہ تو برکس
میں یوسف چوگٹی ہیں اور کوئی ہزار ڈیڑھ ہزار سماک بنیو - دیکھ لیا۔ اچھا ہے۔
نمائش تیسری اکتوبر سے چالو ہو جائیگی۔ جس گیلری میں سو رہے ۳۱
GALERIE LAFAYETTE ہے۔ کلیم دس تھریس یا بارہ سوئل - مگر ٹریڈ
دوسری نشست جو اس گیلری میں ہوئی اس میں تصویریں زیادہ ہو گئی۔ اس کی کل تیاریاں
چوری ہیں۔ سب تھیکا ہے۔ جہاں پہاڑ ہے۔ اور ریاض کیا لکھنا! ۱۱
اگر گیلری سہیل کی کچھ معلومات کی جا رہی ہیں۔
امید ہے کہ گھر پہنچے ہوں خیریت ہوگی۔

مختار - صادق

میں نے آج صبح ساری کے دفتر سے یہ ایک مہترہ ٹھونک کر دیا جس سے
 اُدھارتے ہیں۔ یہ تو ایک نیا کون سا رنگ ہے، اور اس کی صورت میں بھی
 اختیار بہت دنوں پرانے ہیں اس لیے اس کا فراہم کرنا مشکل ہے۔ لیکن آئندہ خیال رکھا جائیگا۔
 — سلمان احمد کے بیوروں کو دیکھ کر اطمینان ہوا۔ میں تو جان رہا تھا کہ میٹرک کا نتیجہ
 ہے مگر وہ تو نویں کالنگ ہے۔ ہر کثیف اس سال میں وہ بہت زیادہ درجہ محنت کر رہے تھے اور اس
 کھیلنے بھی۔ اس کے بعد فوراً ہی ساروں میں داخل ہوئے۔

بیدار ہو کر سب خوش و خرم تھے۔ گاسٹ ہاؤس میں چاروں نے
 سو کچھ بھیج دیا جو منجھے ہوئے تھے۔ یہ سب چیزیں بھیجیں۔ اس کا نام دے دیا کہ اس کا
 نام ہے۔ آؤنگ روم میں یہ سب چیزیں رکھ دی گئیں۔ یہ سب چیزیں اس کو بہت
 پرگوشہ پہنچا دی گئیں۔ مگر کاش جسے گارڈ یہ بھیج رہا ہے۔ نرکاراں بھی ہیں
 جیسی جن میں کہ بہت لمبے کے گلے۔ میں بھوکا ہوں، کالنگ شہ گاسٹ کی کاش گارڈ کو
 گاسٹ کی کاش گارڈ کو بھیج رہا ہے۔ درجہ محنت کر رہا ہے۔

54, rue de Seine,
 PARIS 6^{ème}

28 IX 62

سجائی جاں سب کل مقدار الفاظ میلہ۔ کر رہا ہوں۔

چار پانچ روزہ مورہاں کائنات شروع ہو جائیگی۔ اپنے آپ کو اس بات کا موقع نہیں دینا کہ اے اللہ
 سے خبر کر لے کر آئی جاسکے۔ اور نہ ہی کوئی ہینڈ آؤٹ آسکیگا کیونکہ وہ اللہ صاحب بھی ہیں۔ میں نے
 مورہاں ایک ڈھیلے ڈھالے کھیلے ہوئے ہیں جس میں کائنات کا کیٹلاگ روائہ کر دیا ہے۔ اس سے خبر
 نہ لی جاسکتا ہے۔ اور انتظار کرو۔ کوئی غلبہ نہیں ہے۔ یہ کائنات کا ٹرکس فار بکچلر ٹریم
 کی طرف سے آفر کی گئی ہے اور پریگلیریلم برٹ LAMBERT میں تیسری تاریخ سے آئوٹر کی شروع ہو کر
 مورفہ ۴ آئوٹر بکچلری ریسٹیگ۔ اس کے بعد اپنا ارادہ لندن مانیکا ہے اور لندن جا کر قاسم صاحب
 کو ان کے پوڈ نوٹر کے پہلے پہلے ہیں دیدیے جائیں گے۔ بریس میں روز بروز اوقات بڑھتے جارہے
 ہیں۔ تاہم روز بروز کھلتا جارہا ہے اور کام کی زیادتی اور فکر کی وجہ سے اطمینان ڈھیلہ ہوا جا رہے ہیں۔
 تعلیم کرنے لگے لگے جاؤ لگے۔ اسی دلی بریس کی گیلی میں مارچ میں کائنات جوگی کیونکہ وہ اس کائنات
 سے بڑی تھی اس لیے اس کو کچھ اور آگے بڑھا دیا ہے۔

وہ سب اچھا ہی ہے۔ بلکہ بہت اچھا ہے۔ حالات کی طرف سے ایک تعلق خاطر ہے اور اس
 کی وجہ سے وہ کیسے ہے خوفلیس کھیلنے میں ہوتی ہے۔ بلکہ اس وجہ سے اس کی اور بریس دلی حبیب
 کل تصویریں فرم کرنی ہے۔ اور ابھی کافی کام کرنا ہے۔

کینڈلکس کی اور کاپیاں مل رہی ہیں، اس کو لکھا۔
 اور زبانی کیا لکھو؟ مختار۔ مختار۔
 میں رضی اور اس کے کہہ جانے کی وجہ سے اس کی بہت سی باتیں۔ کہ شہزادہ صاحب آئے
 وہ آئے ہیں، ان کا کہہ جانے کا پتہ چلا ہے۔ ان کی بہت سی باتیں لکھی ہیں۔
 سب باتیں لکھی ہیں۔

54, rue de Seine,
PARIS 6^{em}
10. X. '62

ٹھانی جان! سمجھنا خط بدلا۔ برسوں صبح کی ماتہ پر۔ اس سے دو درجہ بیشتر گھر سے
ایک خط اور بھی آچکا تھا۔ وہ ٹسٹکھی دیکھیں۔ ٹھیک ہے۔ مگر اس سلسلہ کا کوئی دوسرا
مواد تھا اسے پاس نہ ہو سکی صورت میں بہت اچھی ہے۔ اب امریکہ اور انگلستان
کے اہم ترین آرٹسٹوں میں اعلیٰ ترین الفاظ کا ذکر کرنا شروع
ہو گیا ہے۔ نمائش ان مہینوں میں اچھی چل رہی ہے کہ لوگ دیکھنے آرہے ہیں اور
صرف یہ کہ اس کی طرف توجہ بھی دے رہے ہیں۔ گیلری کا مالک بہت خوش ہے۔
مگر اس کی کوئی تصویر بھی دیکھی نہیں ہے۔ ان کو صرف میوزیم ہی لے سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ
ایسی بھی کوئی صورت ہو جائے۔

یہ امریکہ کا معاملہ اگر ہو جائے تو بہترین صورت حال ہو جائیگی۔ اس کا برس
مہینے پر اچھا اثر پڑے گا۔ نمائش در وزارت اعلیٰ غاری کا ٹیچہ ٹیلی گرام آیا
تھا۔ اس میں انہوں نے یہ بھی لکھا تھا کہ امریکہ کا حامی ہو چکا ہے۔ اگر چاہے تو اچھا
ہی ہو سکتا ہے۔ دیسے اس پر کسی کی نمائش کا، کانگریس والوں نے بھی کراچی میں اور پاکستان
میں دیگر شہروں میں جبر کر دیا ہے۔ ان نمائش کا پوسٹر اچھی تک میں نے روانہ نہیں
کیا۔ یہ پریس کے تمام کتبوں میں، تمام رسٹورانوں میں اور دکانوں کی کڑکیوں پر
لگا ہوا ہے۔ غنویب اس کی دو چار کاپیاں روانہ کی جائیگی۔

اس ماہ کے آخر یا نومبر کے پہلے ہفتے تک لندن پہنچو گا۔ تاہم صبح کا کام

وہیں ہوگا۔ لندن میں اُس دنوں میں شہر بھر دی پڑی ہوگی۔ اگر امریکہ کا مسئلہ
نکل لیتا ہے تو پھر اُن دنوں میں کراچی کا رخ کیا جاسکتا ہے۔ اور پھر جی سے یو آر کیا۔
حیر۔ یہاں آجے اور اہل بھارت اور سرور ٹرہتے ہی چلے جاتے ہیں۔

اور ریا کی کیا رنگوں وہ احسا میں جو یہ رہے وہ کانس کو ضرور دکھائے۔
کیونکہ اُس میں کانگریس کا عمل نہ کرے تو وہ خوش ہو جائیگا۔ بعد ہی اُس کا کانس
پرسٹر روانہ کر دے گا۔

امید ہے کہ گھر پر طریقہ خیریت ہوگی۔

تمام گھروالوں کو سلام و دعا۔

سمنوں کا سہارا دیا گیا ہے۔ اور بھی اچھی معلوم ہو رہی ہوگی۔

(اگرچہ اچھی دوسری والی کانس ملتی ہو گئی ہے مگر بریس میں کانس دکان
جو بہت تالیف ہوتی ہے اُس میں دونوں گیریں میں اپنی کانس کا دار ہے
اور امریکہ کے برچے میں جو ذکر حیر ہے وہ بھی اُس کانس کا ہے جو ملتی ہو گئی ہے مگر
والہ اللہ ساتھ ہے کہ ہو رہی ہے۔ اُسے ماکل آخری وقت میں ملتی کیا گیا۔)
ویسے اس گیری میں اپنی مستقل کانس ہے۔ اوروں کے ساتھ لیکن عرف پیری اب
چند ماہ بعد ہوگی۔ ایک ماہ لے لے۔)

کھانک ہی چلی رہی ہے۔ کھانا

صاف

54, rue de Seine,
PARIS 6^{ème}

۱۷. X. ۶۲

سہ کی جان ہے۔ اس پر سون مع مختار، اختلافا تھا۔ کانس کو بیسوں کی ادائیگی کی اطلاع
میں طبعیاں ہوئیں۔ اس کے ہمراہ کچل رہے کچھ۔ وارہ کے کچے کا قیق ہے۔ حیریں بیابانی
رہیں کہ سمجھ میں ہیں کہ یہ کیا جٹ اور پھر عرف یہی اپنی ملک ملک کی سید اور پھر سید میں
سہی کوں سے تیر کس کو رہا اچھی معلوم ہوتی ہے۔ گزروں اچھے کسے کوئی جڑوں، اور وہ ان کے
میں سہی ان کا کورہ سید یا اچھی معلوم ہوتی ہو + وہ سہی حیریں کی ط سے نشت بھی رہتی ہو
اور اس کا ہر ملک۔ وعرہ بہہ کچھ ہیں سہی کانس ٹری آمدنی سے ہی سکھتے ہیں۔ کچھ بھی نہیں
روا کرتا۔ مگر کچھ وقت کی مٹی در کچھ اس قسم ہر تیرہ کی دھ سے ہر ملہ رہ گیا۔

ماسٹ اچھی ہو رہی ہے۔ کچھ تیرہ ہیں جلد کہ کیا ہو رہا ہے۔ مختلف درہ۔ آتا ہے کہ لوگ اس کی
طرح متوجہ ہیں۔ یہ س میں ہر مختلف ہیں کوئی سترہ امی دسٹیں ہوتی ہیں۔ ویسے
دانی مالتیں ہر وہ میں نہیں اور جاسوس ہر درمیان میں ہوتی ہیں۔ اس میں رہیں تیرہ متوجہ
وہ وہ وہ کہ لوگ کی مالتیں ہوتی ہیں۔ ویسے اس میں رہیں تیرہ متوجہ
نہا نگار رہے۔ اس میں رہیں تیرہ متوجہ اور سہی رہا وہ تیرہ کار آرٹ کو ملک جس کی
سہی دنیا میں مختلف آرٹ کرٹیک نفیر کسی تیرہ شہ اور اختلاف رائے کے سہی
ریاں ہے اور جن کا نام ریماں کو تیرہ ہے انہوں نے ایسے کام میرا ہی تیرہ سہی دسٹ کو دیکھ کر
کہ چھوٹا سا دھموں نکھاتے جو کل کے لافکاروں میں شایع ہوا ہے۔ لافکاروں میں آرٹ
کا کام نشتے میں صرف پکڑ ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو اس مانتے کا میل گن بھی نہیں
تھا کہ یہ نکھان ہے۔ یہ اچھی اچھی معلوم ہوا ہے۔ کل چھیا ہے۔ یہ دیکھے معتبر تر
آرٹ کرٹیک کا نکھاتے ہوا ہے اور فرانس ہر ہٹ اور معتبر اخبار کے ہٹے دار آرٹ کا کام
میں چھیا ہے۔ میں اس کی کافی حلاز بلکہ مختل روانہ کر ڈالگا۔ دھنہ اس تیرہ کی شمار
رہے سمجھو کہ غارتش اصول ہو گئی۔ میں خود یہ سمجھتا تھا کہ یہ کرٹیک آرٹ میں فرانس

54, rue de Seine,
Paris - 6^{em}

مورخ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۲ء

بھائی جان! اس سے پہلے ایک اور خط لکھ چکا ہوں۔
"لائفٹائرو" کا تراشہ وائز کر رہا ہوں۔ پریس میں ہر ہفتہ سے شمار غائشیں دینے
ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک آدمی اس اخبار میں غشتوار کالم میں گھائشیں لکھتی ہیں۔ اس کالم
کو لائفٹائرو دیگر آرٹ کرٹیکسٹس لکھتے ہیں۔ جب کہ یہ بہت خاص بات ہے جو تو وائس
مشہور اور معتبر نہیں کرٹیک Raymond COGNAT کی تحریر بھی شامل ہوتی ہے۔
اگر خبر بنانی چاہو تو اس طرح بن سکتی ہے۔

غائش کا کیا۔ ہوئی۔ دو تصویریں پریس میں پوزیم آف ماڈرین آرٹ کیلئے خریدی گئیں۔
وائس، لندن اور میو باکس آرٹ پریس میں اس کا بہت اچھا رد عمل ہوا۔ اور وائس
حتیٰ اور مشہور و معتبر کرٹیک ریماں کو یالے ۱۶ آرٹور کے لائفٹائرو میں یہ لکھا: ...
بھرا میں ۱۵ بجے اس تراشے کا ترجمہ۔ ارشاد بخاری سے وائس سفاارتخانہ ۱۵
ذریعہ میں کا ترجمہ کرا لیا۔

یہ بات اس بے غرضی معلوم ہوتی ہے کہ پاکستانی پریس میں یہ خرائٹ چمکے کہ پریس
میں غائش ہو رہی ہے۔ لہذا اس ۱۵ رد عمل کی بھی خرائٹ چاہیے۔

میوریم آف ماڈرین آرٹ کیلئے جو تصویریں (دو عدد) لی گئیں ان کی قیمت صرف
ایک ہزار فرانک ملیں۔ مگر اس کا مطلب ویسے بہت اچھا ہے۔ تجارتی اعتبار سے نہیں
بلکہ فنی اعتبار سے اچھی مانت ہے۔ جس کا مالا واسطہ مازا پر بھی اچھا اثر پڑنے لگا ہے۔
— پریس میں، دن بدن میں بیسے زیادہ خرچ کر رہا ہوں۔
نوبل کے پہلے نعتیہ تک سہل کا ارادہ ہے۔ وہاں قاصص صاحب سے بھی ملاقات ہو جائیگی۔

پرس میں ایسے میش کا بھلا ما۔ مکمل بونیلے۔ کامیابی کے ساتھ۔ ا۔ مدر میں
 حاکم قسمت آرمانی مانگی اور گردن سردی تا، مل برداشت محسوس ہوتی تو دسمبر
 اور جنوری کا خوشوار موسم کراچی میں گدازے رہیے اور ڈالنگا۔ اور اگر امریکہ جانیکا ہو گیا تو وہ بہا۔
 اللہ عزوجل پر رحم ہو۔

کراچی آنے پر کچھ پیسے لانے کی کوشش کی جائیگی۔ ایک آڈٹ فائٹس، ایک اکویشن،
 اور دیگر طریقے۔ گھر کا معاشی نظام بھی بہتر بنانے کی غور و فکر ہے۔ امید ہے کہ دسویں نام
 بہت اچھے طرح چل رہا ہوگا۔

سید سلطان احمد، سید سلمان احمد، سید عرفان احمد، عرف ڈیرے ہی نہیں
 ہو گئے ملک کھیلے ہیں ہو گئے درختوں آس پاس کھائے کرتے ہو گئے۔
 سرمن فاضل، شیرین فاضل اور حسین دھیمہ عرف شہوانی جوت ہو گئی اور اس کی
 والدین ٹھیک درختوں و حرم ہو گئی اور اماں، وراثتی بحیرت ہو گئے۔
 مہاراجہ۔ عارفین

خط کا حوا۔ اس پر مت دیا کہ مجھے اپنے منقریب ہونیوالے قہر کا اندازہ

پہنچے۔

بھائی صاحب !

صبح بخیر! اچھا ملا

ماگر کوئی اچھا کرائیہ دار ملے تو اوپر کا حصہ کرائے پر دیدو :-
 میں ایک اور جگہ کو جس خط لکھ رہی ہوں۔ امید ہے کہ گھر پہنچے گا۔ ۹۰۰ کی رقم
 پہنچ جائیگی۔ رُو دے میں سے ایسا کچھ بچا ہے۔ اسے یہاں کے پتہ پر خط لکھنا۔ میں نے
 ایک مہینے میں کمرہ دیا ہے۔ کل پھر خط لکھ دوں گا۔ اس دوران میں خوش ہو رہی ہوں۔
 خط لکھ رہی ہوں۔ اچھا ہے کہ گھر کے لوگوں کو اپنے خطوط کی اس فراوانی سے اطمینان ہوا ہوگا۔
 آج سے پیرس میں جو اپنی اصل گینزی ہے اپنے آرٹ کا پیڑ بھی پڑی ہے۔ میں
 سقرب سدن جا میکا ارلہ کر رہی ہوں۔ یہ سب یاد رکھیں کہ اس کی سسٹم
 جدید کتب میں اچھا رد عمل ہو رہی ہے۔ یہ جملہ کاغذات سرخیم پر جانے گئے۔ پیرس کے اہم ترین
 کریٹیک سے یہاں کے اہم ترین اخبار میں بھی لے رہے ہیں موزوں مائنس کے سلسلے میں
 کچھ لکھ دیا ہے۔ یہ کتب خرید کر یہاں بلڈ فریمس کی جمیٹ دی جا رہی ہے۔
 آج تک تو امریکہ سلاطین کے سامنے کچھ آیا نہیں ہے۔ اگر میں سردیوں میں یہاں
 رہ گیا تو گرمیوں میں یہاں آ رہا ہوں گا۔ اگر امریکہ کی سب سے تو سردیاں ہوتی ہیں
 میں گھر کے کام لکھ رہی ہوں۔ کلاس کا یہ کیمپ میں یہاں کام بہت کیا تر جانا ہے۔
 لیکن توسعہ ہی حتی المسدور کی گئی۔ کھانا اسی یا نہ ہوگا۔ اللہ پیرس کی سیر میں کی۔
 کام کے سلسلے میں کہیں جاؤ تو سیر بھی ہوتی چلی گئی۔ سب سے دروغ خرچ کیے گئے۔
 میری بھانجے کوئی اور جہں دار آزادی موتا تو۔ ملک کا رہے چکا ہوتا۔ میں نے وہاں تک
 نہیں جھڑپا۔ اس سلسلے کے بہت سے کیوں کے مکان اور گاہے جہے خوب سمجھائے ہیں۔
 اگر لہذا میں سردیوں میں ہوں اور لمبے ٹھنڈے تو سردی گزرے کراچی اس
 خیال سے دو گناہ فروری میں پھر یہاں واس رہاؤں۔ اپنی دل جی حرف پرکھیں۔

رات کافی گہ چکی ہے۔ سبھی آتے ہوئے ہیں خانہ ہے۔ کوئی خاموشی ہو گی تو
 حیرت لکھ دوں گا۔ حکومت کے ادارے میں وہ سب سے ایک کو ایسے ہی
 فرنگی مٹیلے۔ یہ سب سب آتے ہیں آرٹ والی تصویر دیکھوئے۔
 یہاں آرٹ کے ایک بڑے نمونہ والے، اخبار لکھتا ہے۔ ۲۲ اکتوبر کو اس میں

کچھ اچھے مٹیلے ہیں انہیں اسید ہے۔ اسید ہے کہ نگار و نگار شہر چھپا میرت
 خطہ ساتھ ساتھ ملے ہو گا۔ میں فی الحال اس کا ترجمہ بھی دہانت ہے دیتا ہوں۔
 اگر اس کی خبر بناؤ گے تو اچھے بنے گی۔

گھر والوں کو یاد کر دینا۔ اسید ہے کہ جملہ کام ٹھیک ہی ہونگے۔ وہ موسم
 سرما کر دیں گے اور جانے تو شاید اچھا ہی رہے گا۔ مکان کی مرمت اور تباہی
 اور اچھے ذہن میں کچھ انٹیریر ڈیکوریشن کا بھی کچھ خیال آیا ہوا ہے وہ بھی ورا
 ہونے کی صورت ہو جائیگی۔ یہ امریکہ کا معاملہ اگر سوچا جائے تو سمجھو کہ
 سب فٹ ہے۔ ارشاد ہے تو مار دیا تھا کہ ہو گیا ہے۔ نیا پتہ ہذا امریکہ
 ان الحال کیوں اسے سیاسی طور پر مری طے آجھ رہا ہے یہاں اب وہاں
 جا لے پر کہیں کوئی اثر نہ پڑ جائے۔ بہر حال۔

محترم ا۔۔۔ عارفین

C/o Maj. Iqbal M. Shah,
332, Rue Lecourbe
PARIS 15

جسائی حائل! ایک دینے سے دیکھ میں لکھ سکے حائل۔ میں تم بیٹے "دینے"
اور تم جہان لکھنا اور تم دیکھ میں لکھ سکے حائل۔ میں تم بیٹے "دینے"
اور تم جہان لکھنا اور تم دیکھ میں لکھ سکے حائل۔ میں تم بیٹے "دینے"
اور تم جہان لکھنا اور تم دیکھ میں لکھ سکے حائل۔ میں تم بیٹے "دینے"
اور تم جہان لکھنا اور تم دیکھ میں لکھ سکے حائل۔ میں تم بیٹے "دینے"

جولہ ورت آدی ہیں۔
راگ رانی حائل! ایک دینے سے دیکھ میں لکھ سکے حائل۔ میں تم بیٹے "دینے"
اور تم جہان لکھنا اور تم دیکھ میں لکھ سکے حائل۔ میں تم بیٹے "دینے"
اور تم جہان لکھنا اور تم دیکھ میں لکھ سکے حائل۔ میں تم بیٹے "دینے"
اور تم جہان لکھنا اور تم دیکھ میں لکھ سکے حائل۔ میں تم بیٹے "دینے"

اور تم جہان لکھنا اور تم دیکھ میں لکھ سکے حائل۔ میں تم بیٹے "دینے"
اور تم جہان لکھنا اور تم دیکھ میں لکھ سکے حائل۔ میں تم بیٹے "دینے"
اور تم جہان لکھنا اور تم دیکھ میں لکھ سکے حائل۔ میں تم بیٹے "دینے"
اور تم جہان لکھنا اور تم دیکھ میں لکھ سکے حائل۔ میں تم بیٹے "دینے"

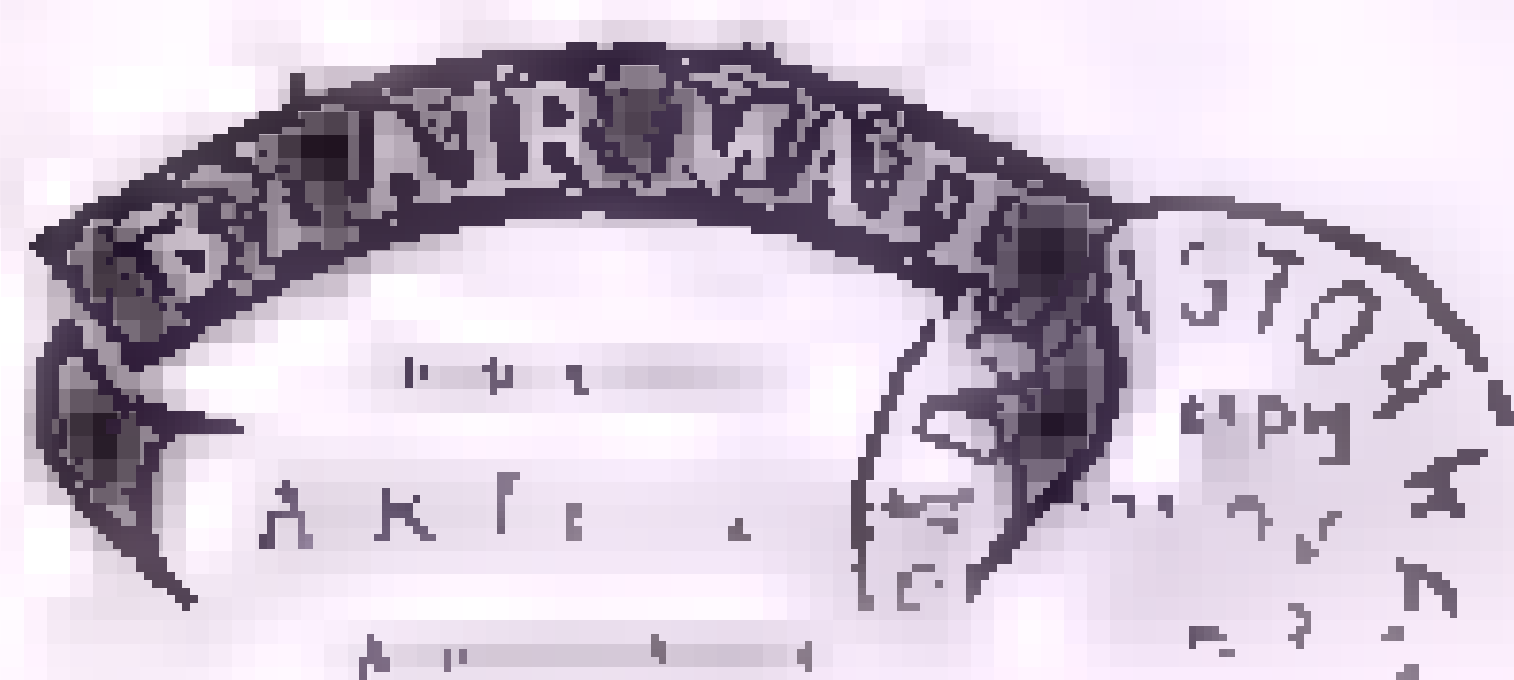
اور تم جہان لکھنا اور تم دیکھ میں لکھ سکے حائل۔ میں تم بیٹے "دینے"
اور تم جہان لکھنا اور تم دیکھ میں لکھ سکے حائل۔ میں تم بیٹے "دینے"
اور تم جہان لکھنا اور تم دیکھ میں لکھ سکے حائل۔ میں تم بیٹے "دینے"
اور تم جہان لکھنا اور تم دیکھ میں لکھ سکے حائل۔ میں تم بیٹے "دینے"

محمد راہی
۹۴

Sender's name and address

Sadeqman
London

AN AIR LETTER SHOULD NOT CONTAIN ANY
ENCLOSURE IF IT DOES IT WILL BE SURCHARGED
OR SENT BY ORDINARY MAIL.



No. 8 Kaziman Ahmad Nagri
SIBTAIN MHNZIL
B. ROAD, CHOWRANGI
NAZIMABAD,
KARACHI
Pakistan

Ch. Mayor Iqbal M. Shah,
332, rue Lecourbe,
PARIS 15

کھائی جانے والے اُسید ہے کہ گھر پر طرے حیرت ہوگی۔
جید اور بوئے کہ تمہارا خط ملا تھا۔ یہ معلوم ہو کہ وہ ہائیڈرو
خوشی ہوئی۔

میں اچھی جگہ تو پریس ہی میں ہوں۔ آخر کومر میں بہت چھوٹا
تاسم صاحب کا کام وہیں انجام دینے کی کوشش کی جائیگی اُس کو بھی خط
لاکھ رہا ہوں۔ لندن میں محاسن کے امکانات دیکھے جائیں گے اور کوی
آمدہ کی تاریخ مقرر کر کے، سردیوں کے کچھ راجہ میں کر کے اور پھر
اور وہیں کچھ دیگر قسم کے کام رکھے، اور کچھ بوا کچھ بیسے لگا کے
تہ ہیں کی طرے سے امریکہ جانا۔ اپنے پرس کے حوالے والوں سے
اور کچھ کچھ گلیڈ ہو کر واپس آئے ہیں سر کر دیا ہے۔ ویسے اب
پریس میں کچھ آئیڈیٹ کر رہا ہوں مکمل اچھی ہیں رہے ہوں۔
مطلب یہ ہے کہ مانیہ نہ ملے تو کچھ لوگ واپس آئے ہیں۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ جب ڈال نوک لڑاؤں، جس جہاں کو
نیم لگی ہے وہاں وہاں لے لے گا لی رفرم کے علاوہ اُن کو جہاں
اور کد روار کے وہ جہاں کے دسرم اے لسن کی۔ یہی وہ ہے
جسے ہی جان لیں، اس سے اس جیسے دسرم دکان پر اس کے نام
اشیا کے لیا جاتی ہیں وہاں لیا لیا لیا لیا لیا لیا لیا لیا

وہیں اس کی زیور تہ ہیں اپنے حجامت کے حوضوں و سرسوں میں اُٹھتے ہیں
جو دھندلی کے عہدے کو اور نظر بہ پارہ ظلمات پہنچتی ہیں۔
پیشہ جیلے اور خراج ہونے چلے گئے۔

امریکہ جانے کے لیے کی ویر سے برہمن کی حدود میں ایک غافل سے ابھڑا ہے اور
ہیں اپنے جہد بڑھوں کو سیکھنے کی فکر میں زیادہ ہوں نہ سہا اُن کو سیکھنے کے
نہیں اور امریکہ کے جانے والے اپنے اپنے پاس کچھ کام نہیں ہے۔ جو کام برہمن میں پڑتے
برہمن ہی میں چھوڑ دیا گیا۔ کراچی اگر کیا تو امریکہ والے جہد لٹو برہمن وہیں ہر تار تار سے
گھر والوں کو بہت ہنس دیا کرتا ہے۔

وہ جانے جاتے ہی آنا وقت گزرتا ہے کہ وہ کچھ ہزار مل جاتا ہے اس عہد
نورانی کو۔ - تھارا - سہا نہیں

PARIS

۱۱. XII ۱۱

یہاں ہنگامہ آواز ہے۔ اداکاروں نے اپنی دور رسوں کے لئے اس کے لئے
میں برس میں دس سو چار لاکھ دینا یا کہ ہم ہمارے کام کی بات کو ذکر کیا
آجائے۔ ان کے لئے یہ ہے۔ آج کے ہمارے کچھ مضمون میں ہوں کہ
کیا لیا جائے۔ کار ہر فن کی۔ لیکن جب تم جلد سے جلد جائے۔ مگر
جی اور اچھا ہے۔ فی الحال سنبھلے ہوئے کراچی میں کوئی گاڑی خریدی
جاسکتی ہے۔

میں اس جگہ میں برس سے لندن چلا جاؤں گا۔
تو سمجھا۔ جو سمجھا ہے۔ اس وقت دور۔ اس ان کا بھی رہا ہے
خط ملا ہے جس میں، اہوراے لکھنا ہے کہ اس میں اس کے ساتھ قیام
کر رہا۔ اس سے اس کو جانے کے لئے کراچی سونا سوا چاڑی گاؤں
لوگوں سے بھی ملاقات ہو جائیگی۔
اس روز ہونے کے بعد، بے پناہ ہنس کو اگر خط لکھا تھا جو کہ ابھی تک
الماری ہی میں رکھا ہوا ہے۔ وہ بھی اس خط پر ساتھ ساتھ
روانہ کہنے کے رہا ہوا۔ اس سے اپنے کہ شہر حال اس مہولہ ہو گئے
اس مہینے کے بعد سے مجھے جو ہوا کہ اچھی طرح سے اس کے اور
تکڑے ہو گئے۔

انجی اور امان جی۔

ماہنامہ (ماہنامہ) اور چاچا حالی کو یاد کر دینا اور یہ سچ کہہ دینا۔
اس مہینے کے مضمون کو ہم خود اپنے ہاتھ سے دو دن بلائے ہوئے اور
عزیزانہ شکل کے تمام کام کرتا ہوں۔ اس کا اور سلطان احمد سے
ربادہ اور تم سے کم ہو گا۔ تم کہنے ہو کہ سلطان بڑھے کی طرف بھی
آجہا رہے ہیں۔ کہا کہ کھیلنا بھی کرے۔
اب لندن جا کر ہی خط لکھوں گا۔

تمہارا

صادق

1993

Sau Francisco Calif

17.5.63

سلام احمد!

پیارے یہ اٹھا سٹوال ہے یاد دسرا -

سمندرے بہن بہائیوں کے کیا حال چال ہے - نسواور شو کیا
کر رہی ہیں - سلام احمد اور عرفان احمد کے کیا رنگ ہیں - سیدہ فاطمہ
کو اپنی عدم موجودگی میں اپنے جیسے کا بھی پیار بٹھائی کر رہے -
سلام احمد صرف سڑھتے کو پہن رہے - ان سے کہو کہ حقیر اطمینان
بھی کریں - اور گھر والوں کے کیا حال ہیں - امید ہے کہ خریدت ہوگی -
گھر پر سب بزرگوں کو - سلام کہدینا اور خریدت کہدینا -
میں کل صبح کو یہاں سے لاس انجلس چلا جاؤں گا - وقت اچھا
گزر رہا ہے - بڑے بہن بھائی انھیں انھیں کہتے ہیں؟ ڈویشن لانی
بے - اور پھر اس م بعد خود ہی سمجھ لو -

اور زبان کیا

سمندرے -

مہر افسانہ

لاس انجلس
۲۵ مارچ ۱۹۶۳ء -

بھائی جان - !
خریت کا خط تو میل ہی گیا ہوگا۔
اچھی سیر ہو رہی ہے۔ کام نیویارک جا کر ہی ہوگا۔ لندن کی
نمائش کے لیے بہت کچھ کرنا ہے۔ اللہ مالک ہے۔
میں ۱۲ جون تک نیویارک چلا جاؤں گا اور پھر مستقل وہیں
رہوں گا۔ اگر خط لکھو تو فوراً اس سے میرا لکھ دو

بہنوشت - سٹر - ایم - ایم - تقی

کرہ نمبر ۹۱۲ - اقوام متحدہ -

نیویارک - یو۔ ایس۔ اے

تمہارا خط پاکستان احمد کا خط میں نیویارک جاتے ہی تقی صاحب
سے ملے لوں گا۔

وقت اچھا گزر رہا ہے۔ اچھی سیر ہو رہی ہے۔ اگرچہ موڈ
اور طبیعت سیر کی ہے نہیں۔ کام نیویارک میں ہوگا اُس کے لیے
جھاؤ کے ساتھ قیام کی ضرورت ہے۔

گروالوں کو پار کر دینا اور سلام کہہ دینا -

تمہارا

صادقیت

نیویارک ۱۵ جولائی ۱۹۴۷ء

سجائی جان۔ رسول اتفاق سے واشنگٹن چلے گیا تھا۔

وہاں مختار اخلاص ملا تھا۔ آج نیویارک آگیا ہوں۔

دو چار روز ہوئے کہ ایک مختار سائیکل لاکھ چکاپوں۔ امید ہے کہ ملے گا۔

بہر کیف ہر طرح تربیت سے ہوں۔ لندن کی فائش کی فکر ہے۔ کام

ہونا چاہیے۔ حتی المقدور اور حسب توقع کام نہیں ہو رہا۔

بہر کیف اللہ مالک ہے۔ ہو ہی جائے گا۔ وقت ابھا گزر رہا ہے۔

اس واقعہ کی خبر ڈھک کر مددہ ہوا۔

گھر والوں کو یاد کر دینا۔

اگلے ہفتے دو ایک دن کیلئے پھر واشنگٹن جاؤں گا۔

اور وہاں مانیجے بعد پھر خط لکھوں گا۔

مختار ا۔۔۔ صابر

نیدھارک — ۱۹ جولاء ۱۹۳۷ عیسو

پیارے سلمان احمد —

آج مختار ۱۹ جولائی کا لکھا ہوا خط ملا — بات چڑی کچھ —
جب تم خود امریکہ میں آؤ گے تو معلوم ہو گا کہ امریکہ میں کیا ہوتا ہے — ایسے کچھ
زیادہ دن امریکہ آنے میں نہیں ہیں —

میں سمندر کے پہلے جیتے میں آبی جہاز سے لندن روانہ ہو جاؤں گا — اور وہاں جاکر
مائٹن کی تیاری کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم کیا جائیگا کہ مختار کے داخلہ و غیرہ میں کیا کیا ہونا
چاہیے — اور پھر تمہیں لکھ دوں گا کہ بس چلے آؤ — زیادہ آسانی تو اسی میں رہی کہ
پیرس میں تعلیم حاصل کرو — خرواں جاکر دیکھا جائیگا — آجکل چھٹیاں منارہے ہو —
کیا ہوتا رہتا ہے — مختار نے بس بھائی کیا کر رہے ہیں — کتنا دکھا کر رہے ہیں —
سلطان احمد کس انداز میں ہیں — وہ بھی آجائینگے — مگر درابرے ہو جائیں —
یعنی اچھے بزدلوں سے میٹرک پاس کر لیں — بڑے کامیابی سے وکالت کرینگے —
نسرین فاطمہ اور شیرین فاطمہ — صرف پانچ روپیہ — دونوں کے — کیسے گزارا ہو رہا ہے —
عرفان تو تین روپیہ کی آکس کرم ایک وقت میں کھا سکتا ہے — مسمو کا بیکل ٹھیک ہے
معاذ — اور تم نے اکاؤنٹ بنک میں کھولا ہے — مگر پیسے بھی تو زیادہ مقرر
ہوئے ہیں — نہیں — اس کے معنی ہیں کہ سلطان مرے کر رہا ہے — ہے نا —
میں اگلے ہفتے واشنگٹن چلے جاؤں گا — اور وہاں سے خط لکھوں گا —
گھر والوں کو بہت بہت یاد کر دینا اور سدم کہہ دینا —

تفصیل خط اگلے ہفتے میں لکھوں گا — مختار — مددین

سبھائی جان - !
امید ہے کہ ہر طرح خیریت ہوگی۔

یہ مقام - ماہی گیروں کا پرانا شہر ہے - سمندری غذاؤں کا مرکز ہے - اور یہاں میں
نیویارک سے کوئی آٹھ دس روز پہلے اس خیال سے آیا تھا کہ تنہائی اور خاموشی میں کام کر لیا
جائے - حسب توقع کام ہو رہا ہے - یکسوئی اور جمہوریت خاطر کے ساتھ - لندن کی نمائش
بالکل قریب آگئی ہے - مگر کام کی صورت حال اب کہیں جا کر ٹھیک ہو چکی ہے - امید
ہے کہ لندن کی نمائش حسب توقع اچھی ہو جائیگی - امریکہ میں تمام وقت یا تو کام میں یا
کام کی فکر میں گزر گیا - اس میں دن کے بعد سمندری راستے سے لندن روانہ ہو جاؤں گا
اور کافی وزن اپنے ہمراہ ہوگا۔

جولائی کی ۲۸ تاریخ سے اپنی ایک نمائش واشنگٹن کی گیلری میں شروع ہوئی
ہے جو ۲ اگست تک جاری رہیگی - کیونکہ لندن کی نمائش ۵۰ لیے تصویریں درکار ہیں
لہذا کوشش یہ ہے کہ کوئی تصویر یکے پہلیں - لہذا تصویروں کی قیمتیں جان بوجھ کر
زیادہ رکھی گئیں - واشنگٹن کے اخباروں میں اس کا (نمائش کا) شدید رد عمل
ہے - کافی کچھ آچکا ہے - تصویروں کے فوٹو گراف سے لیکر خود اپنے نوٹو گراف
تک - ہر کیف پریس بہت اچھی ملی - خاص طور سے واشنگٹن پوسٹ میں -
ہر کیف - ان چیزوں کا اب وہ اثر نہیں جو پہلے ہوتا تھا - کیونکہ معمولات میں
شامل ہو گئی ہیں - لمحے لمحے ترانے ہیں - اور بہت اچھے ہیں۔

سمان احمد اور ان کی پارٹی کے کیا نقشے ہیں - اب تو ان کا نتیجہ آگیا
ہوگا - خط کا جواب نیویارک ۵ ہفتہ پر دنیا کیونکر جب تک میں نیویارک پہنچ جاؤں گا
امید ہے کہ کچھ اچھی طرح ہوئے - جلد حالات سے متعلق مطلع کرنا - امید ہے
کہ سب صحت و خیریت ۵ سالہ ہو گئے۔

میں - یہاں بالکل مطمئن ہوں - لندن اور پریس کی نمائش ۵ بعد
پھر امریکہ آؤں گا - یہاں بے حساب امکانات ہیں - کام جاری ہے -

مختار - صادق

گلدسٹر - ۲۰ اگست ۲۰۱۳ -

بھائی جان - سلام علیکم -

امید ہے کہ اس سے بیشتر ایک رقتہ ملا ہو گا جو واشنگٹن پوسٹ کے ذرائع
کی نقل کی پشت پر لکھا گیا تھا۔

کافی کام ہو گیا ہے۔ امید ہے کہ لندن کی مائیکروسوفٹ سوشائٹم -
بھیلے دنوں ستارہ روز کام ہوا۔ امریکہ میں پوتے پوتے امریکہ میں بہن بھائی -
بہر کیف - اچھا کام ہو رہا ہے۔

ہر ستمبر کو لندن آئی جہاز سے تیار ہو جاؤں گا۔ تصویروں کے ذریعہ
اور طولانی کرپٹوں کے ساتھ - بیشتر تصویریں فریم شدہ حالت میں جائیں گی۔
آج ایک اور دعوت نامہ ملا ہے۔

ٹیونس سے نکلا دیا ہے۔ سوے کی محوٹا اور ٹیونس کی حصوٹ
سیر و سیاحت کرنے کے لیے جس کا عیادہ مستعد دہانہ پر اپنی ایک اعلیٰ بیانی
کی فائسٹ ہے۔ جملہ اخراجات محض طہیں۔

یہ فائسٹ بہت اچھی رہیگی۔ سیر بھی دل چاہے رہیگی۔
مگر لندن کی اور پریس کی فائسٹ کے بعد ہی وہاں جانا مناسب رہیگا۔
میں جواب میں یہی لکھ رہا ہوں۔ غالباً یہ دعوت پاکستانی سفارت خانہ
واقع ٹیونس کے قوشل سے ہے۔

امید ہے کہ ہر طرح خیریت ہوگی۔ اور گھر کے جملہ لوگ خوش اور
توانا و تندرست ہوں گے۔

مستقاراً — صافیت

ینویارک - یکم ستمبر ۱۹۳۳ء -

صحابی جان - !

سہماں احمد کی شاندار کامیابی پر تمام گروالوں کو مبارکباد اور خود ان کو شاندار
طبیعیات خوش ہوئی - چشم بردور -

پرسوں پلے دل اپنا جہاز بحر اوقیانوس کی موحول میں ہوگا -

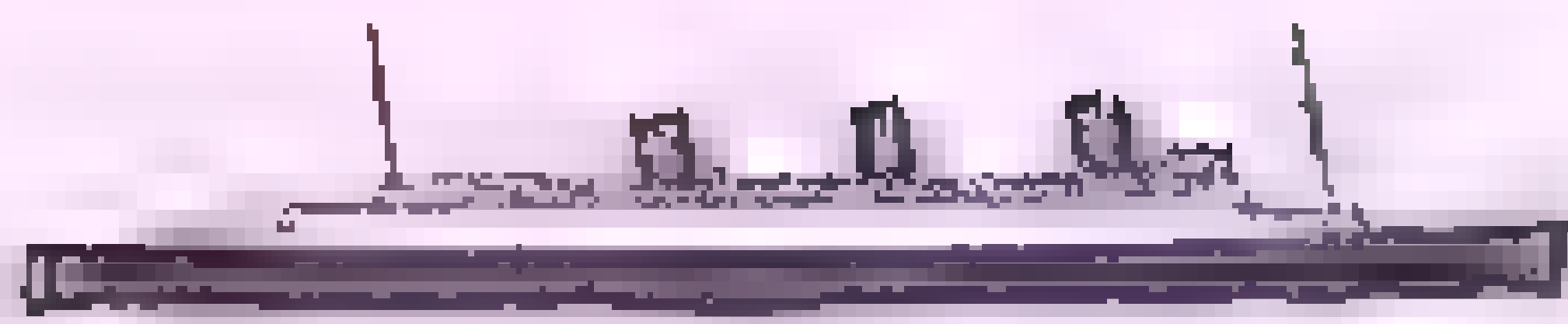
دس ستمبر تک لندن پہنچ جاؤں گا - اگلا خط لندن سے لکھوں گا - کام چھو اور
آگے چل کر رہی ہوگا - انگریز کیس وقت لسٹنگری گیا اور بہت تری مہمانی
کا را - کاروباری علاقے اس دوران میں بند تھے - یہاں موسم آلتو بریکسٹری
سکر اسٹل پر معیاری رہتا ہے - آئندہ آؤ لگا - لندن اور برلن کی نمائندگی
ملا رہی ہیں - بہت سامان اچھے ساتھ ہے - وزن اور زخم - سامان سے مراد
انہوں کے جہاز کا بیماری کرپٹوں سے ہے - کافی رقموں کو پیکر کرالے
میں صرف ہو گئیں -

سمتھارا خط ملنے سے ٹرا الھمیان ہوا۔ مرنے سے کوئی خط نہیں آیا تھا۔
 فکر سو گئی تھی۔ کچھ دن پہلے ایک خط لکھا تھا جو پوسٹ پر نہیں لیا تھا وہ بھی اس
 خط کے ہمراہ روانہ کر رہا ہوں اگر تعلق خاطر کا اندازہ ہو۔

انی لہ ل کی نمائش ۱۳ اکتوبر سے جال موگل اور ۲۲ مارچ تک
ساری ریلی - اُس کے مورائی لہ ل میں جلا جاؤں گا - اور وہاں کچھ دار
نمائش کرتے م لہ ل میں جلا جاؤں گا -

امید ہے کہ طرح پر یہ سبک - تاریخ البالی ہوگی - گو کہ لوگ
خوش ہو گئے۔ مسلمانانِ اہل کی کامیابی پر بھالی جی کو خاص طور سے مبارکباد
دیدو۔ اگر رضی سے ملاقات ہو تو یہ خوشخبری دیدو کہ آج سو یا رکے
رہیں گورنر پیر ڈالہ ہمارے وقت تمام دن رضی کو یاد کرتا رہا۔ اور

مصدقہ
 افسر ایئر فورس
 دہلی
 ۱۱ جولائی ۱۹۴۷ء



QUEEN MARY

شربگ - ۹ ستمبر ۲۶۳

سہائی جان - !

اُمید ہو کہ گھر پر طرح خیریت ہوگی۔

اس وقت اپنا جہاز فرانس کے ساحل پر شربگ نامی بندرگاہ پر ٹھہرا ہوا ہے۔
سفرِ دل حسب گذرا۔ کل لندن صبح جاؤں گا۔ اُمیدیں ہیں کہ حالات اچھے رہیں گے۔
لندن جا کر محمدان احمد کو خط لکھوں گا۔ فی الحال اُن کا داخلہ ڈی۔ جے میں کرادو۔
لندن جا کر یہ چلے گا کہ وہاں اُن کے داخلہ کی کیا صورت ہوگی۔

اُمید ہو کہ سب اچھی طرح ہونگے۔

گھر پر سب خوش و خرم ہونگے۔

لندن جاتے ہی کاموں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ دیکھو کیا نتائج۔
وہاں انیس غائب ۳۱ اکتوبر سے شروع ہوئی اور ۲۴ نومبر تک بارش رہی۔
اور زیاں کیا لکھوں۔ گھر والوں کو بہت بات یاد کرنا اور سلام۔

مختار - صادق

16.9.69

سجائی جان۔۔! سلام علیکم۔
امید ہے کہ کوئی بڑا خرچ خریت ہوگا۔
مجھے آج سب سے آگے بڑھنا پڑا ہے۔ میں نے ایک خط جانا، میں کھانا
امید ہے کہ ملا ہوگا۔ ویسے خرچ خریت ہے۔ مہینہ دو ماہ ہے۔ اور ہوتا رہے گا۔
امید ہے کہ حالات اچھے رہیں گے۔ وہ لوگ جس سے لندن میں اپنی امیدیں وابستہ ہیں
فی الحال لندن میں نہیں ہیں کہیں امید ہے کہ دس بارہ روز میں آجائیں گے تو کچھ آمدنیوں
کے راستے لکھنے کی صورت پیدا ہو جائیگی۔ لندن میں اپنی تلاش ۲۱ اکتوبر سے ۲۵ اکتوبر
تک جاری رہی۔ یہ لکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ امید ہے کہ غائبین ابھی رہیں گی۔
اس سلسلہ میں جملہ قسم کے کام کرنے ہیں۔ بہر کیف سب کچھ ٹھیک ہی ہوگا۔
اور دیگر صورت حال کیا ہے۔ کفر کے لوگوں کی خریت سے مدد ملے کرنا۔

اچھے حالات یہاں اچھے ہیں۔
گھر والوں کو سلام و دعا۔

42, Holland Road
LONDON
۲۶ اکتوبر ۱۹۴۲ء

بھائی جان - سلام علیکم -

امید ہے کہ یہ خط آپ کو پہنچے گا، صحت و عافیت کے ساتھ۔

میں قلم - - - لکھنا چاہتا تھا مگر

بیماری سے لگے اور کئی دنوں تک درمیان میں بیٹھ کر، کئی ایک صبح انھی طرح ہوئی۔
تو آخر کار میں نے یہ خط لکھ کر آپ کو بھیج دیا ہے۔

یہ خط آپ کو پہنچے گا، امید ہے کہ آپ اس سے بہت خوش رہیں گے۔
میں یہ خط لکھ رہا ہوں کہ آپ کو کچھ یاد ہے کہ میں نے آپ کو کچھ یاد کیا ہے۔

میں نے آپ کو یاد کیا ہے کہ آپ نے آپ کو یاد کیا ہے۔
اب صبح میں سو جاؤں تو آپ کو یاد ہے کہ آپ نے آپ کو یاد کیا ہے۔
اب صبح میں سو جاؤں تو آپ کو یاد ہے کہ آپ نے آپ کو یاد کیا ہے۔
اب صبح میں سو جاؤں تو آپ کو یاد ہے کہ آپ نے آپ کو یاد کیا ہے۔

تو آپ کو یاد ہے کہ آپ نے آپ کو یاد کیا ہے۔
اب صبح میں سو جاؤں تو آپ کو یاد ہے کہ آپ نے آپ کو یاد کیا ہے۔
اب صبح میں سو جاؤں تو آپ کو یاد ہے کہ آپ نے آپ کو یاد کیا ہے۔
اب صبح میں سو جاؤں تو آپ کو یاد ہے کہ آپ نے آپ کو یاد کیا ہے۔

اب صبح میں سو جاؤں تو آپ کو یاد ہے کہ آپ نے آپ کو یاد کیا ہے۔
اب صبح میں سو جاؤں تو آپ کو یاد ہے کہ آپ نے آپ کو یاد کیا ہے۔

اب صبح میں سو جاؤں تو آپ کو یاد ہے کہ آپ نے آپ کو یاد کیا ہے۔
اب صبح میں سو جاؤں تو آپ کو یاد ہے کہ آپ نے آپ کو یاد کیا ہے۔

اب صبح میں سو جاؤں تو آپ کو یاد ہے کہ آپ نے آپ کو یاد کیا ہے۔
اب صبح میں سو جاؤں تو آپ کو یاد ہے کہ آپ نے آپ کو یاد کیا ہے۔

اب صبح میں سو جاؤں تو آپ کو یاد ہے کہ آپ نے آپ کو یاد کیا ہے۔
اب صبح میں سو جاؤں تو آپ کو یاد ہے کہ آپ نے آپ کو یاد کیا ہے۔

اب صبح میں سو جاؤں تو آپ کو یاد ہے کہ آپ نے آپ کو یاد کیا ہے۔
اب صبح میں سو جاؤں تو آپ کو یاد ہے کہ آپ نے آپ کو یاد کیا ہے۔

PARIS
11 | x | 63

کھائی جانی ہے۔

اسیدھے کھڑے ہر طرح پریت ہوگی اور صبر و بردباری
مندرست اور خوش و خرم ہوں گے۔

میں گزشتہ اوار کو رہیں آیا تھا۔ تصویر دہشت کرنے کیلئے برس
دیا میں مسرت سے رہا۔ سہل و آسان اور سبک و آسان۔ مگر صورتِ حال
کچھ ایسی تھی کہ آنے کے دن ہی ایک خاکہ درخت کیا، اور پھر دس دن
سہی اور پھر تیس دن ایک روز غنی تصویر ایک سیکرٹے حریف اور
کل شام یہ معلوم ہوا کہ اور بھی کوئی تصویر کئے والی ہے۔ ہر کہنے والے
تھکے ہیں۔ طبیعت بھی تھک چکی ہے۔ لندن کی ٹرانس کے ۲۰ دن اور
ماتمی میں۔ کل لندن چلے جاؤں گا۔ لندن میں ایسا وہی تہہ ہوگا جو پہلے تھا
اے اچھا جا۔ کئی کچھ عجیب و غریب کہیں ہیں۔ ہر کہیے۔

غیب کی مدد شامل حال معلوم ہوتی ہے۔

گھر والوں کو سلام اور دعا۔

لندن جا کر کھر خط لکھوں گا۔

صادق

42, Holland Road,
London W.14.

14.X.68

بھائی جان! سلام علیکم۔

کل صبح برس سے لندن آیا تو سمجھا راحط اور بچوں کی تحریریں مہلے۔ اور اطمینان ہوا۔
— میں نے برسوں برس سے بھی خط لکھا تھا۔ اس خط سے اپنی خوش حالی کا اندازہ
ہو گیا ہوگا۔ مگر خوب سے خرچ کیے جا رہے ہیں۔ تصویریں فریم کرائی گئیں کوئی ایک ہزار
روپیہ آج فریم کو دیدیے گئے اور باقی اپنے اخراجات۔ وہ مدت پوچھو۔ پاؤں میں
تکلیف کیوں ہے ایک فلائنگ راستہ بھی ٹیکسی ہی میں گزرتا ہے۔ باقی چیزوں میں بھی
یہی تماشہ ہے۔ وقت اچھا گزر رہا ہے۔ زمانہ میں وہ لطف آ رہا ہے جو جو سے
(نمائش) میں آتا ہے۔ دکاندار نمائش کی رہتی ہے۔ امیدیں اچھی ہوں گی۔ برس سے ہم
لوگ ای ٹاکنس دیکھنے آہنگے۔ اپنی برس کی نمائش وسط جنوری سے شروع ہوگی۔
انٹر ویو آن میں انگلستان میں ایک اور نمائش طے پاگئی ہے۔
پہلے ہفت روزہ کی لندن آئے ہوئے ہیں۔ کہ صبح کا بختر چلے گئے ہیں۔ برسوں آجائے
عالمی دھڑن میں اراکوں کی خاص بات ظہور میں آئی تو پھر خط لکھوں گا۔
گھر والے کو بہت بہت یاد کر دینا اور سلام و دعا کہہ دینا۔
کتوبر خط ڈاک خانے کے ڈیسک پر لاکھ رہا ہوں ابنا بچوں کے خطوط کا جواب
ہاں سے ہاں لکھ رہا ہوں۔ مگر کسی دل لکھوں گا۔
خیریت سے مطلع کرو۔ اپنے حالات IDEAL ہیں۔
فتنہ - صدا

London $\xrightarrow{W. 14}$

4-22-12

2066/6

المثلثات المتشابهة

41. *Junco*, *L.*

Bois de France

بروز ہفت روزہ کے مصلح اور ناسور

یہ اسرارِ اعلیٰ ہوں کہ
میر سے لیا انہیں اگر ادا کیا ہو

۱۲۰۰ یوگانی اندامی خورده اند و در این میان ۱۰۰۰ نفر کشته شده اند.

انجمن ذراکات - گزینہ اولیٰ کو مادیات چولہ -

2nd Feb 1861

(Handwritten signature)

اگر ان کو امتحان ہو سکتا ہے
ان کا سر عطا اللہ / امریکہ سے اس کا اسم اس کے ساتھ

چونکہ ایک کچھ دنوں کا تھا۔

the line

London

30/1/63

بھائی - - - - -

الکلیت میں - - - - -

لنوا - - - - -

ان شاء اللہ اگلی مرتبہ سرکار کے لئے - - -

میں سے ان کے لئے اور ان کے لئے - - -

اس کے ساتھ ساتھ ان کے لئے - - -

اس کے لئے - - - - -

اس کے لئے - - - - -

اس کے لئے - - - - -

London

6.11.63

جانی جان۔
امید ہے، نظر پر طرح خیریت ہوگی۔

ہفتوں دیر سے بدیریں ونگلی پوری ہے، چرنام بریں ہی میں
یگا۔ انہیں میں فی، نہ پنی ایک اور فاشس چرچے خواہ ہمارے
نہک جاری ہوگی۔ بریں جاز کیا ہو، ہر۔ کچھ نہیں معلوم۔
امید ہے کام ہوگا۔ و غوب ہوگا۔

او میں خطا بریں سے جا ہی لکھوں گا۔ خط لکھنے کیلئے
بریں میں چلے آئے امید ہے۔ بدیر خیریت ہے۔

بہتر ہوگا۔

بہتر ہوگا۔
خط لکھوں۔

20, ALEPHIE PAPERBOUR
20, ALEPHIE KLEBER,
PARIS.

صاف ہوگا۔

A 22

Sender's name and address

SADEQUAIN,
42, Holland Road.
London W. 14



AN AIR LETTER SHOULD NOT BE
ENCLOSURE; IF IT IS, IT MUST BE
MARKED "ENCLOSURE".



SYED HAZ-EMAN AHMAD SAHAB,
Sibtain Manzil, B Road
Chowrangi, Nazimabad,
KARACHI.
(Pakistan)

PARIS

11. 12. 63

سجائی جان رہا

اُس روز لندن سے یہ روز بہت بہت یہ رُقعہ دانہ پیا تھا۔
اُمید ہے کہ جلد ہوگا۔

تھا وہ سب روز مہلت اپنی اپنے اور شش برس کے میوزیم آف
مڈل اینڈ کے سوسائٹی ہے۔ یہ روز یہی ہنر ہے۔ فائنٹ جو
ہرگز اہم۔ تو روز روز میں سے ایک ہے اس میں میں بھی شامل
ہو گیا ہوں۔ عجیب اتفاق ہے۔ نمائش کا نام ہے

V^e SALON

↑ (GRAND et JEUNES D'AUJOURD'HUI.

- Musée d'Art Moderne de la Ville - de Paris)

سیاں اہم ترین نمائشوں کو بیاہ کہا جاتا ہے۔ وہاں نمائش کا نام ہے
لے آر جیکل کے تذکرہ اور جوان رالو میں سے جس سے کم عمر میں ہی ہوں۔ مافی
جملہ آٹا لوپ اور کہہ کے مشہور ترین آرٹسٹ ہیں۔ سن ۱۹۵۵ میں سے
کئی ایسا تھاں ہے جس کا نام میں نے بے شمار مرتبہ نہیں نہ فرسٹ ہونے پر کہت ہے
اپنی شمولیت اتفاقاً بجا ہے۔ یہاں پر ۵۰ سال کا آدمی بھی جوان مانا جاتا ہے
لندن میں اپنی ایک اور نمائش جاری ہے جو ۱۹۶۱ء سے جاری
جاری ہوگی۔

یہ میں میں اپنی نمائش ایسٹر کے فوراً بعد ہوگی۔ اُس کے لیے کافی کام

- قلم: ۹۹ - آخر - قلم: ۹۹ - آخر -

کرن ہوگا۔ ہر من امتیازی منہ کا مقام ہے۔ ممکن ہے کہ سکون و رحمت
سے کام کرنے کے خیال سے ورنہ علی فرانس کے کسی گاڑی میں جہد جاڑے۔ کام
بھی زیادہ ہوگا اور اچھا ہوگا اور سے بھی زیادہ خرچ ہائیں ہوں گے۔
اب انہا گزرا ہوا تصویروں کے بچے پر ہے۔ بہر کیف گزراؤات
سورس ہے۔ امید تو یہی ہے کہ اچھا ہی رہے گا۔

اینا فرانسیسی گڈرٹسٹ اچھا۔ ناموت اور با ووقی دی ہے۔
کام کرنے کے لئے برس سے باہر ہی جہد جاڑا گا۔ چھارہ گا۔ یہاں
بلدوجہ میں کافی وقت اسے ادم اور کچھ نہ کرنے میں بھی خرچ
ہو جاتے ہیں۔ بہر کیف کام ہوتا جا رہا ہے۔ اور امید ہے کہ ہوگا۔

برجہ یاد ادا۔

اور دیگر احوال کیا ہے۔؟

اسد ہے کہ گھر پر رہا ہے سے فراغت ہوگی۔ سب خیریت سے
ہوں گے۔ تندرستی اور خوشی کے ساتھ۔ سمان احمد۔ سلطان احمد
نسرین فاطمہ، شیرین فاطمہ۔ عرفان احمد اور سیمین فاطمہ کو بہت
بہت دعا اور پیار۔

حسن کے بارے میں تم نے لکھا تھا کہ کالج میں داخلے لیا ہے۔
یہ اچھا کیا۔ اسد ہے کہ بڑا ہی چھی ہو رہا ہوگی۔

سجانی جی کی طبیعت اچھی ہوگی۔
باوا اور اماں کی صحت آئندہ ہے کہ اچھی ہوگی۔
سب کو سلام کہدو اور یاد کردو۔

اور زبان کیا لگاؤ ہے۔ ہاں! رضی کے کیا حال ہیں؟ طبیعت کیسی ہے؟
صحت کیسی ہے۔ میں جب آؤں تو کچھ دھندلا ہو رہا تھا۔ امید ہے کہ اب تندرست
ہوگا۔ یاد کردنیا۔ چھوڑے رہوں کیسے ہیں! یاد کردنیا اور بہتر کہد دنیا۔

تمام میں تلاش کی مگر وہاں وہ چیز ملی نہیں۔ ممکن ہے کہ وہاں اس چیز کو کچھ اور کہتے ہوں۔
کیونکہ میں نے اپنے کسی کچھ منہ کا تھا۔ اب تک نہیں لکھیں سکا ہوں۔ بہت شرمندگی اور افسوس ہے۔ ایک لڑکھنڈی میں

PARIS

25.XII 63

۱۔ صدیقی سماں

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ میں نے یہ سب کچھ
سنا ہے۔ میں نے یہ سب کچھ محسوس کیا ہے۔
میں نے یہ سب کچھ جانتا ہوں۔ میں نے یہ سب کچھ
سمجھ لیا ہے۔ میں نے یہ سب کچھ تسلیم کر لیا ہے۔

اسٹریٹ کے فوراً بعد پریس میں ای ایک نمائندہ ہے۔ در
اعلیٰ مقام کی اس سے تصور اور عقیدہ۔ پریس کی مداخلت میں
اُس کے دو کچھ کا اور دو کچھ کی امید ہے۔ یہی کہانی تصور
فروخت کر ملی تو معہ ہر حال کہ ہر ماس میں مداخلت ہے اس
ساتھ سے کچھ جاکام کر اور اس سے کچھ رشکھ کام آئی جائے
میں خیال زیادہ کام نہ پائے گا۔ اس بارہ اچھا ہوگا۔ مداخلت
سوائے وقت اور طب حرام۔ کہیں اور کچھ نہیں کر رہا ہوں اس کی
وجہ سے اس پریس میں اہم پرکار لڑی اسٹوریٹو نہیں ملتا ہے زیادہ
اور ہفتہ کام کر رہے ہیں۔ یہ سوج رہا ہوں کہ پریس سے باہر کسی
سیکشنی اور جموں کے حلقہ حادث اور کام کر رہے ہیں اور ماس

سے کچھ دور پہلے برس آخاؤں۔ محکم سے حوٹی راس
 کے کسی گناہ میں آئے دلائی دکر دیکھنے اور کام کیا جائے۔
 یا کہیں دور کرکے۔ ہر سال کے مقابلہ میں
 رخصت و بادہ ہوگا جو کہ نے مارچ کے۔ یہی ہوتی ہے کہ
 اس سبب اور شیخ شہر میں (موسمی انداز) گاہے
 گاہے ہوتی رہتی ہے اور اس حد تک کہ راجست اور مراد
 کے ساتھ لوہا دیا ہے۔
 سردی بہت ہو رہی ہے۔

آمد سے کہ آیا مار مانہ اچھا ہی ہے۔ ہر اور ٹھٹ کی مرد
 ہے۔ اکثر و بیشتر لہذا یہ سا ہے۔ اچھا ہی ہے۔ حوری
 مردی مارچ۔ یہ میں ماہ تصویریں بناتے ہیں۔ یہاں جاتا
 ہوں۔ اس کے لئے ماتی حالات دیکھنے جائیں گے۔
 یہ پہلے ہی لکھ چکا ہوں کہ اب دو برس کے دور میں
 ماڈرین آرٹ میں عصر حاضر کے بڑے بڑے مصوروں کا سہارا
 ہوتا ہے۔ اور اس میں عیسائی طور سے اسی تصور میں تمل
 ہے۔ یہ عائشہ ہر جنوری تک جاری رہے گی۔
 میں اس پینے کی بڑی ریخ کو ہاں آیا ہوں۔ آئے کے لئے
 سمجھو کہ سارے گیارہ سو روپے یہاں حراہ عیب سے اپنے
 پاس آئے۔ لہذا کی دوسری عائشہ کما کچھ نہ نہیں کر کیا ہوا

اُن پر تو جھڑک کر - دو کہیں - انچھو - ہے گا - نامہ میں
 ہیں - ہر کیف صبر کو دعا دیار - اور بہت یاد کر رہا -
 مادہ ادا - اماں کی ہمت - یہ ہے - یاد کرو اور سلام کہو
 سچو اور حشر اُمید ہے کہ - سچو اور حشر اُمید ہے کہ -
 اور خوش و خرم ہوں گی - اگر دستِ یار کرتا ہوں - سلام کہو -
 اور اہل شہر کے کیا حالات ہیں -
 اُمید ہے کہ سب بھرت ہوں گے
 تفصیلی خط لکھ کر دریا آٹھناں ہو گا -
 رضی سے لیکر لطف محمد تک کی چربش -
 اور پیادہ کیا لکھوں - ا - مختار احط ملنے کے بعد لکھوں گا -
 اُمید ہے کہ اس وقت تک - ہوا ہوا - ہوا ہوا - ہوا ہوا -
 کوئی نفع ہر یک حائے پاکیزہ اور -
 محمد را - صاف

Clo Galerie PRESBURG
 20, Avenue KLEBER
 PARIS

PARIS

27 XII 63

سدا کی جان! -
درام علیہ

لہذا سے خط آ رہے ہیں۔
ہاں تو لوگوں تک سے خط آ رہے ہیں۔
نصف سے کہ کرانی سے کڑی خط ہفتوں پہلے اور کسی کا بھی نہیں۔
ہر گزب - خط یہ اس کے دور سے مل کر ہے۔ اس وقت کو دیکھتے ہیں
خط آگھو اور حیرت سے مطالعہ کرو۔ ایک دم
آج گیلری اس حال سے گنا گنا کہ گھر کے آگاہوں کی خط ملے گا۔
نہیں ہیں کئی گزوں کے خطوط ملے لیا کر کرانی سے کوئی خط پہلے تھا
حیرت گیلری خط لینے لگا تھا لیکن اہل حال سے ہی آتے
رقم لڑتی ہیں آگے۔ زمانہ نہیں۔ صرف ۵۰۰ روپیہ پرستی
نے لائی اس پر خریدی تھی۔ پہلے کی تا اب وہ کس اور کس پر
بہل کی ہے۔ اور ساٹھ میں ۵۰۰ روپیہ کا ایک نوٹ بھی رہا ہے
جو بالکل ۵۰۰ روپیہ کی برابر ہوئے ہیں۔ یعنی پرائے پاس ہزار
روپیہ۔ ہر کیف۔

برس میں ایک محلہ، بسا ہے جو برس کے اُمرام، روستا اور
 امت کی فائر غم انگیز گونجوں پر خیر ہے۔ یہی جب کوئی یہ کہے کہ میں
 والدین گھلی میں رہتا ہوں جو اس محلے کی پوچھ لو اس کے معنی ہوتے
 ہیں کہ ماسر اس کی پوچھیں، راسر میں دیا سور بھی بھیجا ہوا ہو گا۔
 ایسا ایک آدھ مرتبہ آدھ سے کہہ رہا ہے اور بس۔
 لیکن آج دوبارہ کے لود۔ ایسا پیام اُسے محلے کے ایک ایسے
 گھر میں شروع ہوا کہ گاہا حال درخشاں لگا سو۔ براخ۔
 اور بر تارڈ بڑے کی کوئی تشو تصویریں لگی ہوئی ہیں۔ اور یہ
 برس والی ڈانچن، اولادنگ، ڈوٹی۔ متیشیں ویرہ کی
 اور سب سے اہم لوگوں کی۔ سیکڑوں تصویریں جس میں نقوش اجیر
 کی قیمت پچاس ہزار پونڈ کے اوسط تک ہوتی ہے۔ اس گھر میں
 موجود ہیں۔

یوں سمجھو کہ برس کی پوٹروازی میں ایسا محلہ دخل
 شروع ہو رہا ہے۔ دیکھو۔ کیا شاہ ہے۔
 کتنا ہر ماں ہے یہ بزرگ برس جو برس کی اسٹارٹ کیجیے
 کے متولیوں میں سے ہے۔ اللہ اس کی عمر اور دراز کرے۔
 یہ برس وہ مقام ہے جہاں دنیا کے ہرے سڑے آ رہے ہیں
 بھوکے سڑے اور ۲۰ سالہ ہڈی میں اگر کسی کی عمر پانچ سو کی
 نو اس نے سڑے میں اچھے دن تھی دیکھ لے۔ وہ بھی کسی ہے۔

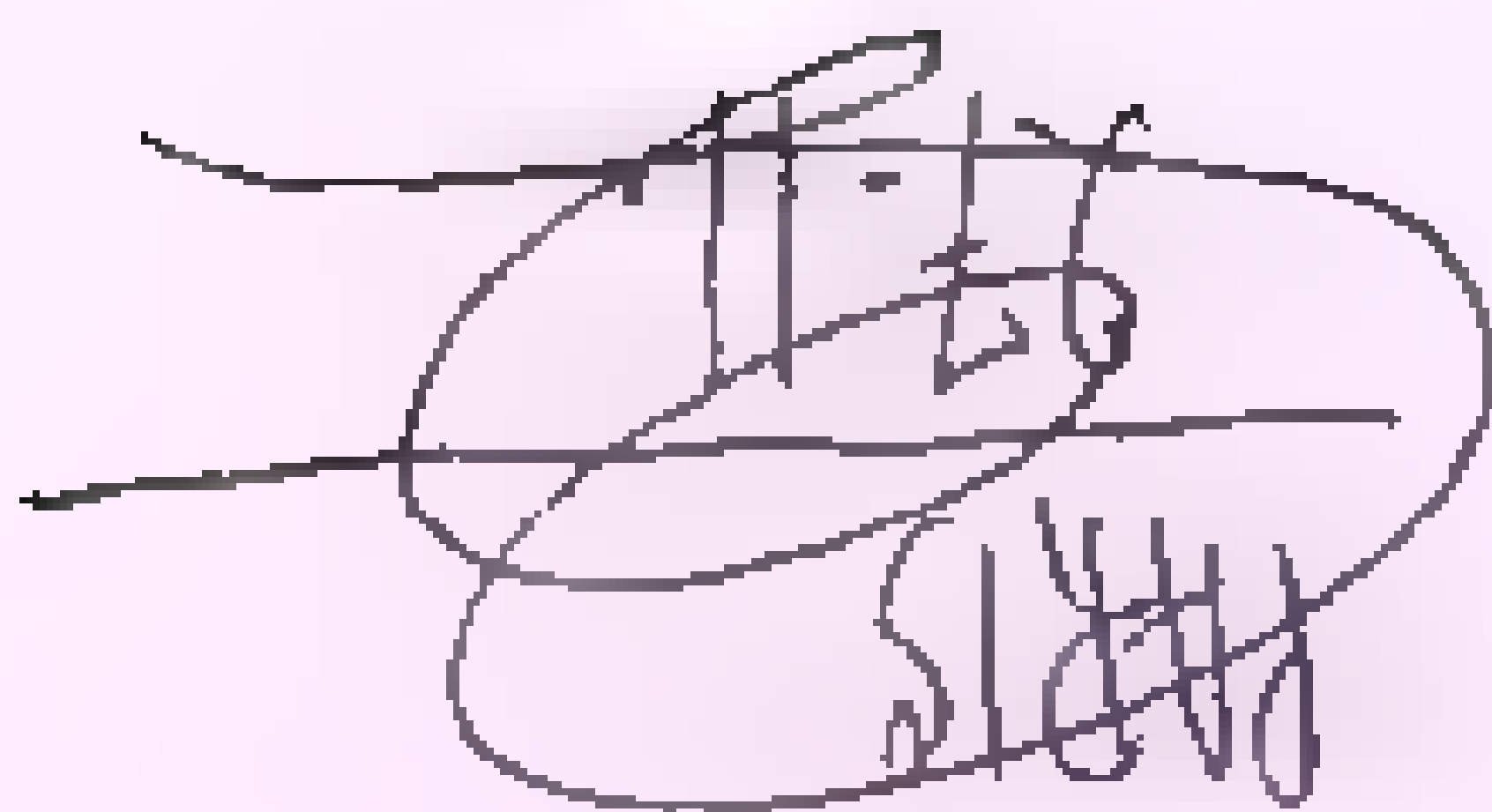
اگ کہیں سے ملے ہوتے ہیں تو عیب کی مدد ہوتی ہے۔
 اور جب کہ میری تصویریں بھی یہاں ہیں۔ یہ تو سال
 گذشتہ کے چند اسکین ہیں جو کام چلا رہے ہیں۔ بدن
 سے تصویریں آجائیں تو اچھا ہے۔ اگورڈ کی آواز سے
 ہونی چاہیے۔

جلد ار جلد کام چالو کرنا چاہتا ہوں۔ میں تصویریں
 ادھا ڈھنڈھ لے رہے ہوں۔ لگا تا رہتی جا رہی تو کم از کم
 روحانی طور سے تھک رہی ہوں۔ اور اگر اس کے
 بعد ہو تو اس میں اتنی آواز اچھا اثر ہوگا۔
 مگر یہ خط آئے تو اطمینان ہو اور کسی کے ساتھ
 کام کرنے کی ذمہ داری بہت کم ہو۔ خط آئے کہ وہ سے
 تعلق حاصل ہے۔ تعلق خاطر ہے اگر نری میں ترجمہ
 کے ناموں۔ تقریباً growing concern
 میں اس میں استعمال کیا ہے۔ Anxiety
 میں اس میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ اس کے میں
 میں نہیں ہے۔ اب اس کے بارے میں تعلق خاطر نہ
 ہونے کے میں عدم ادا کی محنت لے رہے ہیں۔ اس لئے
 وضاحت کر رہی ہوں۔ اس کے بارے میں گفتگو کرنا تو یہ
 وقت نہیں ہے۔ اس کے بارے میں گفتگو کرنا ہے۔

ہر حال - اُمید ہے کہ طرح جیت ہوگی -
 نئی الحال اور رتہ کی کیا لکھو؟
 مگر والوں کو یاد کر دیا اور سہم کیا دیا -
 دعا میں کیا دیا -
 اُمید ہے اسی طرح جو میں نے کل لکھا تھا مایا گیا ہوگا -
 اس میں حالات کی تفصیل تھی -
 ہر حال - خط لکھو - اور ایک دم -

تمہارا - صادق

C/o Galerie de Presbourg
 20, Avenue Kleber,
 PARIS



1993

PARIS

3/1/64

سجائی جانے!

مآلا ح آج گھر سے حط میل کرا لھینا ہوا۔
کام ستر دم ہو گیا ہے۔ صوربہ حال کی اسوقت ہر
کی اطلاع گزشتہ حط سے مل گئی ہوگی۔ ریدگی ریشم
اور کم حواب ہو رہی ہے۔ بڑے بڑے سیکڑوں سے
مللاتاں ہو رہی ہے جس کے کلیکٹس میں سیران
اور واں لگا اور لک سو ویرہ کی تصویریں شامل
ہیں۔ یہ جہاں دیدہ لوگ میرا کام بھی بے ذکر رہے
ہیں۔ یہ آئندہ یہاں ہو پیوالی مدظم نمائش کے
سلسلے میں ترتیب و تنظیم ہو رہی ہے۔ فنا لئیر
اور اسباب لوگوں سے واسطہ اور تعلق۔ یہ
سب سے اہم لوگ ہونے ہیں اور کریٹک ویرہ
ان کے ہاتھ میں ہوتے ہیں۔

آرٹ مارکیٹ کا تمام کھیل بھی لوگ کھلتے
 ہیں۔ بینکر لوگ۔ بعض اوقات انڈسٹری
 میں پیسہ لگانے سے وہ شدید اور بھرپور
 نفع پہنچا ہوتا جو کسی سیٹر کی شہرت
 بنا دینے سے ہوتا ہے۔ بہر حال۔ اب
 فنانشیروں تک اپنی رسائی ہے۔
 — ایک اطلاق اور سنو۔

آج صبح اپنے پاس اچانک اور غیر متوقع
 طور سے بالکل یونہی یعنی بغیر کسی تصویر
 کے۔ ایک ہزار روپیہ کی نقد رقم آئی۔
 — یہ دنیا کا سب سے زیادہ سنگدل
 خط ہے۔ یہ سب سے بڑا جرم ہے۔ آسان،
 کمائی۔ آسان ہی مشکل ہے یہاں مگر بس وہی
 بات ہے کہ ہر ایک رند کی ہوتی ہے عیب سے امداد

آخر۔ تمہارا خط آج آنے سے جو بہت
اظہیان ہوا اور دیگر افراد کی خرد عافیت
معلوم ہو کر یک گوہر تسلی ہوئی۔

میں کل صبح کی گاڑی سے بروکسلز
(بلجیم) جا رہا ہوں۔ پرسوں یہیں تو اُس
سے اگلے دور واپس آ جاؤں گا۔ خط فوراً

گیری ہی کے پتہ پر لکھنا۔ میں براہ راست سے
بہت مشکل تک واپس آ جاؤں گا اور کیونکہ
اب یہاں آرام و آسائش کے ساتھ کام کرتے
کا بندوبست ہو گیا ہے لہذا آنے ہی کام
شروع کر دوں گا اور امیدیں قوی ہیں کہ
اچھا کام ہو گا۔ اس مہورت حال میں
جنوبی فرانس میں جانیک کوئی ضرورت

نہیں۔ ہر لکھت۔ بیرس کے ہاتھوں سے
میں اپنی شہریت کا کہ حق کراچی میں
کا کافی خرچہ ہو گیا معلوم ہوا ہے۔

چلو خیر اچھا ہی ہے۔ صرف طبیعت کھڑک
رہی چاہیے۔ سردی اس پر شبہ کچھ زیادہ
ہی ہے۔

اور زپاں کیا لکھوں۔ ہر طرح خیریت
ہے۔ اور غیب و آسماں کی مہربانی ہے۔
گھر والوں کو بہت یاد کر دینا۔
اور باقی آئندہ لکھوں گا۔

پیرس آنے کے بعد سے خط لکھنے کا سلسلہ
اور آنچ کچھ بڑھ گئی ہے۔ پیرس خط لکھنے
کا ماحول بھی بدلا کرتا ہے اور ڈاک خانے
کا چکر نہیں بلکہ کسی کیفے میں بیٹھ کر، کاندہ
میں لیکر اور وہیں سے نفاقہ اور ٹکٹ
لیکر اور وہیں سپرد ڈاک کر دیا جاتا ہے۔
یہاں کیفوں میں بیٹھ کر نادرل لکھے جاتے ہیں۔
نقطہ۔ مہادیپ

بھائی جان سا

امید ہے کہ ہر طرح خوش حالی و آسودگی ہوگی۔ صحت و سلامتی، ہنسی اور خوشی اور چہل پہل کے ساتھ بود و باش کا انداز ہوگا۔ دو تین روز ہوئے کہ تمہارا ایک اور خط ملا تھا جس سے تفصیل کے ساتھ حیرت منہم ہوا کہ اطمینان ہوا۔ میں اس اثنا میں بچیم جانے کی بجائے لندن چلا گیا تھا۔ دو روز وہاں قیام رہا؛ وہ صاحب جس سے چیک لینے کے لیے میں نے لکھا تھا سو اتفاقاً آئرلینڈ دور سپر گئے ہوئے تھے۔ لندن جانے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اُن سے چیک لینے کا بھی ارادہ تھا جو اُن کے دورے کی وجہ سے پورا نہ ہو سکا۔ ہر کیف اب یہ کام خط کے ذریعہ کیا جائے گا اور ظاہر ہے کہ اس میں کچھ دیر لگ جائیگی۔ جر۔ میں لندن میں زیادہ بکیر نہیں سکتا تھا کیونکہ پریس میں کاروباری طور پر کافی حد تک مشغول ہو چکا ہوں۔

یہ اچھا کام ہے جو بچوں کے قد کھنڈ دیتے ہیں۔ یہاں پر بڑی اچھی چیزیں اُن کے کام کی نظر آتی ہیں مگر سوال یہ ہے کہ روانہ کیسے کی جائیں۔ اگر اتفاق سے کوئی آری کھلی جاتا ہوا بھی ہوتا ہے تو خود اُس کے پاس سامان اتنا ہوتا ہے کہ حتماً کہ ہوائی سفر کی حد میں ہو سکتا ہے لہذا کیسی سے کہنے کو بھی دل بہنیں تیار ہوتا۔ ہر حال، کوشش رہیگی۔ سلطان احمد کی وہ غضب ناک شیروانی تو اُن کے جھوٹی چوگئی ہوگی مگر انہیں کیا فکر! کیونکہ سلطان احمد کی شیروانی اُن کے فٹ آجائنگی اور خود اُن کی عرفان احمد کے کام آئے گی۔

میرے خیال میں، اپریل کے پہلے میں تم خود ہی ہفتہ دہفتے کے لیے پریس کیوں نہ آ جاؤ۔ اگر چھٹی مئی میں دھڑاری ہو تو بادا کو بھیج دو۔ مرننگٹ کا خرچہ ہے اور اگر بیرون زر مبادلہ کا کوئی ٹریڈنگ ہو تو وہ بھی لے لو۔ بچوں کے لیے کچھ چیزیں لینے کی ایک صورت یہ بھی ہے۔ مسند یہاں سے روانہ کرنے کا ہے، خریدنے کا نہیں ہے۔

اپنی بود و باش اچھی سہ رہی ہے۔ رقص و رنگ اور موسیقی ہے۔ کام کرنے کی سوجھ بوجھ پوری ہو کر اب باقاعدہ کام شروع ہو گیا ہے۔ بہت دنوں کا تعطل ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ کچھ اچھی تصویریں مل جائیں گی۔ اگرچہ فی زمانہ ہر طرف آرٹ کا بازار ممتد اُٹھ رہا ہے، تصویروں کی خرید و فروخت میں بہت کمی ہے لیکن اس کے باوجود کام چل رہا ہے اور بڑی فراوانی کے ساتھ۔ یہ اظہار کہ لندن میں اپنی دوسری نمائش میں کوئی تصویر کی سٹیج نہیں ہے۔ اُس میں اپنی کوئی تصویر نہیں کی۔ بارہ تو کئی تصویریں بھین ویاں۔ مگر واہ رے پریس! اپنا تو لندن میں بھی گزارا پریس ہی کی آمدنی سے ہو رہا تھا جو غیب ہی کی طرف سے سٹیج۔ ہر لو۔ کام چل رہا ہے اور خوب چل رہا ہے۔ اپریل میں یہاں نمائش ہوگی۔ منتظم قسم کی۔ امید ہے کہ اچھی رہیگی۔

(کئی ملک یہ خط لکھتے لکھتے یہاں رہ گیا تھا)

۱۳ جنوری ۶۴

پیارے سلطان احمد!

آج برف باری وہ بھی شدید قسم کی ہوتے ہوئے جب تمہارے چچا جین برف باری کیوجہ سے گالہ بنے ہوئے

دیسے ہی گیری بھیجے تو تمھارا خط ملا۔ اُس فی فی میں تمھارے بابا صاحب کا بھی رُقعہ تھا۔ (رُقعہ چھوٹے سے ریرے کر کے ہیں۔ جانتے ہی ہو) ہر کیف بڑا ذکر مشرت ہوئی۔ کیا بوٹ ہے۔ لطف آیا۔

شدید سردی۔ تند ہوا۔ بس ٹھنڈا ہے۔ مگر اپنا کمرہ گرم ہے۔ اور وہاں سے، خُدا کاوں کو چھوڑ کر میں رات میں سہیں غلط لکھا جا رہا ہے۔ بس کچھ بوجھوت۔ کیا حالات ہیں۔ اچھے ہی ہیں۔ رنگ ہی رنگ ہے۔ ختم لوگوں کے لیے بہترین کپڑے برس کی دکانوں کے شوکیوں میں رکھے ہوئے ہیں۔ کیسے کیسے جیکٹ ہیں جس میں تم فٹ ہو سکتے ہو مگر سوال یہ ہے کہ روانہ کیونکر کیے جائیں۔ اباجی کو بھیج دو تو وہ ساتھ میں لاسکتے ہیں۔ اباجی سے پرس میں آنے میں جو گلیم ہے اُس کا اندازہ کر سکتے ہو۔ کہاں گئے ہیں؟ "اجی! پرس میں گئے ہیں"۔ پرس؟ بات جتنی ہے یا نہیں۔؟ جتنی ہے۔ ہاں۔ اور کیا صورت ہے تمھارے لیے یہ رنگے ہوئے جیکٹ دیرہ روانہ کرنے کی؟ ورنہ ایک دن تم خود ہی یورپ آؤ گے۔ جو چاہنا ہے لے لیا۔

تم نے لکھا ہے کہ سیمین فاطمہ "السنہ" اور "بلکہ" کے استعمال میں یہ طوں رکھتی ہیں۔ اپنے انداز میں مرحومہ ماما امینہ جو ماما معشوق حسن کی زوجہ اور ماموں منیر حسن کی والدہ تھیں، سیمین فاطمہ اُن سے اور سادہ ہی لے لے کر برس کی چل بلی، اُلٹا لڑکیوں سے ملتی جلتی ہیں۔ "بے شک" اور کہنا سیکھ لیں۔ ہر مورد بات پر۔ یا رات پر تو سمجھو کہ "ماما" کو مات کر گئیں۔ ویسے انداز واد میں برس کی وہ لڑکیاں جو "ناٹا" میلے، (رقص) کئی دکھا رہی تھیں سیمین فاطمہ دلے پور اور انداز دکھا رہی تھیں۔ سنہائے کر بیشتر وقت آئینہ کے سامنے ہی گذارتی ہیں۔ اُن کے لیے ایک قد آدم آئینہ کی ضرورت ہے۔ تمھارے خط سے یہ معلوم ہو کر کہ قد و قامت میں کچھ نیپ رہی ہیں۔ اطمینان ہوا۔

مُغرم ماما۔ کچھ نہیں۔ آؤ گے تو تیرے چلے گا۔ اماں جی سے مت کہنا یہ بات۔ تیرے ہنسنے میں مریں ڈال کر۔ پیچھے کو کیوں خراب کر دیتی ہیں۔ زانیہ ہو تو اچھا ہے یا اُس میں کچھ اور ہو مگر موندنا۔ وہ بھی کتنی سوتی نہ ہوں۔ اچھا خر۔ یہ نسخہ اچھا ہے۔ تمہیں بھی اطمینان ہو رہا ہے اور تمھاری اماں جی کے بھی مکھن لگ رہا ہے۔ مُغرم ماما۔ یہ تمھارے جی جان کی وہ غذا ہے جو اُنہیں مُغرم ماما ہے۔ مگر بیٹا تو ہونا ہی چاہیے تو کھا رہی پڑتا ہے۔ رادھ اُن کے چاہنے والوں کا یہ پرہیز ہے کہ "کھاؤ" "پکھاؤ" جو بکھا پا کر "اور اُدھواں سے کھا پا رہی نہیں جاتا۔

(۴ مارچ ۱۹۶۴ء)

اچھا۔ کل مکمل نہ ہو سکا خط۔ کام کی بورس کو دجہ سے۔ آج لکھا جا رہا ہے۔

اور۔ ذرا سلطان احمد کے حالات تفصیل سے لکھو۔ بلکہ اُن ہی سے کہہ کر وہ خود لکھیں تو ذرا اچھا رہے گا۔ سوشل آدمی ہیں۔ یہ سُن کر خوشی ہوئی کہ اُن کا دائرہ احباب وسیع ہے۔ پڑھنے کے علاوہ اُن کے اور کیا کاشت غل ہیں۔ اور نسرین فاطمہ کا کرتی رمتی ہیں۔ شیریں فاطمہ کون سے درجہ میں ہیں؟ عرفان احمد سردیوں میں اُنس کریم کھا سکتے تھے یا نہیں؟ اسکول جاتے تھے؟ دنگا کرے میں آج کل اول نمبر پر کون ہے؟ سیمین فاطمہ کتنی باتیں کرتی ہیں۔ ران توڑاں کودھا اور پیار کہہ دے اور اباجی۔ اماں جی۔ بابا صاحب۔ باجی اور جی جی جی! سلام کہہ دیا اور یاد کر دیا۔ اور خیریت کہہ دیا۔ کاغذ بھی یعنی ورق تمام ہو رہا ہے۔ بس لیے حلقہ کو نہیں کہیں ختم کر دیا جائے گا۔ اُس سہرے کی بھی نوادہ دینی تھی جو دس

PARIS

29.1.64

پیارے سلطان احمد!

کل صبح جب تمہارے چہا جان سٹوکر دن کے کڑی ساڑھے چار بجے
جاگے۔ (جاگے کیا بلکہ جگاٹے گئے) بیڈ ٹی کی بجائے کافی پیتے
ہیں۔ کافی پیتے ہیں۔ اُن کو تمہارے ابا جی اور اماں جی کی صحت
کی طرف سے فکر اور تشویش ہو رہی تھی کیونکہ ان کا وجود روحانی
طور سے ہی نہیں بلکہ خالص دنیاوی اور مادی طور سے بھی غنیمت ہے
اور جب تک بھی یہ لوگ چل جائیں ہمارا تمہارا ہی کھلا اور بھتری اور
فلاح ہے۔ بہر کیف فکر تھی کہ تمہارے ابا جی کا خط ملا اور یہ پڑھا
کہ اُن کی صحت اچھی ہے خود اپنی صحت بھی اچھی ہو گئی اور اماں
نے لکھا ہے کہ اماں جی کی صحت بھی ماشا اللہ اُن کے سین اور اعصاب
کے لحاظ سے اچھی ہے اطمینان ہوا۔ ان لوگوں کو بھی ٹرسٹ کا فرق
پینے اور پلانے کی تجویز کرتے رہا کرو تاکہ ان کی تندرستی اچھی رہے
اور ہمارے تمہارے سر پر ان کا سایہ اور شفقت جاری رہے۔
بہر کیف تمہارے ابا جی کا خط ملا اور جواب تم کو لکھ رہا ہوں۔
اس سے پیشتر تمہارے بھائی صاحب کو ایک خط لکھا تھا جو کہ اُن کو

جیسا کہ اندازہ ہوتا ہے مل گیا ہے، اُسید ہے کہ ایک دور دراز میں اُن کا جواب ملے گا۔ بہر کیف بہت عمدہ خط لکھتے ہیں۔ اگر کچھ راگزیں تو اچھا ہوگا مگر زیادہ نہ لکھیں۔ کیونکہ اُن کی پڑائی اور مطالعہ میں فرق پڑے گا۔ مگر بہت زیادہ پڑنا بھی اچھی بات نہیں ہے۔ تفریح اور سیر بھی ضروری ہے اور مطالعوں کی بیکری اور کیسوں میں رنگا رنگی پیدا کرنے کے لیے اس قسم کا شغل جیسے کہ خط لکھنا یا میز پر سے گرد مٹا کر دنیا یا سیمین فائلم کو چورنگی کی سیر کر دینا یا ریڈیو پر کوئی گانا سن لینا یا کسی سے دوستی کرنا۔ وغیرہ وغیرہ بھی ضروری ہے۔

ابا جی نے لکھا تھا کہ باا صاحب کی بھی کوئی ترقی ہوئی ہے۔ کوئی ان ریشین کا سیکشن یا محکمہ یا کیا بہر کیف کھلے ہے۔ فائن اُسی میں چلی ہوگی۔ بہر کیف۔ سُن کر خوش ہوئی۔ تفصیل لکھیں۔

ابا جی اور اماں جی سے یہ کہہ دیا کہ وہ جو کچھ بھی دعائیں کرتے ہیں اور پڑھتے ہیں وہ قبول ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ بھارتی چھاپا جان پر جو قوم سب سے زیادہ مہربان ہوتی ہے وہ نہ جانے کیوں بنی اسرائیل کے لوگ ہوتے ہیں۔ بنی اسرائیل کے ذریعہ۔ جو کام انجام ہونے ہوتے ہیں، ہو جاتے ہیں۔ بڑے مشکل کام۔ جو خیال و خواب میں بھی نہیں آتے۔ کہہ دیا کہ دعائیں امانت کا شرف حاصل کرتی ہیں اور اُن کا ظہور بنی اسرائیل کی مہربانی اور الطاف میں جو ریشم اور چاند کا کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے، ہوتا رہا ہے۔

امریکہ میں بھی بنی اسرائیل ہی مہربان تھے۔

اور بریس میں بھی یہاں حضرت موسیٰ کی اُمت ہمیشہ پستی ہے مگر

اس سب سے پہلی بات یہ کہ لٹریچر کی طرف سے کوئی کمی ہے۔ بہر حال۔
 اچھا۔ ایک خبر اور سنو کہ فرانس کے بڑے شہروں میں ایک گھونسی
 ہوئی نمائش ہونیوالی ہے (یعنی ایک شہر کے بعد دوسرے شہروں میں) اس میں
 ہمارے چچا جان کی بھی تصویر شامل ہے۔ یہ فرانس کی ثقافتی امور کی وزارت
 کی طرف سے منظم ہو رہی ہے۔ جس شہر میں بھی ہوگی اس کے میوزیم میں ہوگی اور
 یہ سلسلہ اکتوبر ۱۹۵۰ تک جاری رہے گا۔ بابا صاحب سے کہہ دینا کہ ابھی اس
 خبر کو روکے رہیں اور جب متعدد اس قسم کی چیزیں ہوجائیں تب خبر بنائیں۔
 ہاں۔ تو۔ ہمارے چچا جان صبح کے چوبیس بجے سوتے ہیں اور چار پانچ
 کے درمیان میں دن کو بیڈ کافی پیتے ہیں۔ بڑے اطمینان کے ساتھ ”شاعری“
 کرتے ہوتے۔ آج کی رات، مہینے خفا لکھ رہے ہیں اور اس فکر میں ہیں
 کہ صبح کو ۸ بجے کس طرح اٹھیں۔ کیونکہ صبح کو پرس کے ایک بہت بڑے
 نشر و اشاعت و طبع کے ادارے کے متولی خاص سے ملاقات کرنی ہے۔
 یہ اپنے ہاگھر پر آئیں گے۔ اور سلسلہ یہ ہے کہ فرانس کا ایک بڑا اچھا
 اور مشہور ادیب البرٹ کامو ہے۔ یہاں کے نئے ادب کا ستارہ ہے اور
 یورپ کے جدید ادب کا ستون ہے۔ اس کا ۶۰ میں ۱۱ سال کی عمر میں
 انتقال ہو گیا تھا۔ بہر حال کامو کو نوبل پرائز بھی ملا تھا۔ کامو کی ایک
 کتاب یعنی ’ناول‘ ہے جس کا نام ہے ”لا انتر انزس“ جو کہ اس ادارے کی
 طرف سے شائع ہو رہا ہے اور پرس کے کچھ بڑے آرٹسٹ اس کتاب
 میں نقش گری کا کام کرنا چاہتے تھے۔ ہمارے چچا جان بھی کوشش کر رہے
 تھے۔ نقاشیوں کو منتخب کرنے کے لیے برس کے خزانہ اور ہرگز بدہ
 آرٹ کے باغیچے والوں کی حور کا تھی اور آخر آج اس حور کی نے اپنا آخری

فیصلہ شام کے چھ بجے یہ دیا کہ گامو کی اس کتاب میں نقاشیاں مختار سے چھپوان
 کریں گے۔ بیشتر کام پہلے ہی ہو چکا ہے۔ اب صرف پریس کے پتروں پر مختلف
 رنگوں میں اس کو اُتار دیا ہے۔ یعنی لسیو گرہلی کر رہے۔ رنگین۔ اور
 پھر جیسے بھی ملیں گے۔ یہ کام فرانس اور عامر مور سے پریس میں آرٹ کے لحاظ
 سے بہت اہم کام سمجھا جاتا ہے۔ ہر حال۔ دن میں پریس میں کام ہو گا اور رات
 کو فائنل کے لیے آٹو پریس میں رہیں گی۔

تمام اپنی ہی مائن کے حلقہ جاری ہوں۔

اب تم یہ بتاؤ کہ دو دھڑ دھڑ پیسے ہو کر ہیں اور مختار سے حملہ نہیں بھال
 کیا کر رہے ہیں۔ اپنے بھائی صاحب کے کہنا کہ حملہ قسم کے گوشت کھانے کے بعد مختار سے
 چھاپوں اس نتیجے پر آئے ہیں کہ ذائقہ لذت اور خستگی کے لحاظ سے خر گوشت کے
 گوشت کا کوئی جواب نہیں ہے۔ انتہائی تڑا اور لذتیز ہوتا ہے۔

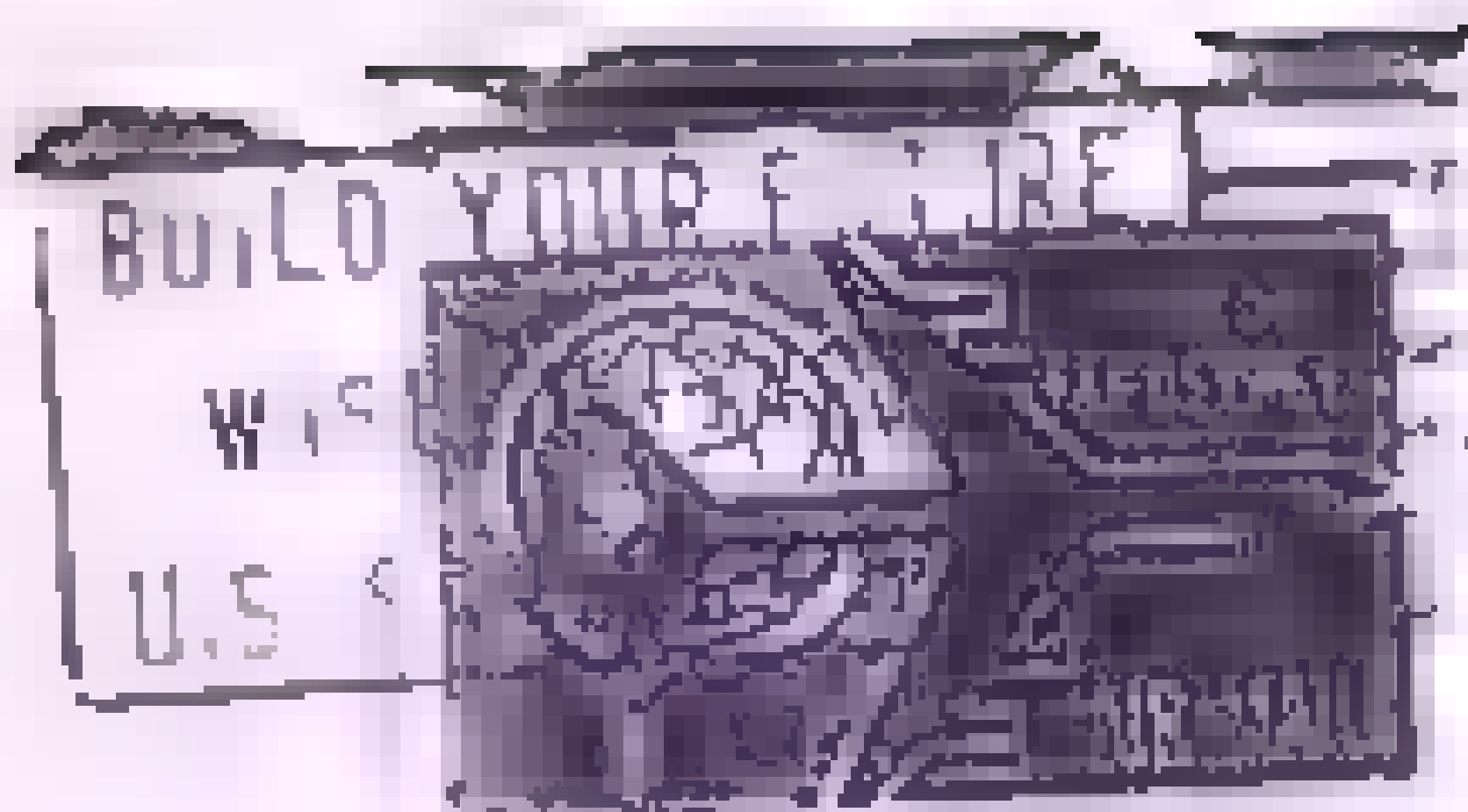
سلمان اللہ کو یاد کر دینا اور اپنے آپ کو بھی یاد کر دینا۔ نسرتین یسیرین
 حنان اور سمین کو یاد کر دینا اور پیار۔

ابا جی سے کہہ دینا کہ میرا خیال تو یہ تھا کہ اُس کا پاسپورٹ بنا ہوا ہے۔
 اگر نہیں ہے تو بنوائیں۔ اور کہہ دینا کہ اُن کا گزشتہ خط بھی مل رہا تھا۔ پاؤں
 کے ٹھنڈوں کا عجیب علاج ہے۔ بہر کیف بقول شخے گزارا ہو رہا ہے۔
 ابا جی۔ لال جی کو سلام کہہ دینا۔

ابا صاحب۔ ماما اور چچا جانی کو سلام کہہ دینا۔

اور کیا۔ خط فزدر لکھنا اور اپنے دیگر شاغلی برادرشن ڈان۔
 اور اپنے اس۔ بھائیوں کے حالات لکھنا۔

مختار — چچا جی



Syed HAZ-EMAN Ahmad Sahab;
SIBTAIN MANZIL, B. ROAD,
CHOWRANGI—
NAZIMABAD,
KARACHI— (PAKISTAN)

AÉROGRAMME • PAR AVION

FIRST FOLD

SECOND FOLD

سجائی جان س!

پرسوں سلطان، جد کے نام ایک قدرے تفصیلی خط روانہ کر چکا ہوں اُمید ہے کہ مل گیا ہو گا۔
اس خط میں یہ لکھ ہی چکا ہوں کہ یہاں کے ایک خاص ادارہ اشاعت کی موز کی ہوئی خزانٹ اور برگذیدہ اور معتبر ماہرین کی
جوڑی نے فرانس کے مشہور ادیب (ALBERT CAMUS) ایلیٹر کامیو کے ناول (L'ETRANGER) کا انگریزی میں ترجمہ (The Outsider) کے نام سے ہے۔ بہر کیف اس ناول کو بالخصوص کرنے کیلئے جوڑی کا آخری فیصلہ اپنے حق
میں ہو چکا ہے۔ اب باخدا بدستور پر کام کرنا ہے۔ اپنی نوعیت کے لحاظ سے انتہائی اہم کام ہے۔ اورپ کے مشہور ترین آرٹسٹوں
نے اکثر دستہ پر کام کیا ہے۔ خیر۔ اچھا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں ناول کا بہت گہرا مطالعہ بھی کیا گیا۔
کل بروز ہفتہ یکم فروری اپنی ایک پرائیویٹ قسم کی نمائش اپنی گیلری میں ہو رہی ہے۔ جوت ماہرین کے لیے۔ گیلری میں کوئی
تیس سے زیادہ تصویریں آویزاں ہیں۔ اس کو "EXHIBITION" کہیں بلکہ "PRESENTATION" سمجھو۔ اس کے
نتائج سے بعد میں مطلع کروں گا۔

ویسے نمائش اپریل میں ہوگی۔

یہ نمائش صرف خزانٹ اور برگذیدہ ماہرین کے لیے ہے۔ صاحبانِ ذوق و رؤسوخ کے لیے محفوظ ہے۔ لہذا اس کی کوئی
تشہیر و تیزہ نہیں ہوگی۔ جتہ اور معتبر حلقے میں متعارف ہونے کے لیے ہے۔

اگلے ہفتہ میں پھر خط لکھوں گا اور صورت حال سے مطلع کروں گا۔ فی الحال دوستوں کو یعنی مثلاً شمیم صاحب کو بتادینا
اور جس کو چاہو۔ کم از کم اگلے خط کا انتظار کرنا۔

اچھا اور صورت حال کیا ہے۔ اُمید ہے کہ ہر طرح فریت ہوگی۔

بہر کیف تمہارے خط کا انتظار رہے۔

گھر والوں کے علاوہ حسب ذیل کو دعا و سلام یعنی یاد کر دینا۔

۱۔ حبیب علی ماموں اور رضی بہ مع شعلیقین۔ ۲۔ بوعلی اور اُن کے بچے۔ (ان سلیم صدیقی کو میں خود تو خطا ہی لکھ سکا۔

اُن سے یہ کہہ دیجو کہ میں اُن کو شکریہ ہی کا خط لکھوں گا اور یہ خط اُن کو چاہے دکھائی دینا۔ اُمید ہے کہ ظہور احمد کا کام ہو گیا

ہو گا۔) ننو اگر ملیں تو یاد کر دینا۔ اور اُن کے گھر والوں کو سلام دعا کہ دو۔ سجائی سوز کو بھی یاد کرنا ہوں۔

دیگر اہل خاندان میں سجائی منا اور سجائی نذر حسن کے راکوں نو نو اور بعد کو بھی یاد کرتا ہوں۔

اور اہل شہر میں لطف محمد برادر خورد سجائی حسن محمد کو۔

بہر کیف۔۔۔ زینت اور رعنائی ہے۔ محنت اور راحت دونوں ہیں۔ ہرچہ بادا باد

ہرچہ بادا باد۔ سلطان احمد بس نونہ کی داد دے سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی اکثر ہرچہ بادا باد کہتے رہتے ہیں۔

(باقی اگلے خط میں)

تمہارا۔۔۔ صاحب

Galerie PRESBOURG
Avenue KLEBER
PARIS.
31.1.64

بھائی بھان -

بھائی دوست سے ملنے آکر خط لکھنا سب سے پہلے اور میں بھائی
میں رہا ہر دور پر دارشہ کر رہا ہے کہ اس کی روح نیک ہے۔
بھائی ۲۸ + ۲۹، صبر کی لگائی بوجھ رہا۔
حالات کا علم مددگار نہیں ہوا۔

اور وہ جو حالات سے نمٹتا ہے۔ چلتے ہیں۔ مددگار نہیں ہے۔
میں سب سے پہلے۔ اس کی صبر و ضبط (پورے) اے کرے ہر دور
شریک الیہ کہ وہ اس کی روح نیک ہے اور وہ اس کی روح نیک ہے
والی رہا بھائی بھی یاد ہو گئی تھی۔ اُن کو۔

اور جو وہ سب وہ نہ ٹکرتے ہیں۔ وہ اس کے ساتھ ہیں اور اس
مستحق تھے۔ انہی کی صبر و ضبط اور اس کے سب اور اس کے
اُسے اُن سے سب سے پہلے ہی آپ سے پوچھا تھا اور بھائی بھائی
اور گھر بھر رہے ہیں۔ بھر گیا۔

راستہ صاف ہے۔

بہتر کا راستہ۔

اور کوئی تباہی نہیں ہے۔ راستہ بہت "استوئو" ہے

ایک کیمبر کی یہ گہری احساس میں اور آؤ ۳۲ عہدہ

یہی میں جھک رہی تھی اور سہارے میں سہارے سے سہارے پر سہارے
ہوتے، چہرہ معلوم ہو رہی تھی۔ گہری کسے کسے کے ہرگز فریم اسے
ہیں۔ کل۔ کل کے بعد پھر خط لکھوں گا۔

مخاطبہ دوسرا لکھا: اجتہاد سید صاحبہ میں ہے اور جہاں
سے کہہ رہی تھی پھر پھر میں حواس لگواؤں۔ میں شہر میں رہ رہ
پھر ہوا کر سکتا ہوں پھر دوسرے لکھ رہی تھی ہوا کر سکتا ہوں
سمان اور ایک کی بجائے دو خطا تھوڑی رہی۔ ہر ایک پر اس کے
خطوط کا کتنا اسکو ہو گیا۔

لے تلے تیر۔ دریا۔ ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔ ہاں۔

ہر جہر بے دریا۔ سید کیم نردار کے اور۔ سنا۔ جیسے
حج کرانے جاتے ہیں۔ ہر سہارے علی سہارے میں اپنی
اسم دریا پیدا ہو رہی ہے۔ اس سہارے اور سہارے کے حلقہ
میں۔

اور فی الحال یہ خط یہیں ختم کرتا ہوں۔

مگر والوں کو یاد کر دینا

صدا دینا

PARIS

3.3.64

بادشاہ سلطان۔!

سب سے پہلے ایک خبر سنو۔ یہ بعد میں لاکھوں لگا کر تمہارا
خط ملا۔ خربہ ہے کہ تمہارے چچا جان کے دو بال سفید ہو گئے
ہیں۔ ایک ماتھے کے پاس اور ایک اُن کی طرف سے بائیں اور
سمتاری طرف سے داہنی کنٹی کے قریب۔ مگر دھوپ میں
سفید نہیں ہوئے، پیرس کی شاموں میں جو رنگین روشنیاں
ہوتی ہیں اُن میں سفید ہوئے ہیں۔ پیرس میں اپنے
جاننے والے لوگ بہت خوش ہیں۔ یہ سفید دو بال ان ہی
لوگوں نے گڑبڑ کرنا شروع کیے ہیں۔ چلو اچھا ہے۔

آج کل رات دن کام ہو رہا ہے اور بہت اچھا ہو رہا ہے۔
بڑی بڑی تصویریں بن رہی ہیں۔ دن اور رات بڑی
تیزی سے گزر رہے ہیں۔ یہ خط ایک کھینچ میں بیٹھ کر سمجھیں
لکھا جا رہا ہے۔ اور صبح کے گیارہ بجے ہیں۔ راتیں کام
میں گزر جاتی ہیں۔ مگر کام اچھا ہو رہا ہے۔

کئی روز ہوئے کہ تمہارا ایک بہت اچھا خط ملا تھا۔
پڑھ کر طبیعت خوش ہوئی۔ اس وقت وہ خط کیونکہ
میرے پاس نہیں ہے تو تفصیل سے ہر بات کا جواب نہیں
دے سکوں گا۔ مختصر یہ ہے کہ تمہاری زبانی تمہارے

اور تھارے بہن بھائیوں کے اور گھر والوں کے حالات
معلوم ہو کر خوش ہوئی اور اس خبر سے خوش ہوئی کہ تھاری
وہ قیامت خیز اور موکتہ لاکر شیردانی آج کل شیرخانہ
کے کام آرہی ہے۔ خیر۔ اب تو موسم گرما آرہا ہے۔ وہ
اپنے ایک دوست قمر عباس ہیں۔ آئیو اے ہیں یہاں۔
اُن کا دفتر رکیس سینا سے ذرا پہلے SKYLINE TRAVELS
ہے وہاں جا کر تم اور بھائی صاحب اپنی ضروریات کی
چیزوں کی تفصیل دید اور اُن سے کہو کہ وہ پریس سے
یہ اشیاء لیکر آئیں۔ پہننے کی چیزیں۔ وہ ۱۵ مارچ تک
کراچی چھوڑ دیں گے اور ایک ماہ کے اندر واپس چلے جائیں گے

اور کیا نقشے ہیں۔ کیا سلسلے ہیں۔ آج کل کیا مشاغل
ہیں اور کیسی بود و باش ہے۔ کھیل، کود، ڈنگا، اور
پڑھائی کا توازن ٹھیک ہی ہو گا۔

پیارے۔ یہ خط اصل میں خط بہنیں ہے بلکہ تمھارے
گزشتہ خط کی رسید ہے۔ اپنے بہن بھائیوں کو یاد کر دینا
اور جلد گھر والوں کو خوب یاد کر دینا۔ دعا و سلام کہہ دینا۔
اور بابا صاحب سے کہنا کہ اُن کا خط کافی دنوں سے نہیں
آیا۔ اچھا۔ اور کیا۔ پیارے اب تو کاغذ بھی سہج گیا۔
یہ جاپانی قلم اچھا ہے جس سے خط لکھ رہے ہوں۔
سمتھارا چچا جان

PARIS.

4.3.64

بھائی جان - !
کل شام تمہارا خط ملا۔ سلطان احمد کے نام ایک خط کل صبح لکھ دیا ہوں
جو ان کے خط کے جواب میں تھا۔

کام اچھا ہوا ہے۔ اعلیٰ ایمانے پر۔ قہ آور تصویریں بن رہی ہیں۔
رات بھر کام اور صبح کو کافی اور سکیل و ڈورز (کیل و ڈورز حرف اُن
سیبول سے تیار ہوتے ہیں جو برٹینی کی حدود میں پیدا ہوتے ہیں)۔
اس وقت کافی اور سکیل و ڈورز کے دوران میں یہ خط لکھ رہا ہوں۔
دن میں سوچتا ہوں۔ ہر کثیف کام ہوا ہے۔ اور جیتا اور خرافات
لوگ فرس کو قبل اس کے کہ مکمل ہو بسند کرنا شروع کر دیتے ہیں اور
گناہک لوگ شکوہ کرتے ہیں کہ اتنی بڑی تصویریں کیوں بن رہے ہیں۔
بہر حال اچھا ہے۔

اُدھر کاموں کی کتابت پر کرنے والے ادارے کی طرف سے یاد دہانی اور
تقاضے ہر ہے جس کے کام میں کتنی ترقی ہو گئی۔ اس سلسلے میں تیسٹوگرافی
کی ایک برس آنے میں پورے ہر ہے۔ باہرین کا کہنا ہے کہ برس میں
غاکش کاموں کی کتابت کی اشاعت سے بعد اور بھی زیادہ اٹھیں اور کامیاب
رہیں گی۔ اس صورت میں فرانس کے آٹومو بائیل ایجینسی ایشن کے تمام

افراد اور اراکین غائبی میں آج گئے اور سب افراد صاحب جاہ دوز
 ہیں اس لیے امید ہے کہ تصویریں زیادہ بکس گئی۔ یہ کتاب اس ادارے
 کی پشت پناہی میں چھپ رہی ہے۔ رنگین لپیٹ گرائی ہوگی۔ آرٹسٹ
 کے طور پر اپنے آپ کو اس ادارے کی پوری سپورٹ حاصل ہے۔
 یہ ادارہ غائبی کی جگہ بزنس کا ادارہ ہے۔

خیر کام پورے ہو چکے۔
 کچھ بھی یاد آتا ہے مگر یہ سنہری موقع اس منظرِ ختم نام میں۔
 کوئی آتا جاتا ہوگا تو اس کے عہدہ جو اختیار تم نے لکھی ہیں وہ انہی گڑی
 جابیں گئی۔ فرحیاس کو بھی بتادینا۔ ان کا تہہ میں نے سلطان تھے خط میں بھی
 لکھ دیا ہے۔ یہ معلوم ہو کر کہ "گزشتہ اوقات" افراد ان کے ساتھ نہیں ہے
 اور صرف دو دوسرے روز مختار ذاتی خرچ ہے فکر ہو گئی ہے۔ ہر کھیت جلد
 کچھ بندہ بست کیا جائیگا۔ ویسے یہ لکھو کہ مختار انبک اکاؤنٹ کہاں ہے!
 کس شے میں ہے تاکہ میں سیم مدد ملے والے انبک کو مختار انبک میں سے
 منتقل کرنے کے لیے لکھ دوں اگر اور کی ضرورت ہو تو۔ بلادی صاحب کو ابھی تک
 خط نہیں لکھ سکا۔ اس کو خط ہی کیا تین ماہ سے اپنے کرائے میں لائڈری
 میں نہیں دے رہے ہیں۔ روز سوختیوں کل ضرور دے گا۔ ایک سنگین
 قسم کی تھاپی ہے۔ مگر کام نہیں کوئی کسر نہیں ہے۔ مکمل اینٹاگ
 کیونکہ کام میں رہتا ہے اس لیے باقی دنیا داد کے کام رہ جاتے ہیں

برکت یہ جلد لکھو کہ کس تک میں ہے منتقل کر ائے جائیں۔ مختار
خدا آئے ہی یہ کام ہو جائے گا۔

سلطان اللہ نے بہت اچھا خط لکھا تھا۔ اُن کا خدا پرس انداز کا
ہوتا ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ بات حقیقت کر رہے ہیں اور فکر کا جملہ ماحول
حسنِ خانے سے لیکر بُورجی خانے تک اور بُورجی خانے سے گول برآمدے
تک اور وہاں سے بھی لیکر چورنگی تک کا جملہ ماحول اُن کے خط میں
جذب ہوتا ہے۔ ٹکا ہے ٹکا ہے خدا لکھیں تو اچھا ہے۔ اُنہوں نے کہیں
ہے کہ کھیل کر وہ سے ذلت نکال کر کہیں شہسبھی مطالعہ پر ہیں توجہ دیتے
ہیں اور اُن کی وہ قیامت ڈمانے والی شیردال اب عرفان اللہ کے
"استیلا" میں ہے۔ پھر اُن سے کہہ دینا کہ پرس کا مھل اب اُن
کے عباس میں تبدیل ہو کر اُن کے جسم پر زیت دینے والا ہے۔
لیکن پیماش کا حجم اندازہ ہونا ضروری ہے۔ اُن کے ہی نہیں ظلم
اُن کی جملہ برادری سے مطالب ہے۔ مگر اب گریوں کا موسم آتا ہے
اسی لحاظ سے کچھ ہوگا۔

اور کیا لکھوں۔ گودالوں کو بہت یاد کرنا۔
سجائی جی کی صحت کیسی ہے۔ اگر یاد کرتا ہوں۔
حسنِ شیک میں۔ بابائے لکھا تھا کہ کالج میں داخلہ لے لیا ہے
اور امتحان دینے والی ہے خدا کا میاں کرے۔

۱۰
۱۱

بادا کے خط سے یہ ٹھہر اطمینان ہوتا ہے کہ اُن کی اور اماں کی صحبت
 ٹھیک ہے۔ زندگی کی طرف جو تھوڑی ٹھان کا انداز ہے اُس میں
 سب تو اُن میں بہن ہے۔ سلطان احمد نے لکھا تھا کہ جب کوئی خط کراچی
 پہنچتا ہے تو اُس وقت کیا نقشہ ہوتا ہے اور اماں جی کو حفا دینے تک
 کتنے مدارج طے پاتے ہیں۔

سرین خاٹہ شہر قدیم اور شہرین خاٹہ کے بالوں کی لمبائی میں
 اس دوران میں فوراً اضافہ ہو گیا ہوگا۔ لکھا اور سلیمین خاٹہ
 کی وکبری بھی کچھ بڑھ چکی ہوگی۔

سید سلمان احمد۔ سید سلطان احمد اور سید عرفان احمد
 اور ان کی بہنوں کے دعا دہار۔
 سلمان احمد کیا پڑھتے ہیں کہتے ہیں۔ اس فرقہ وہ خط لکھیں گے
 اُن کے خط کا لوری بھی ہوتا ہے۔ با مذاق آدمی ہیں اور بات
 میں بات پیدا کر جاتے ہیں۔
 عرفان احمد سے کہنا کہ اُس کریم کا دم آ رہا ہے۔

اور اہل شہر اور اہل محلہ کے کیا حالات ہیں۔
 اُمید ہے کہ وہ خیریت ہوگی۔
 آج گاؤں تازہ تھیں گے گاؤں کے لاکر وگرام ہے اور رات کو پھر کام
 جاری ہوگا۔ کچھ تصویریں مکمل ہو گئی ہیں۔
 تمہارا بہادر

دخا کے آئیں اگر پورا کر کے برکت کی جت لیں۔
 میں بہت کام میں مشغول رہا ہوں اور ایک خط لکھنے والا ہوں۔ دیر ہو گئی ہے۔
 مگر وہ خط آتا رہا جائیگا۔



Acc

S. KAZ-E-MAN AHMAD SHAHAB,
SIBTAI MANDIL,
B ROAD. CHOWRANGI,
NAZIMABAD,
KARACHI. (PAKISTAN)

AÉROGRAMME • PAR AVION

RECORD FIELD

مورخ المارچ ۲۶ -

بھائی جان! -

کل شام تمھارا خط ملا تھا اور اُس میں حرفان احمد کا
بھی خط تھا۔ حرفان احمد سے کہہ دو کہ اُن کے خط کا ہاتھ
جواب دیا جائے گا۔ بہت اچھا لکھتے ہیں۔ تحریر بہت اچھی ہے۔

پتہ پہنچ کر بینک میں تین ہزار ہیں بھی کہ پہنچ لہذا حفظ مالدوم
میں دو ہزار روپیہ کے لیے بینک کو ایک خط لکھ دیا ہے اور اُس کی ایک
کاپی تمھیں بھی روانہ کر رہا ہوں تاکہ اس سلسلہ میں دیر نہ لگے اور
اس کاپی کے بنیاد پر جو تمھیں روانہ کی جا رہی ہے بینک جاکر فوراً یہ کام
خود ہی کرالو۔ مجھے بالکل یہ اندازہ پہنچا کہ بینک میں ہیں کتنے پیسے۔
بہر کیف دو ہزار سے زیادہ تو لازمی ہوں گے۔ دراصل سلیم مدد لینے
نے ۵۰۰۰ روپیہ کسی اور کام میں لگا دیے تھے۔ پتہ پہنچ کر اُن
کے ۱۰۰۰۰ ہوئے کہ پہنچیں۔ بہر کیف یہی (۱۰۰۰) لے لو اور اس
دوران میں کوئی اور ضرورت کی جائیگی۔ یہی اُس ٹھیک کا مزد سب
کیا جائے گا۔

امید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی۔

پریس کے اخراجات۔ ۹ بس کچھ مت بوجھو اور پھر اپنی طبیعت کی
اُلتاؤ۔ ایک وقت کھانا کھانا جائے گا مگر منہ کی جگہ پر۔ کام کی شدت
میں نہ تو شام دھڑکا ہی پتہ چلتا ہے کہ کب ہوئے، کب لڑ گئے اور
نہ بھوک ہی لگتی ہے۔ ویسے معاملہ اپنے مزاج اور اخراجات کے مطابق بالکل
موزوں ہے۔ حرف کام کیے چلے جاتے رہنے کی ضرورت ہے۔
قرعہ باس آئیوای میں۔ مارچ کے آخر میں۔ اُن کے مانتو کچھ
ردانہ کیا جائے گا۔ جو کچھ سمجھ میں آئے گا۔
گودالوں کو یاد کر دینا اور دعا وسعدم کہہ دینا۔

اور زیادہ فی الحال کیا لکھوں۔ حرفان احمد کے خط کا جواب غریب
ردانہ کر دوں گا۔ مگر اس دوران میں سید سلطان احمد یا سید سلطان احمد
کا کوئی خط آنا چاہیے۔ تمھارا

مکتوبین

سبحان جان۔

کل شام سنا را خط ملا۔ مجھے خود یہ خیال نہیں طور پر دباؤ دل دیا تھا کہ کئی روز سے مگر کو خط نہیں لکھا۔ بہر کیف ایک روز دو تین دن پیشتر لگا رہا تھا اور جس انداز میں خافروم پوچھا اس کو جاری رکھنے کے لیے کافی وقت اور جھپٹ خاطر درکار تھی۔ اس وجہ سے وہ خط نہ تو مکمل ہو سکا اور نہ ہی (غیر مکمل ہو سکی وہ ہے) روانہ کی جاسکتا۔ کہونکہ اس میں اس بات کی تاویل اور نفسیاتی الجھن اور زندگی کی ٹربوٹنگ اور اتالیقی پر سرورسن ڈال کی وجہ سے اتوار مابین مبالغہ کی روانہ نہیں کیا جاسکا۔ یعنی۔ خ۔ اس میں ان کے قلیل قیام کو اور دکانوں کے ساڑھے چوبیس بند ہو جانے کو اور اس وقت پتھر پتھر خفا جس میں تم نے بیانیہ لکھی تھی اس کو جب میں اس وقت نہ ہونا۔ رز سب امور کو دخل پڑے اور پھر یہ کہ اپنا وہ یہ زندگی میں خود مندرجہ حشر صاف کرتا ہوں۔ چونکہ اعمال خریدنے کی ضرورت ہے لیکن اعمال خریدنے والے روپیہ کی آٹھ انداز لکھی ہے۔ انڈا اپنے پاس اور ملے نہیں اور اس رعایت سے باقی چیزوں میں بارے میں اندازہ لگاؤ۔ کہ کیا حلیہ ہوگا اور اس روپے کی نفی کے وجہ سے تکلیف ہی اٹھانا ہوں مگر یہ کہ بس کی بات نہیں۔ بہر کیف میں نے وہ خاجو، انتہائی درجہ کی معرونیات میں باوجود تکلیف شروع کیا تھا اور پھر یہ کہ وہ طول بھی بکری لگ گیا تھا۔ روانہ نہیں کیا۔ سبکی نہ ہو سکا۔

خیر۔ دیکھا جائے گا۔ برس آکر خودی پسند کر کے لیاؤ۔ ورنہ یہ کہ یہ رنگ اچھا نہیں ہے۔ اور یہ رنگ بر اور وہ دھلا ہے خیر یہ بھی دیکھا جاتا۔ مگر مشابہت ہی نہیں تھی۔ بالکل نہیں درنہ کچھ اچھا۔ بُرا۔ ڈھیلہ یا ٹنگ ہو جاتا۔ میں حال اس خیال سے کہ ہو جائے۔ چاہے ٹھیک ہو کہ نہ ہو مگر ہو جائے۔ اس خیال سے کچھ بوسٹا کھا مگر قلت وقت کی وجہ سے نہ ہو سکا۔ دکان میں بند ہو گئیں۔ خیر۔ دیر آید درصحت آید۔

اچھا۔ برس کا ایک مشہور مآثر نام ہے "Le Monde et la Vie" کہ کسی کیف میں ایک فوجوں اس کو پڑھا اور مجھے اس میں اپنا نام بھی دکھائی دیا۔ یہ ایسے ہی کا شمار ہے۔ یہ ایک دبیر میگزین ہوتی ہے۔ اور سیاست، ثقافت دینہ پر اعلیٰ درجہ کے مضامین ہوتے ہیں۔ مجھے تعجب تھا کہ اپنا سلسلہ اس میں کیوں نہ لکھے۔ اگر دیکھا جائے تو پاکستان میں لایا ہے خیر ہے۔ اس کے باقی ماندہ آدھے حصے کا ترجمہ کر کے جلد کئے ہو۔ اہم ہے۔ مگر

LE MONDE et LA VIE کا حوالہ دینا ضروری ہے۔ اس رسالے میں جنگ عظیم کے معلقہ میں قتال (مارشل) اور ویٹال (جنرل) پر مضمون ہے۔ جے۔ پی۔ سارتر لکھتے ہیں اور امپریٹین ازم کے آرٹ موڈ میں لکھتے ہیں اور اپنے اوپر ہے۔ بس۔ باقی صدر خافو کے نفسیاتی حالات پر۔ خیر باقی چیزوں سے بحث ہنر ہے۔ تراشہ لایا کر لایا ہوا۔ یہاں پر اخبار کا مضامین سے زیادہ میگزینوں کے مضامین کی اہمیت ہوتی ہے۔ اور اس قسم کے سوشل میگزینوں میں آنے کی قیمت بہت دیر میں آتی ہے۔ تعجب ہے کہ اس میں کیوں نہ لکھے۔ شاید اسی کو غیب کا مدد دیتے ہیں۔

یہ برس کا رسالہ ہے۔ لاکھوں میں جیتا ہے۔ غیر ملک ہے اور لکھو کا لوگ اس کو پڑھتے ہیں۔ اچھا ہے۔ جو تقریریں اس میں جھپٹیں ہیں وہ وہ ہیں جو مصلحتی لاشہ کرانی میں مٹی لکھتے۔ ارشاد دکر دکھا دیتا۔ بلکہ ترجمہ کر کے اور رسالے کا حوالہ دیکر کیونکہ مشہور، معروف رسالہ ہے چلا دینا اور شروع کا حصہ ایسا ہے جو ضروری نہیں ہے مگر باقی نصف حصہ پاکستان میں لایا ہے ٹھیک ہے۔ کیونکہ شروع کا حصہ وہاں کے لوگ سمجھتے ہیں تو ضروری نہیں۔

سوشل میڈین اور پیرس کی فوٹ آئی مین پر۔ سوشل میڈین سے مطلب یہ کہ خالص آرٹ کارساز ہیں بلکہ ادب اور سیاست اور دیگر
 ورتوں سے متعلق برادر اس کے پڑھنے والے وقت میں۔ خ۔ اس بات کو بھی خود کو۔ کام اچھا چاہیے۔ نین رات کو الونو کیلبر پر اور
 بن میں رُو اور لی لاگ پر کام کرتا ہوں۔ اور پیرس سے پہلے کھانے اور پینے کی جگہ پر اپنا باقی وقت وغیرہ حرم ہو جاتا ہے۔ اچھے
 مگر یہ کام ٹھیک ہوا ہے اور حالات سازگار تھے کئی زیادہ سڑوں اور مناسب ہیں۔ بڑی بڑی تصویریں بن رہی ہیں۔ خود میں
 اپنی فائنل تھیو آئی اس شوقی بعض رکورڈ۔ گیلری میں، دسے اپنی اپنی فائنل تھیو اور گیلری میں اپنا پورا پورا عمل دخل ہے۔ فائنل
 اعلیٰ پے مانی پر پھر پور قسم کی ہوگی۔ اطمینان رکھو۔ اور فائنل تھیو کے بعد یا دوران میں اخباروں وغیرہ میں کچھ آئے گا۔ ابھی تو کچھ چور
 ہے اور اعلیٰ ترین میاں پر۔ آرٹ کی دنیا کے صحابا سب دشت کی اپنے اندر گری دل جیسی اور ان کا ہر امر کہ مختصر پیرس میں رہا
 چاہیے اور صرف یہی نہیں بلکہ اس بات کی تاکید اور پھر کچھ لفظ تو آگاہی ہے کہ اگر کثرت کاروں تو پھر "تخت حیرت ہو کر دیتا گیا ہے کیا ہو چکا
 قصر خضر کہ میاں ایک گیلری شاریان تھے۔ پیرس گیلری کا ۱۹ ویں اور ۲۰ ویں صدی کے آرٹ کی نشوونما اور قدوں میں
 سب بڑا ہوتا ہے۔ اس گیلری کا بزرگ ڈائریکٹر بھی انماشت تیار ہے اور اپنی گیلری پیرس اور گری میں صرف اپنا کام دیکھنے دے لیتے اور
 کوئی شے نہیں لگتا یا آتا تھا اور بہت تو بعض اور یہ تاکید کرنا کہ گریس سے نہ جاتا اور پھر اپنی گیلری میں "اسکول آف پیرس" کی
 نمائندگی جو اس سال کی ہوگی اس میں مختاری تصویر کی ناکش بھی کروں گا۔ ہر کیف وغیرہ وغیرہ۔ تفصیل مشکل ہے۔ مگر نامکمل ہے۔
 نشو اور شکو میں سے کس کو جو کھانا لکھا جاتا ہے سو، سوچ رہا ہوں کہ پیرس ملاؤں۔ پیرس میں اعمال کا اظہار کے لیے
 لکھ رہا ہوں گا و گوشت اور مائیک کی پھلیاں منہ کی غذا ہیں۔ اور میں نہیں کھاتا ہوں۔ مگر ذائقہ کھانا کھانے کا ہے آنا
 سیر ہو چکا ہوں کہ میاں آگاہوں کہ نسو یا شہر میں سے کبھی کو میاں بلا لیا جائے کہ ذرا لپکا کہ رکھاؤ لہذا ان سے کہو کہ کھانا لکھنا
 سیکھیں۔ پیرس میں آرڈر کی کچھ کھانے کا تصور کرو۔ کیا مکیہ ہے۔ یا بسین روٹی یا چھہ کی دال کے کرپے۔ مگر کرپے
 یہاں ہوتے ہیں۔ خ۔ اچھا اور کیا۔ ان اپنے ٹکٹ کے بجائے اور لے لطف ہو جائے میں ایک ماہ اور باقی ہے۔ وہ کہتے
 میں اپنی کتنے والے کہ صرف سید لکھ و جہر تو اس کی ثروت بڑھ سکتی ہے دین اور کی صورت ہیں۔ میں اس سلسلے میں کسی ڈاکٹر سے
 کوئی ٹوٹکس ساری ٹکٹ تو لگا کر یہ فی الحال سوال سنو کر کے کی صلاحیت ہندو کرتا ہے۔ اگر یہ نسخہ کام میں آیا تو پھر ایک
 جکر لگ جائے گا۔ ملوث آنا ہوں کہ شاید میں پیرس میں اتنا "والوڈ" ملوث ہوں کہ چوروں تو بہت سے کام ہو رہے
 ہو جاتے ہیں۔ خیر بھی دیکھا جائے گا۔ جو کچھ بھی ہوگا۔ ممکن ہے ٹکٹ بیکاری جائے۔

ان "یہ تو رونا" (آمریکن سفارتخانے والا پرچم) اور "دو سفر ورڈ" کی ایک ایک جگہ روانہ کر دینا کیونکہ یہاں
 گیلری کے مالک کو دینا چاہتا ہوں۔ فوراً اور ضرور۔ یہ ہیں آخر الذکر میں کیا اذاریے۔ خیر جو کچھ ہو۔ مگر یہ کہ آخر الذکر
 کی سرخی (عنوان) کی نشت بنائی اگر کرن چاہو تو میں یہ جو تراشہ "لاموڈاے لادای" گاوانہ کر رہا ہوں اس کا ترجمہ
 کر ایک جگہ دو تو دونوں کی ٹائٹلنگ مناسب ہو جائیگی۔
 جگر ختم ہو رہی ہے۔ گھر والے کو یاد کر دینا۔ امید ہے کہ سب کی صحت اچھی ہوگی اور ہر طرح خیریت ہوگی اور بکے خوش ہوں گے
 سبالی جن اور حسن اچھی طرح ہوگی اور طبیعت اچھی ہوگی۔ اماں اور دادا کی صحت اچھی ہوگی۔ سلطان آخر پڑھ رہے ہوں گے۔
 سلطان اور گفتگو کر رہے ہوں گے اور حنا آخر کچھ دبا کے کھا رہے ہوں گے۔ سیمین فاطمہ بات چیت کر رہی ہیں۔ شیرین فاطمہ
 کھیل رہی ہوں گی اور شیرین فاطمہ کو دہی ہوں گی۔ اگرچہ اس وقت جبکہ میں خط لکھ رہا ہوں پھر پھر جمع ہو رہی ہوں گی۔
 امید ہے کہ ہر طرح حالات ٹھیک ہوں گے۔ خط جلد ہی لکھنا۔
 مہاراجا مہاراج

بھائی جان -

اُن کے ابا جی کے طاعے معلوم ہوا کہ سٹوں آسوں کی رکھائی کر رہی ہیں۔ اور نیکمر بھی رہی ہیں۔ بہر حال اُن کی بیٹھیاں اور شیریں فاطمہ کو مطلع کر دے کہ اُن کے خط کا جواب جلد از جلد یعنی ایک دو روز میں آئیگا۔ سلطان احمد کا بھی خط آیا تھا۔ اُسید ہے کہ مکڑیوں پر رہے ہوں گے اور چھوٹی آئیو کی جملہ خدمات میں وقت گزارنے ہوں گے۔ نسرین فاطمہ کیا کہتی ہیں۔ سلطان احمد کے کیسے ہیں؟ اور سلطان احمد کے کیا مشاغل اور معلومات ہیں۔ بہر حال ان لوگوں سے یہی کہہ دو کہ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔ دیر آید درست آید۔ کچھ نہ کچھ آہیں جائے گا۔ انوار صاحب بھٹو کی دیر پر میں میٹھے اور پھر اپنے ہی مشاغل میں تھے تو اس سے کچھ خریداری کرنے کی بن بھین پڑی اور وہ خط جس میں تم نے نام لکھی تھیں وہ بھی جیب میں نہیں تھا۔ پُرانگ اور کین احباب میں کچھ لیا بھی جاتا تو وہ اچھا ہونے کے اضافی طور پر بہت کم اسکنات تھے۔ بہر کیف اور پھر اپنی افتاد طبع اور انتہا پسندی اور اس قسم کی اشیاء کے خریدنے میں اپنا انارڈی بن۔ مثلاً مرحوم ٹائٹل شرا سے اگر یہ کہا جاتا کہ عطر اور ریشم لا دو تو یہاں کے بس کی بات نہیں تھی۔ راجی افتاد اور روئے کی بات ہے۔ کہہ۔ ارود یا اردن خروازہ ٹائٹل شیرا خریدنے کے لئے ایک روئے رکھتے تھے ایک ڈھنگ اور ایک مزاج رکھتے تھے۔ ریشم اور عطر یا جیسی کاتیل خریدنے کے لئے جو روئے چاہیے وہ اُن کے برابر کلاں میں لیتا ہوگا۔ وہ کہیں جاؤ اپنے بار اہی کو لے۔ دکانوں میں جا کر مختلف کراٹوں کا جائزہ لے کر اُس میں سے ایک منتخب کر لیا اور روئے اُن میں بھی ہیں ہے۔ پاک بڑے کے کسی جو لاپے نہ تو کچھ دیدیا وہ ٹھیک ہر اب وہ اگر ماموں مصوری کو دے کہ بھائی میں آپ کی شیر والی کے لئے کراٹا لایا ہوں تو وہ یہ کہتے کہ بیسیاں یہ کیا اٹھا لائے ہو۔ عطر ریشم خریدنے والے۔ دیر مثلاً ماموں شقی حسن میں پایا جاتا ہے۔ اُن سے اگر یہ کہہ کہ اردن خروازہ خرید کے لا دو تو اُن سے بھین لایا جائے گا۔ میں اُن لوگوں میں سے ہوں جو نہ تو اردن خروازہ ہی ٹھیک خرید سکتا ہے اور نہ ریشم ہی۔ روئے ہی ہیں۔ جس میں روئے ہوتا ہے وہ خواہ خواہ (چاہے خریدنا ہو کہ نہ ہو) پھر بھی جیسی طور پر غیر ارادی طور پر ان چیزوں کو دیکھتے رہتے ہیں۔ اور چیز نظر میں رہتی ہے کہ کنسی اچھی ہے اور جیسے ہی خریدنے کا وقت آتا ہے جسکے فوراً خرید لیتے ہیں۔ راجی افتاد کے اعتبار سے کہ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کچھ ہی چیز نہ اردن خروازہ نہ لچکا کہ بھی اچھا نہیں خرید سکتے، ان لوگوں میں باوا ہیں اور جہاں تک دیرا اندازہ ہے بھائی سوز بھی اور جھوٹے ماموں اور میں۔ جیسے تلو وہ بیٹے کی تھیلوں میں غازی آباد سے آئے ہیں تو بھائی سوز اُن کو تلفیاں بکھڑ ہے میں۔ یا جھوٹے ماموں کے ساتھ ہم لوگ تٹاٹے اور وہی بھلیکیاں کھا رہے ہیں یا میں سلطان احمد کو آٹس کریم بکھڑا ہوں۔ ہم لوگوں کا (بھائی سوز، جھوٹے ماموں اور میں) یہ روئے اور یہ طریقہ ہے۔ راجی افتاد کی بات ہے۔ اب اگر سلطان احمد اور اُن کے برادری کے لوگ یہاں ہو تو آٹس کریمیں کھا رہے ہوں وغیرہ وغیرہ۔ میں یہاں سٹو کی عمر کی ایک بی کہ اکثر جیسے دیا کرتا ہوں اور نسرین شیریں کی ہم ٹر بھیسوں کو کبھی کبھی کنیڈی (سٹھائی شو کولا) دیزہ دلائی جاتی ہے۔ بہر کیف سلطان احمد اُن کی بیٹیوں بھائیوں سے یہ کہہ دو کہ دیر آید درست آید۔ چچا جان اپنے انداز روئے پیدا کر رہے ہیں اور کوئی اچھی ہی چیز آئے گی۔ روئے اور عطر وہ الگ چیزیں ہیں۔ قوت خرید کے ماحول میں اگر کچھ نہ خرید اچھا لے تو کربناک بات ہے اور میں اس کرب سے اجازت ہوں۔ اس کو ماموں باغذرت سمجھا۔ بہر کیف۔ ہر چہ دارا باد۔ کمر بھائی ڈیور کے یہاں کی کچھ ٹائٹیاں نظر میں ہیں اور دیزہ دیزہ۔ اگر چہ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ آٹس شیرا کا جیسی کاتیل خریدنا یا بھیتا بدل کا کوئی تجربہ ہی آرٹ کا لکھنا خریدنا اور سب کرنا۔ چر۔ اگر سب سے آئے تو اُس میں اپنا تصور نہیں ہوگا۔ اور اُن کی پر محمدی کرنا اور پھر یہ کہ اپنی اُنکو ہے۔ کسی کو کچھ اچھا لگتا ہے اور کسی کو کچھ۔

گشتہ روز میں کوئی چیز نہیں سمجھ سکتے تھے۔ پھر مایوس ہوئے ہوں گے اور محنت کو دست بردار ہوگی اور مجھے کرب۔ اگرچہ تم نے تو کوئی ایسی فرمائش نہیں کی۔ معمول اور قلیل اپنا جذبہ تو اُس سے کچھ زیادہ ہی لینے کا اور سکتا ہی اور گنجائش بھی۔ پھر ہی ہیں ہو سکا۔ کرب ناکہ مانتا ہے۔ جہاں سے کہو کہ سن ۱۸۵۰ اور اُن کی برادری کو آج معمول سے زیادہ جیسے ایس اور چھوڑ چکا کھلا ہوا لائسنس بھی۔ مگر یہ کہ جو زمین سے اُسے جانے کی ممانعت ہے۔ سلطان احمد نے لکھا تھا کہ وہ جنگ میں بھی کچھ نہیں اٹھا کر رہے ہیں۔ اللہ اللہ۔ ہاں جنگ پر یاد آ گیا کہ وہاں یونائٹڈ ملک والوں کا جو بیان خط آیا تو اُس سے معلوم ہوا کہ ابھی کچھ اور بھی بران وہاں باقی ہے اگر محنت تنخواہیں نہ مل رہی ہوں تو گنجائش ہے۔ ایک رُخ اور لکھا جاسکتا ہے۔ اُن کے خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ اگر تم ۱۳ فریک داخل کرو تو قانونی صاف طور پر اُس کے ۲۰ روپیہ مانے جائیں گے۔ خرید دیکھا جائے گا۔

آج شام ۱۲ بجے ایک چھوٹی سی تصویر کوئی دو فٹ لمبی اور ڈیڑ فٹ چوڑی دو ہزار تین سو فریک میں بچی۔ ایک اور بھی بکنے والی۔ جو تصویر کہتی ہے اُس میں سے چالیس فی صدی گیری کا ہوتا ہے۔ اپنی گیری کا مالک انتہائی شفیق اور مہربان اور خلق اور رئیس و مہذب آدمی ہے۔ تصویر اگر کہتی ہے تو اس میں تصویر میں تو حقوڑا بہت آرٹ ہوتا ہے لیکن اُس کے صحیحے میں اور بھی زیادہ آرٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ گیری کی چالی میرے ہی پاس رہتی ہے۔ ہاں۔ جس مکان میں میں رہتا ہوں اس کے زمین دوز محلے میں جس کے روشن دان سڑک پر ہیں بہت بڑے بڑے کمرے اور کورائیڈ ہیں اور روشن جگہ ہے۔ کام کرنے کے لئے آسٹریلی۔ یہ جگہ تمام کی تمام انیا اسٹوڈیو بن گئی ہے۔ اور یہ واحد مکان ہے جس میں باغ بھی ہے کیونکہ اس علاقے کی زمین کا ہر ایک کارآمد ہے لہذا گارڈن کی لکڑی غیر معمولی چیز ہے اور پھر یہ موسم بہار کی آمد آمد ہے۔ تین لکڑی پڑی ہیں اور اپنے پاس اتنی جگہ ہے اسٹوڈیو میں کہ میں ایک پریس خریدنے کو سوچ رہا ہوں تاکہ کئی کاروں وغیرہ کے پرٹ اپنے ہاتھ سے ہی نکال لیا کروں۔ کام کرنے کے لئے بہترین صورت حال ہے۔ اور پھر یہ کہ یونہی ہے۔ یہ غیب کی بے حساب مدد ہے۔ ورنہ۔ آہ کو چاہیے کہ ٹر اثر ہونے تک۔ بالائی محلے پر اپنی رہائش ہے۔ اور وہی پابندی اور قدغن (اپنی ہی طرف اور اپنی ہی طبیعت کی وجہ سے) ہے جو گھر پر ہوا کرتی ہے۔ یعنی بزرگوں کے سامنے شرنا کے سامنے کوئی ایسی دلی بات تو نہیں ہو سکتی۔ کتنا شفیق اور خلق بزرگ ہے جس کے مکان میں ہوں۔ میں کہہ نہیں سکتا۔ یہ سب اپنے گیریٹ مسٹر خزان فورٹر کی مہربانی ہے۔ کاروباری وجہ سے نہیں بلکہ رئیس الطبع ہونے کی وجہ سے۔ چشم سیر ہونے کی وجہ سے یہ محض مہربانی ہے۔ ورنہ مجھے پریس میں کون جانتا ہے۔ جب جمعہ آٹھواں۔ یہاں لوگ نام خریدتے ہیں۔ اور نام مٹاتے مٹاتے مر گئے جاتے کے بعد وہ بھی اگر قسمت اور حالات مٹاؤں۔ خلاصہ یہ کہ حیب کی لا محدود مہربانی ہے۔ مگر یہ مت سمجھو کہ زندگی بس تختہ لگی ہے۔ بزرگی بنی ہوئی ہے نہیں۔ منت اور شفقت ہے۔ خلش اور جستجو ہے۔ ایک درد ہے۔ ایک طوق ریزی ہے۔ مگر یہ کہ حالات آئینہ ہیں۔ کوئی بس دن کے بعد ٹکٹ بکھا ہو جائے گا۔ کشیاں نذر آتش ہو جائیں گی۔ موقع کام کرنے کا ہے اور لا جواب ہے۔ آنا اچھا ہے کہ سان گان اور خواب میں بھی اس کا تصور نہیں ہو سکتا تھا۔ پریس ہے یہ۔ اردو ہے سے بڑھ گیا ہے۔ کیا اسٹوڈیو ہے اور کیا موقع ہے اور کیا لوگ ہیں۔ چشم بیدار۔

ہاں تو میں لکھ رہا تھا کہ زندگی ایک جہاد ہے۔ ایک تگاپوشے داماد ہے۔ ایک نکر ہے۔ ایک جدوجہد ہے۔ بستر لگی نہیں ہے۔ ورنہ غیر ملک۔ الامان۔ امریکہ اور انگلستان ایسے غیر ملک نہیں ہیں کیونکہ وہاں کی زبان تو آتی ہے۔ فرانس تو بالکل ہی سیر ملک ہے اور پریس۔ یہاں یہ خرچ کرنا انیا میں سب سے زیادہ آسان کام ہے

تو پڑوں میں تپیاں آرہی ہیں، بھول کھل رہے ہیں اور کئی فردشوں کی دکانیں رنگ میں، موسم خوشگوار ہے،
 شرم ہو گیا ہے اور اپنے اسٹوڈیو میں کام کرنے کے بہترین ماحول ہے۔ سب کچھ ہے۔ رنگ روتق سے مطلب ہے۔
 - ٹھوکان - کس کھڑکیوں کا خرافہ زبوجو - عجیب ہے - یہ اپنے اسٹوڈیو کی بات ہے - واہ رہے غیب -
 یونس آتیس اپنی غیر حجابہ بہن ہے جتنا کہ پرس ہے مگر واہ رہے غیب - ٹھٹھٹ میں ہیں - الامان - اور کیا کہوں
 بس یہ کہ - "ہر ایک زندگی ہوتی ہے غیب سے امداد" واقعی - یہ بات صحیح ہے - رند سے مطلب ہے کہ
 "پر حجابہ امداد" والا حوزہ زندگی کی طرف رو رہے وہ بھی اللہ میاں کی بڑی دین ہے - قناعت اور استغنیٰ والا
 رویہ اگر سو تو "سب سے" کھل جاتا ہے - کچھ ایسا ہی تحریر ہو رہا ہے - واللہ اعلم بالصواب -

سموں یاد آرہی ہیں - انہیں سار کر لو ذرا - ان کے چھاجان کی طرف سے -

اور شیرین فاطمہ سے کہہ دو کہ ان کے قسط کا جواب جلد از جلد یعنی دو ایک روز میں دیا جائے گا -
 اور سرین فاطمہ کو مطلع کرو کہ اماری میں بہت سے پیگ میں لیکن اپنا اور کوٹ دروازہ کی چابکھی پر
 لٹکا ہوا ہے - اور عرفان احمد کو بتاؤ کہ جب کبھی چھاجان آئیں گے تو تمہارے لیے حرف پسٹریاں لے دیں گے
 اور سلطان احمد سے کہو کہ اے حامد زیب! تو تو اگر کھا کر دیا بھی پیتے تو یہ جسم پر حاکم یہ معلوم ہوتا ہے کہ سبک
 ہے - ریشم ہے - بات - کیا ہے - بہت کچھ اچھی چیز معلوم ہوتی ہے - اور سلطان احمد کو بتاؤ کہ تمہارے
 مردانہ حقش کی داد سب سے زیادہ پرس میں مل سکتی ہے - کیا بات ہے - حشر بدوہر - لوتی بڑا گان :
 اللہ اپنے حفظ و امان میں رکھے اور طاقت ور بنائے - تکرار کرنے اور تواتر کرے اور معذرت کرے -
 نیک و بد کی غیر دے - ان کے امانی کے خط سے معلوم ہوا کہ ہر لوگ بڑھنے کھنے میں لگے ہوئے ہیں - چھاجان سے
 کہ تم اچھے گھبراہٹ سے پاس ہونگے - بہنوں نے لکھا ہے کہ حسن بھی کافی صحت سے پڑھ رہا ہے - اللہ اس کی
 صحت کی راحت اور اجر دے اور سرخ رو کرے اور کامیاب کرے - بھابی جی کیسی ہیں اور ان کی طبیعت
 کیسی ہے - اُمید ہے کہ آرام کرتی ہوں گی اور طبیعت کے ہندوانہ انداز کو برطرف کر کے کھانے پینے اور آرام
 کی طرف توجہ کرتی ہوں گی - درنہ تبلیغ کی خرافات ہے کہ آرام کرو اور دودھ پیو - سب بزرگ تو ایک
 طرف اب تو ماشا اللہ اولاد بھی تبلیغ کر سکتے ہیں - وہ تو وہ - ان کے انداز کو بھی یاد کر لیا جاتا ہے -
 شروشا ہی تو خرمذاق کی بات ہے مگر اس میں ایک خلوص کی ہر شامل ہوتی ہے - وہ بھی ان ہی کی
 خوشنودی طبیعت کے لیے - اور کیا - اُمید ہے کہ ان کی صحت اچھی ہوگی اور خوش ہوں گی -

سموں کو بیا کر دین یعنی میٹھی تو اور شیرین فاطمہ کو بتاؤ کہ ان کو اپنے قسط کے جواب کا وقت 11
 اور انتظار کرنا ہوگا اور پھر اس کے بعد وہ فوراً ہی خط لکھیں گی - اپو (سرین فاطمہ) کے مزاج کے بارے
 میں مطلع کریں گی اور عرفان احمد کی خیریت خاص طور سے لکھیں گی - اور سمین فاطمہ کے بالوں کی عیاں
 اور انداز آرائش بتائیں گی - بابا اور اماں کو سلام کہہ دیا - بچوں کو دعا دیا - بھابی جی اور حسن کو سلام -
 میں خود سماعتیں یاد کرتا ہوں اور تمہاری صحت و سلامتی کا اور جامعہ زیبی کا مشتاق اور خواہش مند ہوں -
 آخر اللہ ذکر تو ماشا اللہ ہے - فکر مت کرو - اطمینان رکھو اور بچوں کو پیار کرو -

مختار ہارث

پیرس - ۲۰ اپریل ۱۹۶۴ء

پیاری - شیرین فاطمہ شہزادی

یہ بتاؤ کہ اس وقت سہو کیا کر رہی ہے۔ تم نے آج
سہو کے بال کس طرح بنانے کا ارادہ کیا ہے۔ سر نہ ضرور
لگا دینا۔ اور۔ سوخان احمد مختار اور تم اُن کا خیال رکھتی ہو گی۔
نسرین فاطمہ کیا کرتی رہتی ہیں۔ پڑھتی تو زیادہ بہنیں ہیں
اگر زیادہ پڑھا کریں تو اُن سے کہا کرو کہ ایو چل اب
کھیلیں۔ اور مختار سے بھائی صاحبان سید سلمان احمد اور
سید سلطان احمد مختار خیال رکھتے ہوں گے۔

اور اباجی کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ مختاری امی
بہت محنت سے پڑھ رہی ہیں اور بقول اباجی کے کہ اللہ
اُن کی محنت کی راحت دے اور کامیاب کرے۔
تم بھی پڑھ رہی ہو۔ کھیلا بھی کرو۔

باجی کی طبیعت کیسے ہے۔ اُمید ہے کہ اُن کی صحت

اچھی سہوگی اور آرام کی طرف توجہ کرتی ہوں گی ۔
 اچھا ۔ عمو صاحب کو تین چار روز موئے خط لکھا
 تھا ۔ اُمید ہے کہ ملا ہوگا ۔ اس میں یہ بھی وعدہ کیا گیا
 تھا کہ عنقریب شیرین فاطمہ کو خط لکھوں گا ۔
 سب گھر والوں کو ۔ باجی اور اماں جی کو سلام
 کہہ دیا ۔ عمو صاحب ۔ باجی اور امی کو سلام کہہ دیا اور
 یاد کر دیا اور اپنے بہنوں بھائیوں کو چچا جان کی طرف
 سے تم خود ہی پیار کر لو پیاری ۔
 آج پڑھنا کچھ نہیں ۔ کھلنا ۔ اور اماں جی سے
 ایک دو آئی لیکر اپو کے ساتھ کچھ چٹور پن کرنا اور
 سیمین کو بھی کھلانا ۔
 یہ جگہ جہاں سے بیٹھ کر یہ خط تم کو لکھا جا رہا ہے
 بند ہو رہی ہے ۔ اس لئے خط بھی ختم ہو رہا ہے ۔ اب
 اور کیا لکھا جاوے بس یہ کہ چچا جان تمہیں اور تمہارے
 بہنوں اور بھائیوں کو یاد کرتے رہتے ہیں ۔

تمہارے ۔ چچا جان

PARIS

21.4.64

سجائی جان —!

میں صرف کام کر رہا ہوں۔ (رنگ مازی و لقا مٹی)
باقی کام بقول شخصے اُس نیلی چھتری والے "رب بے نیاز"
کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ خود بخود۔

ٹکٹ اگر سیکار جائے تو جائے۔

میں پیرس نہیں چھوڑ سکتا ایسے حالات میں۔

کفرانِ نعمت ہو گا۔

اس وقت پیرس کو نہ چھوڑنا عین عبادت ہے۔ پیرس میں قیام
کرنا۔ عین نماز تہجد ہے۔ اُس "رب کارساز" کی
لامحدود مہربانی ہے۔ کرم ہے۔ عنایت ہے۔ لوازش ہے۔
پیرس میں۔

ابنِ فرانسیسی زبان کا "الف" بھی نہیں آیا ہے۔۔۔
۔۔۔ اگرچہ ایک شدید قسم کی بے نیگم زندگی اور بود و باش کے
انداز کی وجہ سے اپنی اعلیٰ حالت خراب ہے۔۔۔ مگر یہ کہ

کام خود بخود ہی ہورہے ہیں۔ اور تو اور جاپانی اخبار ریل
کے غائبانہ بھی اپنا کام دیکھتے آ رہے ہیں۔ سلسلہ علی راہ ہے۔
۔۔ لکھ رہے ہیں چکاہوں کہ اپنی مستقل غائش ہے۔ اور "اللہ"

رزاق ہے۔
قبول مٹھنے ٹھٹھ ہے۔

اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ زندگی ملائم ہے۔ سخت نہیں ہے۔
سخت ہے۔ بستر گل نہیں ہے۔ آزمائش ہے۔

— چند روز پیشتر ایک خط لکھ چکا ہوں جو کہ
کما حقہ تفصیلی خط تھا۔ اُمید ہے کہ ملا ہوگا اور اس
سے دیگر صورت حال معلوم ہوگی اور کل تقریباً اگلے
ہی وقت شیرین ناظمہ کو بھی اُن کے خط کا جواب لکھ چکا
ہوں۔ اس خط سے پیشتر وہ بھی مل گیا ہوگا۔

— دیکھ رہے ہو کہ پیر میں سے کس پائے کی، کس حد کی
خط و کتابت ہو رہی ہے۔ حمد و ثنا حلوٰط کی بالاقط نہیں
بلکہ ہر منت ادا نہیں ہو رہی ہے۔

"کون اللہ کو کہتا ہے کہ رزاق نہیں"

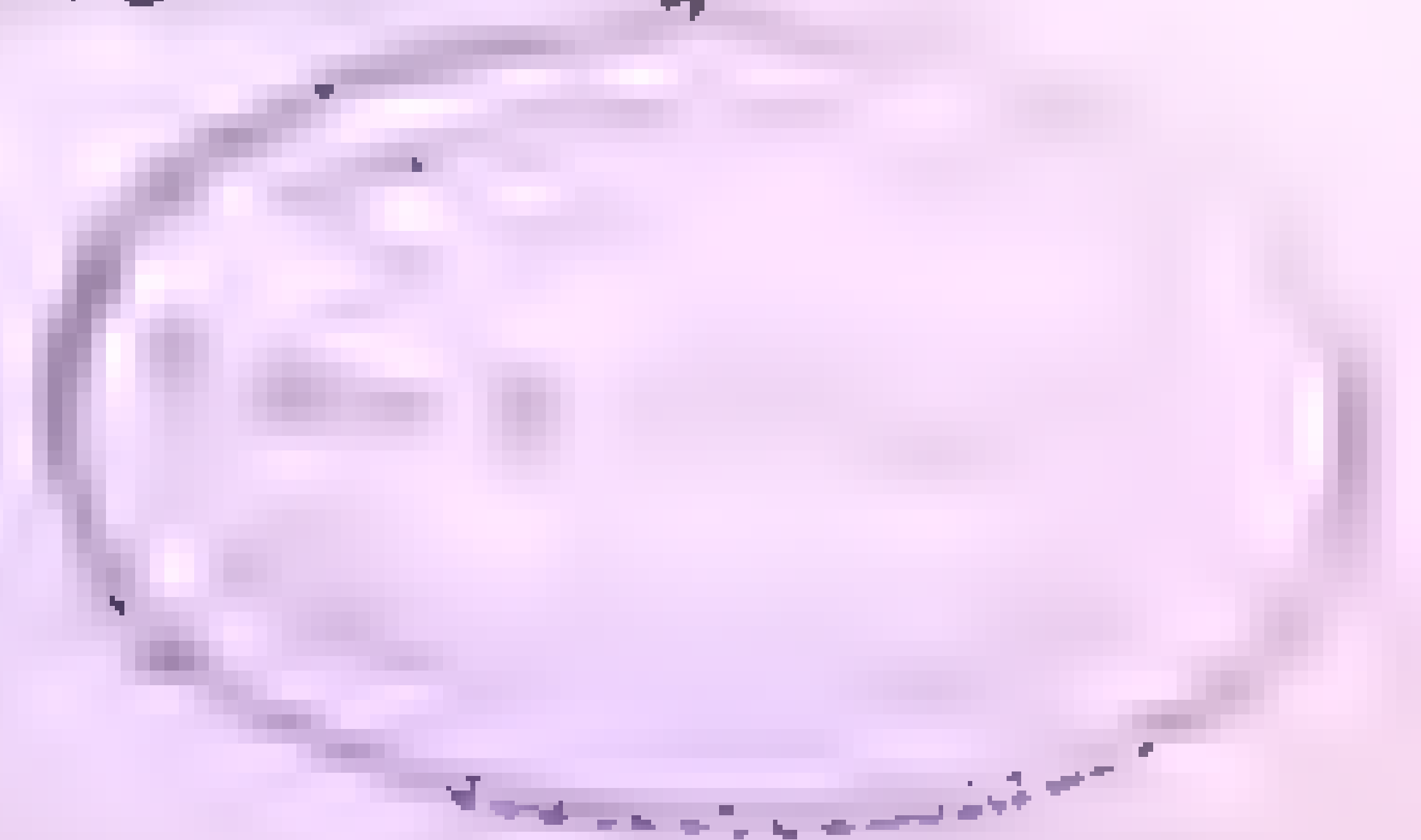
رزاق ہے۔ کار ساز ہے۔ گذراؤات اور بود باش ہو رہی
ہے۔ زندگی کے شرائط ایک طرف۔ وہ بھی ہیں اپنی

جگہ پر۔ جہاد ہے۔

سلمان احمد سے پوچھو بلکہ پوچھو کیا وہ خودی
لکھدیں کہ یہ میرا کونسا خطا ہے۔ خطوں کا اب تک
کتنا اسکور ہو چکا ہے۔

اور سمیعین فاطمہ عین کی معرفت بقول عرفان کے
اور شلو کے شیخا "اور بقول میرے "سموں" ہے
اُن کو پیار۔ اس وقت سلطان احمد کریں گے
تو اچھا رہے گا۔

اور کیا۔ فی الحال اور کچھ نہیں۔ سمعہ راضی آنے
کے بعد لکھوں گا۔ یہاں سے یہ خط ڈالنا پدا کھانا
کھانے جاؤں گا اور اس کے بعد کام جاری ہو جائیگا
اور صبح ہو جائیگی اور پھر بھی مجھے نیند نہیں آئیگی۔
میں صبح کے دس بجے شام کے تین ساڑھے تین بجے
تک سوٹا ہوں۔ اور یہ پیرن طرف پیرس ہی میں دف
ہو سکتا ہے۔ عابد شب زندہ دار ہونے کا پیرن۔
نسرین فاطمہ کیسے ہیں۔ اس وقت کیا کر رہی
ہیں۔ اور اُن کی ناک کا نشان، وہی تو اُنکی خوبصورتی ہے



448 مگر والوں کو یاد کر دو اور سہم کہو اور بچوں کو
دعا و پیار۔

اور اہل شہر کا کیا حال ہے۔
امید ہے کہ اہل محمد بہ خیریت ہوں گے
اور اہل شہر میں لطف محمد۔ سب طین مبارک
دین کا اچک کام تھا جو میں نہیں کر سکا ہے۔ (منزل ہے)
— اور کون۔ بس۔ ان لوگوں کو یاد کر دینا۔
رہن کی خیریت اور صحت اور چھوٹے ماسوں کے بارے
میں لکھنا۔

آم پک گئے ہیں۔؟ اہل کہاں کیے ہو گے۔
وسر فصل میں اگر کوئی آم پکنے کی منزل تک قائم اور
ثابت رہ گیا تو وہ سمجھو کھائے گا اُسے۔
یہ جگہ بند ہو رہی ہے۔ یہ کیفی۔

مختار اے صدارت

PARIS
5/5/14

سجوانی جوانی

امید ہے کہ گھر پر طرح چیز ہوگا۔

تو میری سب سے پہلی چیز ہوگا۔

بہت کچھ کر رہا ہوں۔

کام خوب چل رہا ہے۔ دس گھنٹے کھڑے ہوئے۔

میں ایک دن وٹ کر رہوں۔ وہ بہت ہی سہل

رہا۔ اس کام کو بہت دنوں اور دیر لگا رہا ہے۔

اب اسی وقت کار میں رہا ہوں۔

کی بات ہے۔ اچھا ہے۔

میں نے ایک کم فرم خریدی ہے۔

کہ: "ہاؤڈو یوفیل ان پیرس؟"

میں نے کہا ایک ہی سال میں

"وریوئل" - "سم ٹائمز" اور "ہیری لڈ"

سم ٹائمز ایک سال میں۔

[illegible][illegible]

1898

صداقت

پیرس - ۱۳ اگست ۱۹۶۶

بھائی جان۔

کل شام تمہارا خط ملا۔ اچھا رہے گا اگر حوالائی میں آؤ۔
دوسرا لغاف جو اس لغاف میں ہے شمیم صاحبہ نام ہے وہ ان کو ٹیلی فون
کر کے بتا دو کہ ان کے نام ایک خط ہے۔ یہ بھی کہہ دینا کہ اس وجہ سے ایک لغاف
میں دو خط ہیں کہ انہوں نے اس طرح بھیجا تھا کہ یہ کہ اپنی دیگر حریت
اس خط سے تمہیں بھی بتا دیں گے۔

ہر طرح خیریت ہے۔ کام اچھا ہو رہا ہے۔ ایک آدھ دن میں گھر کے پتہ
پر خط لکھوں گا۔ ریڈیو کے دفتر میں انصاری صاحب، مدنی صاحب اور
حمید سیم صاحب کو دیر اسلام کہہ دینا۔

تمہارا — مہاراجن

پیرس - مورخ ۲۸ مئی ۲۶۵ء

بھائی جان! —

کام کی پورسش اور زندگی کی ہر بونگ کیوں سے کٹی روز سے
خط نہیں لکھ سکا اور روزانہ خط لکھنے کا ارادہ کل پر ملتوی ہوتا رہا۔
یہ خط روادری میں — صرف خیریت درج کرنے کے لیے لکھ رہا ہوں۔
فرصت اور موڈ ہوتے ہی تفصیل خط لکھوں گا۔ حالات بہتر ہیں۔
نختر یہ ہے۔ اب سے کچھ دنوں پہلے شیم اور کو ایک خط لکھا تھا
جو پہلے تم ہی کو ملد ہوگا۔ اُس سے اپنی خیریت معلوم ہوئی ہوگی۔
قد رے تفصیل کے ساتھ لکھا گیا تھا۔ اُن کا ابھی جواب نہیں آیا ہے۔
امید ہے کہ گھر پر رطوع خیریت ہوگی۔ اور صوبہ خوش افرم
ہوں گے اور "کام" بہر حال چل رہا ہوگا۔ لیکن تم کو تمنا ہیں مٹنا شروع
ہو گئی ہوں گی اور اگر نہ ہوئی ہوں تو بہر کیف جمع ہو رہی ہیں ایسی صورت
میں اگر قیامت ہو رہی ہو تو پیرس سے کچھ روانہ کیا جا سکتا ہے۔ یہاں سے
۱۲ بجے ۲۰:۵۵ ملے ہیں۔

خط جلد آنا چاہیے۔ اگر خط یسین فاطمہ کے نام ہوگا۔ سیرین فاطمہ
کے نام تو برائے نام ہوگا ورنہ اُن کی اماں جی کے نام ہوگا۔
اندز یادہ اس وقت کیا لکھوں۔ سر بازار بیٹھا ہوا یہ سطرین لکھ رہی ہوں۔
اور وہ خط لکھنے والی محبتِ خاطر نہیں ہو رہی اور کہیں جانے کو بھی دیر ہو رہی
ہے۔ سہماں اور لڑکھن کی برادری م ازاد کے امتحانات م نتائج سے
خوش ہوئی اور یہ سن کر کہ سعدن اور پڑھنے لکھنے پر مائل ہو رہے ہیں
— اللہ اللہ! — اطمینان ہوا۔ بہر کیف
گھر والوں کو یاد کر دو۔ سہم و دعا۔
اور اپنی خیریت سے جلد مطلع کرو۔

تمھارا — صادق

SYED MAJEED AHMAD SAHIB.

SIBTAH MANZIL,
1 ROAD, CHAKRANGI,
NAZIMABAD

KARACHI - (PAKISTAN)

AÉROGRAMME • PAR AVION

FIRST FOLD

SECOND FOLD

پریس - مورخہ ۵ جون ۱۹۴۲ء

سہیلی بھائی - !

کل شام تمہارا منگنے سے لکھا ہوا خط ملا۔

جواب اُس وقت لکھتا لیکن لغافے وغیرہ ادبیر تھے اور ہاتھ رنگ و دھن میں ملوث تھے۔ ویسے ایک سرسری سا رُقعہ پہلے تحریر کرنا تھا جو کہ مل گیا ہوگا۔ سید علی کو جس خط لکھوں گا۔ اُمید ہے کہ تم نے اُن کو دیگر صورتِ حال سے مطلع کر دیا ہوگا۔

کچھ دنوں پہلے تمہیں صاحبِ کتب خط لکھا تھا اُس کی رسید تمہارے منگنے سے لکھے ہوئے خط سے ملی۔ ابھی اُن کا جواب نہیں آیا ہے۔ بہر کیف اس بات سے اطمینان ہوا کہ خطا کھو یا نہیں گیا۔ دیگر تفصیلِ حالات اُس خط سے معلوم ہو چکا ہوگی۔

کام اچھا ہو رہا ہے۔

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرحِ خیریت ہوگی۔ وہ رُقعہ جس کا مضمون تم نے لکھا ہے نقل کر دیا ہے روار کر رہا ہوں۔ اچھا ہی ہے۔ گھر کے جو حالات تفصیل سے لکھوں۔ اور کیا لکھوں۔ غریب تفصیل سے لکھوں گا۔ گھر والوں کو یاد کرو۔

یہ سننا نہیں ختم آ رہا ہوں۔ اگر اور کچھ کا تذکرہ کرنا بہت دور ہے اُسے میں بھول گئی۔ بہر کیف۔ اس وقت نہیں جانا بھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ نیند بھی آ رہی ہے۔

گھر والوں کو سلام و دعا۔

تمہارا سہیلی

پیرس - ۲۶ جون ۱۹۶۱ء -

پیاری مٹھوں - سیما - سیمین فاطمہ

ایسے جھانسی جان سید سلطان احمد کو یہ جسے ٹکٹ اس نفاذ میں ہیں دینے کے بعد تباہ کر دیا جس جرم میں
رواہ کیے جا رہے ہیں کہ نفاذ پر ہمیشہ ایک ہی سونے کا ٹکٹ روانہ کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک نئے فریک کا ٹکٹ
جو پاکستان خطہ روانہ کرنے کے لیے ہونا چاہیے اس کا عرف ایک ہی نمونہ ہے اور اگر ایک فریک کے کئی ٹکٹ لیے جائیں
یعنی جن کی مجموعی قیمت ایک فریک ہو تو وہ جیکبے میں جگہ زیادہ گھر لیتے ہیں اور پتہ لکھنا مشکل ہو جاتا ہے اور
بھروسہ بھی لگتا ہے تو اور بھی گھنٹک ہو جاتا ہے۔ نیز اس بات کے جرم میں یہ ٹکٹ روانہ ہو رہے ہیں اور
اس کے خط میں اور بھی روانہ کیے جائیں گے۔

یہ ٹکٹ سید سلطان احمد کو دینے کے بعد اپنی اماں جی کو تباہ کر دیا آخر کو نفی شام ہے جس میں چچا جان
کا کاشت کو یاد کرتے ہوں۔

جب رکابوں پر نئی نئی ٹکٹیں ہوتی تھیں اور گھی ڈال کر ساگ گوشت کھایا جاتا تھا تو پوری رکابی سپورٹ کے
بعد بھی رکابی کا رنگ سبز بنی کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ جھٹکا ہوا سبز رنگ۔ یہاں تانبے کی رکابیاں نہیں ہوتیں
جس کی ہوتی ہیں۔ مگر ان میں جو سالن ہوتا ہے اس کو ختم کرنے کے بعد جو کیفیت اور رنگ ہوتا ہے وہ ایسا ہوتا
ہے جیسے کہ سالن کا کاشت کا لکھا یا ہوا تھا اور پھر سالن کا ڈالو۔ اور بوٹیوں کی خستگی اور تری اور مصالحہ
اور اٹھتی ہوئی بھاپ حکیم اچھو کے والد اگر خواب میں بھی دیکھ لیتے تو اردو ہے سے پیرس آگئے ہوتے۔ اور جو خاتون
کھانا نیز پر رکھتی ہے اپنے انداز اور مزاج اور صورت میں ممانی تاکو سے ملتی ہوئی ہے۔ یہ جگہ ہے تو بہت مہنگی اور
ہے بھی اپنی ہی جگہ میں مگر کھانا بہت اچھا ہوتا ہے۔ اور پھر بھارے چچا جان کھاتے جاتے ہیں اور کا کاشت
کو یاد کرتے ہیں اور ممانی تلو کو بھی یاد کرتے ہیں۔ بوشیاں یہ معلوم ہوتا ہے جیسے کہ گلاب کا تازہ تازہ کھلا
ہوا بھول ہے۔ بھول کیا ہے پورا گلاب ہے۔ اور ان کی تری، خستگی اور گداز اور آب و ملک اور
درجہ حرارت اور خوب صورتی۔ اور اس سے پیشتر بھارے چچا جان اپنی اماں جی کو تباہ کر دیا شوروا بھی دیتے
ہیں اور کبھی کبھی اس میں ٹکڑے بھی ڈالتے ہیں۔ اس وقت بھی کا کاشت کو یاد کرتے ہیں۔

مگر کھانے میں کاپی کی اور کام کی زیادتی کی وجہ سے فرسٹ نہ ہونے کے باعث کھانے شام میں ہی ہیں اور
دن میں گولی کھاتے ہیں۔ کام کرتے رہتے ہیں مگر رات کو خوب کھاتے ہیں۔ کھاتے کیا ہیں۔ کھانے کی کوشش
کرتے ہیں کیونکہ بھوک کم ہی لگتی ہے۔

یہ خط چاہ رہا تھا کہ مکمل ہو جائے رسی طریق پر لیکن موقع نہ ملنے کے باعث رہ گیا اور اب پھر

و ادوی میں لکھا جائے گا ورنہ اگر ہو گیا تو رہ گیا اور پوسٹ پہنچ ہو سکیگا۔

۱۰ ارجون —

یہ بابا صاحب کو مطلع کرو کہ ان کو اس سے بیشتر ایک رقتہ اور ایک کاغذ بخیر کیا جا چکا ہے، امید ہے کہ مل گیا ہوگا اور یہ بھی بتاؤ کہ چاچا جان ان دنوں کامیو کے ناول پر کام کر رہے ہیں اور اس کی اشاعت کے بعد نکالتی ہوگی تو برس کے اسٹاک ایکس چینج میں متولیان برگزیدہ کا مشورہ یہ ہے کہ اس وقت یادہ بیٹونا اور چاندی آئیے گا کیونکہ کتاب کی اشاعت کرنے والا ملک فرانس میں مال دار ترین لوگوں پر مشتمل ہے اور وہ لوگ نمائندگی میں تصویریں بھی خریدیں گے۔ یہ اسی صورت میں ہوگا جب کتاب چھپ جائے گی۔ اچھا مچھنے میں عین اپنی ہی طرف سے دیر ہے۔ مختصر طریقے پر یہ کہ دو معاملات اعلیٰ ترین سطح پر ہیں۔

اور اپنے بہنوں اور بھائیوں سے کہو کہ پڑھ لکھ کر سن اور مجھے بیمار زبانہ کیا کریں اور جو چیز کھائیں اس میں سے زیادہ مجھے کھلا دیا کریں۔ اور اپنی لمان جی سے ابھی ابھی ایک نو آنی لے لو۔

ابا جی اور اماں جی کو یاد کرو اور سلام کہو اور بابا صاحب۔ باجی اور چاچا جان کو بھی۔ اور سید عثمان لہر۔ سید سلطان لہر۔ نسیم فاطمہ۔ شیرین فاطمہ اور عرفان احمد کو دعا و مبارک۔

کھڑے کھڑے خط لکھا جا رہا ہے۔

یہ مکمل سید عثمان لہر کو دیدو اور ان سے کہو کہ چاچا جان کو معذرت ہے اس خط کا جواب وہ لکھیں گے تو اور بھی مکلف روانہ کیے جائیں گے۔

کھارے چچا جان

مرخ ۱۲ جون ۲۹۸

بھائی جان - !

جیسے ہی مختار ا منڈلا سے لکھا ہوا خط ملا تھا اُس کا جواب اور رُفہ جس کی نقل کر کے روانہ کرنے کو تم نے لکھا تھا اُس کی ایک نقل اُس کے ساتھ روانہ کر دی گئی تھی۔ لیکن مختار نے کل کے آٹے ہوئے خط سے یہ معلوم کیا کہ وہ رُفہ متحیں ہنر ملا۔ ممکن ہے خط لکھنے میں دوسرے دلی مل گیا ہو۔ بہر کیف مل جانا چاہیے۔ لیکن میں حفظ مآلذم میں اُس رُفہ کی ایک اور نقل کر کے روانہ کر رہا ہوں مبادا کہ پہلا والا نہ ملے تو یہ مل جائے۔ پھر اُس کے بعد ایک اور کتا فر روانہ کیا تھا جس پر سیدین فاطمہ کا نام لکھا ہوا تھا۔ اُمید ہے کہ یہ دونوں خط مل چکے ہوں گے۔

مختار اکل شام جو خط ملا تھا وہ نیچے اسٹوڈیو میں ہے اب اُس کو سامنے رکھ کر جواب جیسی کہ تم نے تاکید کی ہے نہیں لکھا جاسکتا کیونکہ اگر حرف اُس کو لینے میں حاتمہوں کو اس لمحے آخر شب میں۔ پھر نیچے صوبہ یاد ہے اور اُس میں حرف ایک ہی تو نکتہ ہے جس کا۔ یعنی اُن صاحب کی کوکھی۔ "منا ذالک"۔ پانچ ہزار پانچ سو پونڈ کی نیا شکارہ شیور لیٹ کار میں ہوتی ہیں۔ اور پھر وہ صاحب اگر دس شکاریں بھی دیں تو سوراخ نہیں پائے۔ اور پھر یہ کہ سودا اگر بہت سمجھتا تھا تو ذرا مباد کہ کس کے پاس ہے۔ برس، شہزادہ علی خان کے گھر میں کاشیگر تھا۔ اُن کو پسینہ بھی تھا۔ منہ کا شہر ہے۔ انتہائی محنت کر کے جو جیسے آتے ہیں وہ خرچ ہو جاتے ہیں کیونکہ یہاں کی بود و باش ایسی ہے۔ گذرا اوقات چوری ہے۔ محنت شاقہ اور خوبی قسمت کی بات ہے اور پھر اپنی زاپرانہ طبیعت کا مقتضا کہ جو کچھ آتا ہے خرچ ہو جاتا ہے۔

درمیان میں اور بھی جیسے ملے۔ شروع اسکے مہینے میں تو۔ ۵۰ فرنگ ملے ہر مہینے میں نے محنت مطلق کیا تھا کیونکہ اُس وقت یہ ایک خوش خری تھا اب اگر تیسے آتے ہیں تو لکھا نہیں ہوں اس لیے کہ وہ کوئی خاص بات نہیں ہے اور وہ بود و باش پر حرف ہو جاتے ہیں۔ رنگ، روغن، عطر، کاغذ وغیرہ پر۔ یہ وہ شہر ہے جہاں اچھے اچھوں کو پانی نہیں ملا اور عمریں کٹ گئیں۔ اپنی اگر گذرا اوقات اچھی طرح ہو رہی ہے تو یہ بہت بُری بات ہے۔ بھرنے سے کم نہیں ہے۔ یہ فرانس ہے۔ امریکہ نہیں ہے۔ ویسے اس میں شک نہیں ہے کہ میں اپنی بود و باش پر جتنے جیسے خرچ کر رہا ہوں اُس سے ایک تہائی میں بھی اور پھر اور بھی زیادہ آرام کے ساتھ رہا جاسکتا ہے مگر اپنی طبیعت اور افتاد اور عیادت پر پکڑ پکڑ میں جس وجہ سے جو کام ایک روز میں ہوتا ہے وہ اپنے یہاں اور سلا پانچ روز میں ہوتا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ کام کرتے کرتے رات کے چار بج چکے ہیں اور بھوک کا احساس ہو رہا ہے اور کوئی سینڈ ویچ کھانا ہے یا چائے پی پی ہے تو باہر نکلے، دُور دما زنگ پر کوئی رات اور دن کھلا رہے والے کیفے میں گئے، ٹیکسی والے کو دس بارہ فرنگ دیے، اُس کے بعد جو چاہے گھر پر دو آنے میں تیار ہوتا ہے اگر خود کی جائے تو وہ کیفے میں دو تین روپیہ کی پی گئی اور پھر ایسی دوسری ٹیکسی پر ہوئی، دس بارہ فرنگ ٹیکسی کے پھر ہو گئے۔ یعنی جو چاہے بھگدار آدمی دو آنے میں پی سکتا ہے وہ اپنے آپ کو اگر ۲۵ روپیہ کی پی گئی ہے اور پھر محنت آگے کہ اُس وقت گہری رات میں ٹیکسی نہیں مل رہی تو انتظار کیا جا رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ بھگدار بن کی بات ہے اور اس پر اپنا کوئی پس نہیں ہے اور یہ شال پر خیر ملا کو ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس بھگدار بن کی وجہ سے اپنے اخراجات وسیع ہیں اور کچھ پس انداز کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اور پھر یہ کہ طبیعت بھی پس انداز کرنے والی نہیں ہے، زاپرانہ ہے

وہی توقعات ہیں کہ نمائش کے بعد کوئی بڑی رقم آئے گی۔ اس لیے نمائش میں تاخیر ہے۔ یعنی کچھ وقت کا انتظار ہے۔
 اس کی تفصیل پہلے خط میں لکھ چکا ہوں۔ اس وقت سے امیدوں کے مطابق اگر آگئے تو پھر تحریر کروں گا کہ اپنے لیے کوئی
 نمائش کرو۔ یورپ کے ملکوں سے پاکستان سکول سے جو پزیرا مل سکتا ہے وہ خریدنے کا کیا ضرورت ہے۔ مگر ان صاحب نے بھی
 حد کر دی ہے۔ اپنی رچر فارمی ایکسچینج میں۔ لیکن پاکستان سکول کوئی قدری نہیں ہے ان کو۔ دسے ان کی طبیعت
 میں ساھوکارانہ سفاکی پائی جاتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ ایک عہد کسی کی غیبت میں لکھنا پڑا۔ خیر جانے دو۔ کچھ یہ
 رہا تھا کہ میرے آگئے تو تمہارے ہی ہیں۔ جو چاہتا کرنا۔ مگر یہ کہ میرے آتے آتے بھی وقت لگتا ہے۔ میں ابھی پرس میں بیٹا ہوں۔
 حمد جو آتھو دن۔ مگر یہ قدرت اتنا کرشمہ دکھا رہی ہے اور زندگی آگے بڑھ رہی ہے اور کام پور ہوا ہے اگرچہ اپنی صحت
 بے جہم بنی اور ہیڈوٹرن کی وجہ سے کچھ یو نہیں سی ہے۔ نہ کھانے کا کریا وقت، نہ سونے کا۔

مگر یہ شرف تانے ہوں۔ فقر منش۔ آج میں کچھ اپنی تولیف زیادہ ہی لکھ رہا ہوں۔ اپنے پاس کچھ بھی تو نہیں ہے۔ اگا
 ڈ کا کوئی کرپا ہے بھی تو وہی جو کراچی میں لیا تھا۔ سوائے چند کاغذات کے، ایک آدھ فرانسیسی سنکھنے کی کتاب ہے
 رنگ، برٹش وغیرہ۔ مگر اپنے اسٹوڈنٹس میں بیسیوں ایسے ذہن اپنی تصویروں کے لیے رکھے ہوئے ہیں جو میوزیم میں
 ہوتے ہیں۔ یعنی اتنے اچھے فریموں کا اسٹاک اپنے پاس ہے۔ منسلک اور قلم بھی ہیں اور تمہیں تعجب ہو گا کہ ایک
 ریڈیو بھی ہے جس میں گھڑی بھی لگی ہوئی ہے۔ چھوٹا سا ہے اور بہت اچھا ہے۔ یہ ایک بزرگ کرم فرمانے تھے کہ
 طور مرد ہوتا تھا۔ جب کڑی ایک مہینہ ہوا میں پرس سے دو دن کے لیے کسی گاڑی میں چل گیا تھا اور وہاں کسی بھی
 کی یو نہیں ایک تصویر بھی بنا دی تھی وہ لوگ تجھ سے پوچھتے تھے کہ اس کی قیمت ہے، میں نے کہا کہ یہ تو یو نہیں ہے،
 اس میں قیمت کیا۔ کچھ دنوں کے بعد یہ ریڈیو تجھے میں مل گیا تھا جو اپنے یہاں صرف گھڑی کا کام دیتا ہے۔ اس میں
 اللہ رحم کرے۔ موسیقی والا۔ بہر کیف یہ بود و باش ہے۔

اپنی گھڑی کا مالک بھی رہا نہ انداز کا آدمی ہے۔ کبھی اس سے یہ کہنے کا موقع نہیں ملتا کہ بیسوں کی ضرورت
 ہے۔ جیسے اس نے چار دن پہلے دو ہزار روپہ دیے تو وہ پھر خودی دریافت کر لیا کہ میرے اورے تو۔ پھر میں یہ
 کہوں گا کہ نہیں ابھی ختم نہیں ہوئے۔ اور کھانا کھانے، حتیٰ کہ بال کٹانے کے لیے بھی تنہا جگہ کی تجویز کرے گا۔ پتھلی
 مرتبہ اتفاق سے کہیں اس سے میں نے یہ کہہ دیا تھا کہ میں بال کٹانے جا رہا ہوں تو اس نے کہا کہ میں ساتھ چل رہا ہوں
 سمجھتی دوکان تبتانے کے لیے مالک مرا جانے والا ہے اور انہی دوکان ہے۔ ۵۵ روپہ میں انہی حجابت ہوئی۔
 بڑے بڑے نیکیوٹیوں میں اس کے ساتھ جانا ہوتا ہے جہاں یہ اعلان بھی ہوتا ہے کہ فلاں صاحب بھی یہاں موجود
 ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اور انہی ہی صحت اور مرثوت کا آدمی ہے۔ کوئی حد نہیں اتنا خیال رکھتا ہے اور میں اگر
 کام کر رہا ہوں تو وہ یہ کہتا ہے کہ آرام کرو چلو میں تمہیں سیر کرانے لے چلوں۔ پیدا آدمی ہے۔

(نامکمل)

نوٹ: خط مکمل کیے بغیر روانہ کر رہا ہوں تاکہ یہ دوسرا والا رقم تمہیں جلد ہی مل جائے۔ خطا مکمل کرنے کے لیے فرمت
 انتظار میں دیر لگنے کا امکان دیکھتے ہوئے یہ صفحہ آج ہی روانہ کیا جا رہا ہے۔ تمہارا صادق

PARIS

30.6.64

بھائی جان!۔

کئی روز کے انتظار کے بعد محققہ را خط میل کر اطمینان ہوا۔
اپنے اخراجات کی زیادتی میں اپنے پھوڑپن کو دخل ہے،
اس میں کوئی ملال کی بات نہیں ہے۔ یا یوں کہو کہ پھوڑپن
کا جوش طا ہے اس کی بھی قیمت ہوتی ہے۔ دراصل بہت
سے کام مردوں پر چھتے نہیں ہیں۔ مثلاً چھالیاں کرنا۔ بہر حال
لودو باش ہو رہی ہے اور اچھی طرح ہو رہی ہے۔ یہ وہ جملہ
ہے جو ہر خط میں ہی لکھا جاتا ہے۔ لہذا اس میں بھی شامل
ہو رہا ہے۔ آج کل میں ایک بہت بڑے پریس (چھاپہ خانے)
میں کام کر رہا ہوں جو کہ پتھروں پر ہو رہا ہے بالواسطہ۔
یہ کامیو کی کتاب کل لٹوگرافی ہو رہی ہے اور ایک نئے
قسم کا کام کرنے کا یعنی رنگین لٹوگرافی کا اصل پیمانے پر
تجربہ ہو رہا ہے۔ اس کام کے نمٹنے نمٹنے کی ہینے لگ جائیں
گے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ یہ کوئی بہت طویلانی کام

ہے بلکہ برہنہ کے اپنے ڈزپوٹرل برہنہ میں انتظار کرنا پڑتا ہے
 کیونکہ اور چیزیں بھی چھپ رہی ہوتی ہیں۔ بہر کیف اچھا ہے۔
 اور معاملات اعلیٰ پیمانے پر ہیں۔ اور تصویر میں بکلی رہتی ہیں۔
 مگر انہی اپنی کمانی ایک دن کی، سورج کے غروب سے پہلے پہلے
 خراج کر دیتے ہیں اور میں سورج کے غروب کے بعد سے خراج
 کرنی شروع کرتا ہوں۔

اور کیا حالات ہیں۔

اُمید ہے کہ گزیر ہر طرح خیریت ہوگی اور سب خوش اور
 تندرست ہوں گے۔ اور سید سلمان احمد اور اُن کے بہن
 بھائی۔ اچھی طرح ہوں گے۔ بڑھتے بھی ہوں گے۔ سید سلطان اور
 نے اُن ٹکٹوں کی رسید روانہ نہیں کی۔ ورنہ اُن کو اور بھی ٹکٹ
 روانہ کر دیئے جاتے۔ حجلہ ہی اُن کو اور ٹکٹ روانہ کیجئے
 جائیگے۔ مگر سے حجلہ خط آنا چاہیے۔ اور کوئی بھی بات ہو
 تو بلا تردد و تکلف لکھو۔

گرواں کو یاد کر دو۔ خورد و کھان کو دعا و سلام۔

محتملہ صالین

پرس - ۱۸ جولائی - ۶۶۴

پیارے سلمان احمد صاحب

وارے پیارے پس اور رنگ رلیوں کا سلسلہ جاری ہے۔
کئی روز ہوئے کہ مختار اخطا ملا تھا اور امروزی فردا ہوتے ہوتے
آج کا دن آگیا کہ جواب نہ لکھا جاسکا۔ اور اس وقت بھی جس
روادری میں یہ رقعہ لکھا جا رہا ہے، کچھ نہ پوچھو۔ اُدھر مختاری
اماں جی کو خط نہ آنے سے تعلق خاطر پیدا ہو رہا ہوگا اور اُدھر
مختارے چچا جان کو رنگ رلیوں سے اور ریت جگول سے فرحت
بہنیں مل رہی۔ اس اجمال کی سٹوڑی میں تفصیل اگر نہ لکھی
جائے تو مختاری اماں جی کو خواہ مخواہ میں دہا کہ ہوگا۔
مطلب یہ ہے کہ کاروبار اور فکر و کاوش کا سلسلہ جاری ہے
اور اطمینان اور سکون کے ساتھ (ذہنی طور پر بہنیں)
فراغت اور آسودگی کے ساتھ بود و باش ہو رہی ہے۔ اور
کوئی موقع کبھی ایسا بہنیں آتا جہاں کس نہ پرسی کا احساس
یا بے بضاعتی کی کیفیت پیدا ہوتی ہو۔ اور تو اور بڑے
بڑے امریکن اور جرمن رئیسوں کی بھی خاطر مدارات کر دی
جاتی ہے۔

”بود و باش ہو رہی ہے۔“ یہ وہ محاورہ ہے جو تقریباً ہر
حفاظ میں ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

ہمارے حوالائی کو ہر شہر میں چراغاں ہوتا ہے اور بڑی
زبردست قسم کی آتش بازیوں چھوڑتی ہیں۔ دیکھنے ہی سے تعلق
رکھتی ہیں۔ اُن کو دیکھنے کے دوران میں تم لوگوں کو یاد کیا گیا
خاص طور سے ہمسوں کو۔

اب تو تم لوگوں کے امتحان کے نتیجے معلوم ہو گئے ہوں گے۔
تخیر کرو۔ اور اگلے سال پریس آنے کی تیاری ابھی سے شروع
کردو۔ اور پھر ہمیں تعلیم کا سلسلہ جاری کرنا۔ انگلستان،
مختاری لائن کے لیے یورپ کے مقابلہ میں پس ماندہ ملک ہے۔
اور پھر یہ کہ دہاں جانا کوئی خاص بات بھی نہیں ہے۔
اس بات کی تفصیل لکھو کہ مختارے بھائیوں اور بہنوں
کے کیا مشاغل رہتے ہیں۔
انجام۔

کاموں کی کتاب پر کام ہو رہا ہے۔ یہ کام پتھروں پر ہو رہا
ہے اور ہر رنگ کے نیے ایک ایک پتھر پر کام۔ اگر ایک تصویر
میں پانچ رنگ ہیں تو پانچ پتھروں پر وہ بنانی ہوتی ہے اور

وہ پانچویں ستر جب ایک ہی کاغذ پر چھپ جاتے ہیں تو
 چیز مکمل ہو جاتی ہے۔ داب دستی پریس میں ہوتی ہے اور
 پریس کا بہت مشہور اور اہم چھاپہ خانہ اپنی آماجگاہ بنامہ
 ہے۔ اس طریقے کو لٹوگرافی کہتے ہیں۔ کتاب کے کچھ اوراق
 چھپ کر تیار ہو گئے ہیں لیکن ان کا قد و قامت آتا ہے کہ وہ
 آسانی سے پرسٹ ہونے کیے جاسکتے۔ خاص قسم کا لٹافہ چاہیے۔
 کتاب کی دو کاپیاں لکھے بھی مانگیں اور انہیں سے لوگ ان کا بھی
 محو سے سودا کر رہے ہیں۔ یعنی ایک ایک کتاب کے ایک ایک ہزار
 فرنیچ کا آفر ہو چکا ہے۔ یہ کتاب اس قسم کی ہوتی ہے جیسی
 بازار میں ہوتی ہیں۔ اور جب مکمل ہو جائیگی تب ٹائٹل ہوگی۔
 کتاب کو چھاپنے والا ادارہ حد درجہ خوش ہے اور مطمئن
 ہے۔ اور بہت داد ملتی رہتی ہے۔ اور پھر یہ کہ راستے بھی کھلتے
 رہتے ہیں۔

پرسوں میں ایک بہت چھوٹی سے لٹو پریس بھی تھی جس کا
 قد اس ورق کی برابر تھا جس پر پتھر پر شدہ حصہ ہے اس
 خط کا۔ اور پھر کل ایک اور تصویر جو بڑی تھی اور دو
 سال پہلے پریس میں بنی تھی معلوم ہوا کہ وہ بھی بک گئی
 اور پرسوں میں پریس کے دن اس کے تین ہزار روپے مل جائیگی۔

یہاں کے ۱۳ روپے کے اپنی بیاں کی گورنمنٹ میں یا ۲۲ روپے
 دیتی ہے اور جو بازار میں لٹا اور کھلنا زادہ - اب سمجھو کہ بیاں
 کے تین ہزار دہائی کے کتنے ہوئے - مگر یہ کہ کھلے ہوئے ہاتھ کے رنگ میں
 اور صرف منہ کی ہی جگہیں پسند آتی ہیں - تم جب آجاؤ گے تو پھر
 کوئی قاعدے کی ضرورت کی جائیگی -

کوئی معرہ سوزوں کرنا چاہتا ہوں - تمہارے سہو میں
 "ابنہ دہینہ و مرغ و ماہی" کے سلیے میں مگر اس وقت ہو نہیں
 رہا - ویسے ایک بات ہے بہ نڈی کا وجود اور جستہ دیکھتے ہوئے
 بہ نڈی کا سیداب لنگا کے سیداب سے بڑھ کر ہے -
 معرہ نہیں ہو رہا - اصل میں یہ معرے زبانی ہی اچھے ہوتے
 ہیں - میز پر آ اور جب کہ تمہاری باجی بھی دور سے سن رہی ہوں
 اور سنیں بھی رہی ہوں -

اچھا - اور کیا - بس گرو والوں کو یاد کر دو اور یہ نسل
 بھی دو کہ ستمبر کے آخر میں حد سے حد دس بارہ دن کے لیے
 کراچی آنے کی اگر ممکن ہو سکا تو پوری کشمکش کی جائیگی -
 کیونکہ کام آدھورے ہیں تو آنا مشکل ہے - کاروباری طور پر
 پریس میں آنا ملوث ہواں کہ ایک دو دن کے لیے بھی پریس
 چھوڑنا مشکل ہے - اور قریب میں اور بھی ملک ہیں جہاں سے

لوگ بدلتے ہیں لیکن جانا بہنیں ہو سکتی ہیں نہ کام کا حرج
ہوتا ہے۔

اباجی - اماں جی - بابا صاحب - باجی اور چچا جانی کو
سلام کہو اور یاد کرو اور تم کو، سلطان احمد کو،
نسرین فاطمہ و شیرین فاطمہ کو، اور عرفان احمد و سیمین فاطمہ
کو دعا اور مبارک۔

اور اماں جی سے کہو کہ سچو کے ایک اکٹی دیں۔
اور سلطان احمد سے کہو کہ خط لکھیں۔

بھائی
بھائی

چچا جان

Galerie PRESBOURG,
20, Avenue Kleber,
PARIS 16^e

تاریخ ۲۸ جولائی ۱۹۶۲ء

* گیلبرٹ نے دہلائی دی تھی اور وہاں ملاقات ہوئے پر خطرہ کھیل دینے لگی

سجائی جان با۔ کئی روز ہوئے کہ پیرس کے ایک گراں ٹائٹ کلک میں رات ۴ کو ٹی پونے دو بجے مختار اور سید کا خط ملا تھا۔ سید علی نے اپنے بچوں کی تصویریں بھی روانہ کی تھیں جو اپنے ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگوں کو بہت پسند آئیں اور اس دوران میں جو چند منٹ ۴ بجے ہوا تھا مختار اور سید علی کا خط پڑھا اور سید علی کے بچوں کی تصویریں تہہ پہن کہاں سے کہاں پہنچ گئیں اور پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی۔

میں مختار اٹھانے سے پیشتر کہونا سحان اند کے نام ایک خط لکھ چکا تھا تو اس وجہ سے فوراً جواب نہ دیا۔ اس سید علی کے خط کا بھی جواب نہیں دیا ہے۔ بہرہ کو۔ آج کل میں صرف کامیو کے ناول پر کام کر رہا ہوں اور کچھ نہیں۔ تمام خاکے مکمل ہو چکے ہیں صرف "ایک زنی کیوشن" باقی ہے۔ طویلان کام ہے۔ یہ صرف اس لیے ہوا ہے کہ اس ۴ بعد نتائج اور ملاقات اچھے ہو جائیں گے اور تصویریں بکے کے لئے امکانات وسیع ہو جائیں گے۔ دیر لگے گی۔ ہر کث میں نے سحان کی خط میں لکھا تھا کہ ستمبر کے آخر میں آنے کا کوشش کروں گا تاکہ مختاری لہاں کو تسلی ہو جائے لیکن مکان کم ہی نظر آتا ہے پرسوں بھٹو صاحب اپنے اسٹوڈیو آئے تھے انہما ہمراہ پاکستان کے سفیر بھی تھے۔ اسی روز دوپہر کے بعد وہ پیرس سے جا رہے تھے۔ کیونکہ اتوار کا دل تھا اور ان کی گھری کا ماکہ سو سو ٹراں فورٹ بھی اس روز پیرس سے باہر گیا ہوا تھا تو گھری نہیں دکھا سکا۔ اگر تہہ ہوتا تو گھری کا جاں اپنے ہی پاس رکھتا۔ چلو۔ اچھا ہوا۔ کل صبح کے نو بجے کامیو کا کتاب کی اشاعت کرنے والے ادارے کے صدر، سکریٹری اور خزانچی ویزہ آچکے۔ امید ہے کہ کچھ رقم بھی آئیگی۔ اس چند روز ہوئے جو تصویریں مٹی میں وہ فکارو کے ڈالر کوڑنے خریدی تھیں۔ لاٹگارو کے ڈالر کوڑنے کے ٹکڑے دیوار اچھا شو کس رہیں گی۔ یہ تصویر ۳ ہزار فرانک میں بکی تھیں۔

(یہاں تک خط لکھتے لکھتے رہ گیا تھا۔ ۲۹ اور ۳ جولائی کی رات میں یہ خط لکھنے کی پھر کوشش کر رہا ہوں۔) کچھ ٹھکان ہے۔ ذہنی طور سے۔ خواہ مخواہ۔ خیر۔ آج صبح ۶ بجے آؤ موبل ایس سی ایس ۱۵۰ باب لسٹ وکٹس آئے تھے اور کتاب (لا اتر انٹری) کے جملہ ۲۵-۲۶ رنگین خاکے مکمل ہو چکے ہیں۔ یعنی قینا کلم بہ حقیقت آرٹسٹ ۴ کرنا تھا وہ پورا ہو چکا ہے اب صرف بقدر زانی کا کام کرنا ہے یعنی اکڑی کوشش۔ مگر وہ بھی طویلان کام ہے۔ اچھا ہے اس کا تجربہ ہو جائیگا۔ آج صبح ایک ہزار فرانک اور بھی ملے۔ یہ کامو کے جلسے میں ملے۔ امید ہے کہ کتاب کا پہلا حوالہ ستمبر تک مکمل ہو جائیگا۔ دن میں کتاب پر کام ہو گا

اور رات میں تصویر کشی ہوگی۔ اپنی گیلری ماہ اگست میں بند رہی کیونکہ ان دنوں میں پریس کے لوگ پریس سے باہر چلے جاتے ہیں۔ ویسے خط مجھے گیلری ہی کے تہ پر لکھنا۔ اسی گیلری کا مالک بھی کل جا کر یکم ستمبر کو واپس آئے گا۔ میں کاموں کی کتاب کے حوالے میں پریس میں رہوں گا۔ اُس کے بعد ہالینڈ سے کرنے کراچی آؤں گا۔ اُمید ہے کہ حالات اچھے رہیں گے۔ اور جب کتاب چھپ جائیگی لیکن مکمل ہو جائے گی تو ایک رقم آئے گی اور معاملہ ویسے بھی اعلیٰ سطح پر اچھا ہو جائے گا۔ یہ سب سلسلے بھر پور قسم کی نمائش کے لیے ہیں۔ کتاب، نمائش اور ان کی نمائشوں کی بنیاد کا کام کرگی۔ ویسے یہ کمرہ اوقات اچھی ہو رہا ہے۔ بہر کیف قبل اس کے کہ صفحہ بھرنے لگے میں دیگر معاملات کی تفصیل سے درگزر کر رہا ہوں۔ یہ تحریر کر دے کہ بچوں کے نتائج آگئے اور کیا آئے۔ اور چھٹیوں میں ان لوگوں کے کیا مشاغل ہیں۔ کیا نکتے ہیں۔ مگر کے جملہ لوگوں کی صحت کیسی ہے۔ سیچین فاطمہ کی نور الفات پر قدرت اس دوران میں کس حد تک اور زیادہ ہوئی۔ اب تو وہ سلطان احمد کی سرکہ آرا شیردانی و خان احمد پرفٹ ہوتی ہے کہ نہیں۔ مگر ابھی کہاں ہوگی تاہم کیونکہ مجالس میں ذاکری بھی کرتے ہیں تو بیچی شیردانی زبب دے گی۔ سلطان احمد کے کیا بیور ہیں۔ نسرتین فاطمہ اور شیرین فاطمہ کے قد میں کیا اضافہ ہوا۔ سلطان احمد کرکٹ وغیرہ نہیں کھیلتے۔ چھٹیوں کے زمانے میں اُن کی کیا دلچسپیاں ہیں۔ اچھا ہے دہان میں نہیں ہوں اور نہ اُن کو تصنیع اوقات کے زیادہ امکانات تھے اور بجائے فیسٹ ڈویژن کے سکندھ بھی آتی تو بڑی بات ہوتی۔ مگر خط دل چسپ اور لوج دار لکھتے ہیں۔

اور کیا۔ ہاں اماں کو بتاؤ کہ پریس میں کھانا اچھا مل رہا ہے۔ رات کو مزہ کھانا کھانا ہوں۔ دن میں یوں ہی۔ اچھا ہے بہر حال۔ اور سب ٹھیک ہے۔ اور اللہ بڑا کارساز ہے۔ اُمید ہے کہ ہر طرح خیریت ہوگی اور سب اچھے ہوں گے۔ بچوں کو دعا دینا رہے۔ اور بھائی جی کیسے ہیں۔ طبیعت کیسی ہے۔ حسن کے امتحان کا نتیجہ آیا کہ نہیں۔ پاس ہو جائیں تو تعجب کی بات ہے۔ بابا اور اماں کی صحت اور مشاغل کیا ہیں۔ مگر پر کوئی ملال رہتا ہے کہ نہیں بہر کیف۔ سب کو دعا و سہم سے یاد کرو۔ اور اپنی حریت تحریر کرو۔ اور دیگر اغراضے نزدیک کے حالات بھی تحریر کرو۔

تمہارا
ملائی

اور کوئی فکر مت کرو۔

معرض ۳۱ جولائی ۹۶۱

پیارے سلمان احمد ! یوں سمجھو کہ یہ مختارے خطا کے جواب کی دوسری قسط ہے۔
تقریباً ہر خط میں ہی کامو کی کتاب کا ذکر ہوا ہے۔ بقول شخصے آسن کامو کامو ہوئی
کہ اب صیغین فاطمہ کے ذخیرہ الفاظ میں کامو کا لفظ بھی شامل ہو گیا ہوگا۔ آج
بھر ذکر ہو رہا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم سوچتے ہو گے کہ جب شیروانی ہنری پھنی
جاری تو چچا جان کا حلیہ کیا ہوگا۔ خلیش ہوگی۔ ہے نا؟ جب کامو کی کتاب
دیکھو گے تو یہ اندازہ ہو جائے گا کہ مختارے چچا جان کی پرس میں دج کیا ہے
کیونکہ اس کی جلد ۲۵ رنگین تصویریں دراصل سب کی سب ہو ہو سلیف
پورٹریٹ ہیں۔ کوئی فرق نہیں ہے۔ کتاب کا جو مرکزی کردار ہے اُس کو شیروانی
ہنری ہنری جاسکتی تھی کیونکہ جس علاقے کا ماحول اس میں ہے اُس میں کسی
نے شیروانی دیکھی بھی نہیں ہوگی۔ بہر کیف مختاری خلیش کہ چچا جان کا کیا نقشہ
ہوگا اس کتاب کو دیکھ کر دائر ہو جائے گی۔ خود کامو نے اس ناول میں شاید اپنا
ہی خاکہ بنایا ہے کسی حد تک۔

کتاب چھپنی شروع ہو گئی ہے۔ سرورق چھپ چکا ہے۔ اپنا نام ذرا زیادہ
نمایاں چھپا ہے کیونکہ کتاب بنانے والوں کی خواہش یہ تھی کہ متحدہ دستخطوں کا
بلاک بنا کر سرورق پر چھاپا جائے اور نیلے رنگ میں۔ میں نے انکار بھی کیا کہ
کیونکہ میرے دستخطوں میں لوگ واقف نہیں تھے تو ٹائپ میں ہی موزوں رہے گا لیکن
یہ کہ وہ نہیں مانے اور اپنا اور مولف کا نام نیلا چھپنے کی تجویز ہوئی اور کتاب
کا نام اور ادارے کا نام سیاہ۔ بہرہ۔ ابھی طو لال کام ہے۔ یوں سمجھو کہ ابھی
بلو پرنٹ تیار ہوا ہے۔ کتاب کا سائز ۳۵ سنٹی میٹر ضرب ۲۵ سنٹی میٹر
ہے۔

آج مختارے بابا صاحب کا بھی مختصر سا خط ایک اور صاحب کے خط کی پشت پر
لکھا ہوا ملا ہے۔ اُمید ہے کہ اس دوران میں میرے خط میل گئے ہوں گے۔ ابھی

کل ہی خط لکھ چکا ہوں۔ اُمید ہے کہ ملے گا۔ کتاب مکمل ہونے کے بعد میں کچھ دنوں کے لیے آنے کی کوشش کروں گا۔ اور پھر واپسی پر نمائش کی جائیگی۔ ورنہ آنے میں اور بھی دن لگیں گے۔

اچھا۔ اور کیا صورت ہے۔ کیونکہ گروا لے بھی اس خط کو دیکھیں گے تو ہنسی مذاق کی زیادہ گنجائش نہیں ہے۔ کم عمر لڑکیوں سے گفتگو کے دوران یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ دیکھو ہم تمہارے بزرگ ہیں دراصل ہمارے ~~بھائی~~ سے دوستی کرنے کی عمر ہے تمہاری۔ آج کل تو وہاں گری بہت ہوگی۔ تم لوگ کرتے ہیں رہے ہو گے۔ آج کل امال جی کا جو چلہ سب سے زیادہ کس پر ہے۔

بابا صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ چچا جانی صرف انگریزی میں فیل ہوئے۔ تعجب ہوا۔ اس پر تعجب بھی ہوا کہ صرف انگریزی میں ~~فیل~~ ورنہ اور مسندوں میں بھی فیل ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں تھا۔ بہر حال بہت عنایت بات ہے۔ ضمنی امتحان میں پاس ہونے کا امکان ہے۔

تم لوگوں کے نتیجے نہیں لکھے۔ تم خود ہی لکھو۔ باجی سے کہو کہ جلد ہی ایک خول آئے گی۔ سید سلطان احمد کیوں خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ اُن سے کہو کہ خط لکھیں تو اُن کو جواب میں ٹکٹ روانہ کیے جائیں۔ سب سے خط لکھے۔ سرین فاطمہ گول کرگش۔ شیرین فاطمہ۔ عرفان احمد اور سیمین فاطمہ کا بھی خط آیا تھا۔

اباجی۔ امال جی۔ بابا صاحب۔ باجی اور چچا جانی کو سلام کہو اور یاد کرو اور تم کو، سید سلطان احمد۔ سرین فاطمہ۔ شیرین فاطمہ۔ سید عرفان احمد اور سیمین فاطمہ کو دعا اور پیار۔

اور کیا لکھوں۔ نقشے ٹھیک ہیں۔

تمہارے چچا جانی

(۵) خول آئوں سے متعلق ہوگا اور اس کا معنون مسند بنو گا کہ اول کے لیے جو بہترین بیار چوہے کے نام ہیں قدرت نے بنائے اور دوغ (کوچک) کے واسطے کوئل پیدا کی ہے اور لکھا آہم پیدا کیا ہے۔ کوئل اس لیے پیدا کی ہے کہ وہ لکھا آہم پر اپنی ریح کا اخراج کرے۔ ضمیمہ لفظ و نشتر مولیٰ۔

10.8.64

سجائی جا رہا ہے

اُمید ہے کہ ہر طرح چر و عاقبت اطمینان اور آسودگی کے
ساتھ وقت گزر رہا ہوگا۔

مختار اخطامہ تھا۔ سجائی آئے۔ جس میں ۵ ماہ خزانہ
متعلق جس کرشمہ یہ افسوس ہوا۔ آج رات کو ان کو خط
لاکھنؤ۔ یہ سلاخیں، کیونکہ پرسی ایک گھنٹہ ۵ بجے دن میں
کھانا کھانے ۵ وقت بند ہوتی ہے، اس وقت میں کسی کیفے میں بیٹھ
کر لاکھنؤ ہوا۔ اور دراصل مختار کے خط کی رسید کا طور پر
ہیں۔

اس سے پیشتر میرے اور بھی خط ملے ہونگے۔ اور فریت
معلوم ہوگئی ہوگی۔ یہ سطور میں اس مختصر سی مہابت میں لکھی جا رہی ہیں۔
کام باقاعدہ اور باضابطہ ہو رہا ہے۔ اور غالباً ٹھیک

ہی ہو رہا ہے۔

عبداللہ آلے سوئے تھے۔ کل چلے گئے۔ کئی ہفتے
بھر کے بعد، پھر آئیں گے اور یہاں کوئی ہفتہ ہو رہی ہے۔
کل رات بھائی استیاس حسن کو خط لکھا تھا جو آج صبح ان
کو پوسٹ کر دیا تھا۔ اُمید ہے کہ مل جائے گا۔ بڑی سخت بات ہے۔
اور دیگر عسدرت حال کیا ہے۔ اُمید ہے کہ ہر طرح فریت
ہوگی۔ جہاں ہر خسارہ مایانہ کا تعلق ہے، کسی نہ کسی
طرح معاملہ حل ہونا چاہیے۔ بہر کیف کوئی نہ کوئی انتظام کیا
جائے گا۔ فکر مت کرنا۔

گروہوں کا مزاج کیسا ہے۔

PARIS

26.8.64

سہائی جان سا
شہید رواروسی میں یہ سطر اے صرف اس خیال سے لکھا ہے
پیدا کہ کئی روز سے خط لکھنے کا موقع نہیں مل رہا ہے۔ بہ طرح ^{محنت} دیتا
ہے اور کام پورہ ہے اور خوب پورہ ہے اور اچھا پورہ ہے۔
امید ہے کہ گھر پر طرح خیریت ہوگی اور سب اچھی طرح
ہوں گے۔ جلد ہی مفصل خط لکھوں گا۔ اپنی اور گھر والوں کی
خیریت سے جلد مطلع کرنا۔

تمہارا — — — مبارک

PARIS

28. 8. 64.

بھائی جان -

آج صبح اپنے ایک انتہائی شفیق بزرگ کا انتقال ہو گیا ہے
طبیعت متاثر ہے۔ وہ تو ابھی ابھی جو کچھ راضا ملا ہے اور
اُس میں جو عرفان احمد کا تاریخی اور کلاسیکی جملہ تم نے تحریر کیا
ہے اُس کی وجہ سے کچھ تلافی مافات ہوئی ہے۔

اپنے ستمبر میں آنے والے امکانات کم ہی ہیں۔ کامیابی کتاب
دس اسٹریٹس چھپ چکی ہیں یعنی کوئی ۱۰ فی صدی کام
ایگزیکوشن کا مکمل ہو چکا ہے۔

جلال الدین اہریاں آئے ہوئے تھے، وہ کل کراچی پہنچے
مکان پر تم سے ملاقات ہو تو خیریت معلوم ہے۔
اور زیان اس وقت کیا لکھوں۔ آج کام نہیں کر رہا ہوں۔

بزرگ کا سوگ نہا رہا ہوں۔ بڑی گھبرنا کا مالک تھا،
اور کس وجہ سے پہنچا بزرگ کی شفقت اور اخلاق اور محبت
میں مجھ وی کا افسوس ہے۔ خاص طور سے۔
باقی حالات بدستور ہیں۔ وہ فراوانی ہے کہ کوئی حد نہیں
کا ہے۔ سیم دزد کی زوالا کی۔ مزے ہیں۔ طبیعت میں
مگر سوز و گداز ہے۔ اور قناعت بھی ہے۔

امید ہے کہ اگر یہ طرح خیریت ہوگی اور سب خوش و خرم و
تندرست ہونگے۔ حوالہ اند کے محلے کی داد ایک مرتبہ اور۔
کیا خلافت ہے۔ چشم بادور۔

دو چار دن ہوئے کہ میں کس سے کہہ رہا تھا کہ جب کسی
سوال کیا کہ آرزو کیا ہے؟ میرا جواب۔ یہ تھا کہ زیادہ سے زیادہ
قیمت میں رقم فروخت کرنی کی آرزو ہے جو کہ پوری ہوگی،
اس لیے ابھی کہ پیسے کی ضرورت ہے بلکہ اس لیے کہ تم لوگ اتنی ہی
کس چیز کی قدر کرتے ہو جتنا کہ اس پر پیسہ لگاتے ہو، اس لیے۔
کیونکہ مجھے پیسے کی ایسی لالچ نہیں ہے، پھر بھی تمہیں زیادہ سے

زیادہ ہسپتال میں مقور مہینے کا مشوق ہے۔ یہ اگر بات ہے
 کروہ جیسے تم سے لیکر دہائے سین میں دالوں۔
 اور الیا ہو بھی رہا ہے۔

اور آئندہ کے لیے حالات دشمن نظر آتے ہیں۔ بس کام
 ہو نادر سا چاہیے۔ دیکھو کہ جو سبیل پر ایسے پائے جیسے کہ بات
 ہے وہ کچھ اور ہی ہے۔ مٹی کے گڑے میں گھسے پانی کا سونڈ ہین
 کوئی اور ہی چیز ہے۔ وائرس کی ایک ماہر نادر دانشور جانوں کا
 کہتا ہے کہ گیس اور بھلی نے کھانے پکانے کے تمام حسن کو مکمل عبادت
 کر دیا ہے۔ کڑیوں سے سلگتی ہوئی اور بھر دس ہوتی ہوئی آگ میں
 ایک زندگی ہوتی ہے۔ اُس کی کہ اور ضرورت ذات خود زندگی ہے اور اُس
 زندہ آنچ کے ذریعہ جب کوئی ضرورت اشیائے عام کو، غذا میں تبدیل
 کر دیتی ہے تو اس میں ایک ٹھیک عادی ہوتا ہے اور پھر وہ غذا جسم میں
 شامل ہو کر زندگی اور زندگی کی تقاضا کرتی ہے اور کھانا لکھا یا اکر فن،
 ایک الہام اور ایک تخلیق کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ اُس میں دل کی
 دھڑکنیں شامل ہو جاتی ہیں اور وہی منزل مقصود ہے اور یہ زندہ آگ سے
 ہی ہو سکتا ہے۔ ایسی ہی بیتی کی سبیل، مٹی کا گڑا یا مٹی سے
 بر زندگی کو آگ سے لے کر ذریعہ ہے، ایسی کڑیوں میں سے گذرتی ہوئی
 زندہ آگ اور اُس کے تمام حسن اور رنگینی اور زندگی کو گیس اور بھلی
 نے کھیل کے رکھ دیا ہے۔

آخر مختاری امان جوئی کے قتل کے چوٹے ڈسینڈ ہینڈ کرتی، اُس کو کوئی بھی کوئی
جیل اور قدرتی وجہ تو ہے۔ اور وہ یہ ہی ہے۔ یہ شادی اُن کی ہے لیکن اس وقت
کریں کر سیتے۔ گیس اور بجلی کے درجہ حرارت تو موتا ہے لیکن وہ آگ جو
زندگی سے عبارت ہے اور بذات خود ایک جلد ہے، اگر ٹائٹل آگ اور آگ
تبدیل ہوتی ہے۔ یہ عمل اور اس عمل کو انجام دینے والا لا شعوری طور پر
زندگی کے مقصد کو حاصل کرنا ہوا محسوس کرتا ہے۔

سبب جو معالجہ ہوتا ہے، اُس سے جیسے جیسے، پسینے والے کا دل اور
خون اور اُن سے بھی اُس شامل ہوتا ہے، یہ وہ آخر آگے بڑھتی ہیں جو
دھنیں اور نمک اور سیاہ مریوں سے بھی بالہ میں اور اسی وجہ سے اُن سے ذائقہ
اور توجہ زبان پیدا ہوتا ہے۔ سیکالوئی طریقے سے صرف معالجہ ہے۔ اور
سبب کے طریقے سے معالجہ میں دل بھی شامل ہوتا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ مشین کے ذریعہ مشین میں سے کچھ پیدا ہو سکتا ہے،
لیکن اُس میں وہ سوز و گداز اور وہ اتنا نیت نہیں ہوگی جو قدرتی طریقے سے
رحم مادر سے برآمد ہوئے بچے میں ہوتی ہے۔ یہی حساب معالجہ کا، عذاب کا،
اور پانی کا بھی ہے۔

یہ سب مختاری امان کے نشورات زندگی کی پشت پناہی ہو رہی ہے۔
اور بھی ہوتی لیکن اب لگاؤ میں جگہ زبان کا بہتر معلوم ہو رہی ہے۔ اور میرے خیال
میں کافی ہے۔ لیکن ہے یہ۔

اور زبان کی آہوں۔ امید ہے کہ ہر طرح فریت ہوگی۔
مگر والوں کو بہت بہت یاد کر دینا۔ اور سلام و دعا۔

ہر ٹانگے میں دل کی دھڑکن بھل گئی تھی ۔
 مردہ کوئی وہ کچھ میں نہیں آتی کرنا کچھ میں سیلے ہوئے کاس کی آہن
 زیارہ کیوں قسمت ہے اگر مردہ اسٹا صاف نہیں ہوتا ۔
 حراچی کا مانی کوئی اور ہی جیسے ہے ۔ لوہے کے کبیر میں سے
 نکلے ہوئے مانی کی ٹھنڈا ہلکا مضموعی اور بے روح مٹی جیسے ہے ۔ وہ قہر
 کو تو لگتی ہے مگر روح کو نہیں لگتی ۔ مگر وہی برا کچھ ہوئے کوڑے کھڑے کی مات
 ہی کچھ اور ہے ۔ وہ زندہ اور ہوتا ہوا ۔ جتنا جاگتا مالا ہوتا ہے ۔
 حرف سدا ہے میں ہیں ملکہ دل کی تھر تھوں میں جا کر اتر جاتا ہے ۔
 تہذیب و تمدن کی مات ہے ۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ابھی تک
 گھڑے کے مانی کچھ سو نہ جے بن جے آشنا اور اس کی لذت حاصل کر رہے
 ہیں ۔ اور اگر وہ نصیب نہ ہو ۔ تو کچھ ٹھیک ہے ۔ لوہے کے کبیر کا
 مانی موجود ہے ۔ مگر یہ حرف مجبوری اور کس فیہ میں کی بات ہے ۔
 یہی اگر آدمی ہوتا تو سے سدا ہوتا جس زمانہ کی مسکنت اور اس
 عیاشی اور فضول فری کی طاقت اور کٹا ہوا رہتا تھا ۔ وہ کچھ مشین
 ہے سدا ہوا کس تیار ہے ۔ " پینڈ پٹ " رہتی تھی بھاری اس باری ہے
 یہاں کی فیشن کی دنیا میں ۔ " ماڈرن ٹوئنگ " کا ایک عجیب لفافہ ہے ۔
 اور اس لفافہ کے لفافہ وہ پہلو سے حرف وہی آتے اور تکرار اور پتہ
 واقف ہیں جو مجبوراً حالات سے نگر آ کر ۔ ماڈرن توئنگ ہوتا ہے ۔
 انہیں مجبور کر دیا گیا ہے ۔ لیکن اگر کوئی ہر کتاب اکٹھا کر لے
 ہو جاتا ہے تو کتنے خوش ہوتا ہے ۔ جسے کہ شاید خطابی اُن کرنا کچھ
 آئی ہو ۔

میں سے لعل ہوئی لہو رک نہت : منہ سر پہ سے بنی ہوئی لہو رک
 نہت کوئی دس ہزار گئی ریاں ہوئی ہے ۔ کیوں نہ ؟ لیکن یہ کہ ہوتا تھا
 کی متین سے مں ہوئی لہو رک اگر ایک رو بہ میں مل سکتی ہے تو ہاتھ سے
 مں ہوئی اصل لہو رک میں سسکے کی بھی بہتر تھا گی ۔

اے جگر ڈیے کا اصل ٹھنڈا پا ل بننے کا عید شریعت سے تو
 اے کر ڈیے کا لعل ٹھنڈا پا ل کیا معنی رکھتا ہے ۔ مگر یہ کہ ٹھنڈے پر اگر
 خلق ہو تو کیا کہنے ہیں ۔

گھر ے میں اور اے بے مں وہی فرق ہے جو ملا امام ابوحنیفہ اور
 کوٹے کے وہ حاوہامی دوستوں کے تھے اور کسی را کی کوخ آں بھی نہ پایا
 کرتے تھے ۔ ان دونوں حدیث میں جو آپس میں فرق تھا ۔
 اب ان کوئی یہ کہے امام ابوحنیفہ کہ وہ اور سب سے مں کہ مں
 حاذق و اگر سے ساز حاصل کرنے چاہتا ہوں ۔ کیا آدمی ہیں ۔ ان بزرگ
 کی صحبت میں اور بزرگ آجیا ہوں آکس فائدہ ہو گا ۔
 ۔ ایک قاعدے کی گھڑی ہے ۔ چند گزے گھڑے ۔ جب چاہا چیل
 اور چند گزے ۔ کیا بات ہے اور کیا بات ہے ان کا ۔

ختم فرج کی بات کر رہے ہو ۔

فرج مہدوی کی بات ہے ۔ اور اب اور اب والی مہدوی کا نام ہے
 بنو ہمدانہ بنو ہمدانہ ہے ۔ جسے ہمدانہ بنو ہمدانہ بنو ہمدانہ
 ہمدانہ کہتے ہیں ۔ اور یہ کہ مہدوی ہوگی تو دیکھا جائے گا ۔
 مہدوی ہمدانہ بنو ہمدانہ بنو ہمدانہ بنو ہمدانہ بنو ہمدانہ

غافل والی بات سمجھ میں آئی ہے۔ ناہی نہ کرنا۔
 کچھ نہ کیا جائے گا۔ اور مالک اطمینان رکھے۔ موجودہ روک کے زخم نہیں
 چھلنے کی راہیں بھی ہیں۔ پورا احسان ہے۔ اطمینان رکھنا۔
 حرف آنے کی دیر ہے۔ مگر اندازہ لاکر آگے آنا۔
 امداد ہے کہ آج کامیابی کا پتہ ہے۔ پتہ ہے کہ آج کامیابی کا پتہ ہے۔
 کہ شہرہ مطلق کرنا۔ اگرچہ یہ کہ شہرہ مطلق کرنا۔ تو اس سے یہ لیا
 کہ پتہ ہے چھلنے کا جذبہ تو یہ ہے کہ کسی صورت میں پورا برس میں سبیل میں
 ہیں پہنچ جائے۔ اب اس سے کم بروہ خود مصالحت سر آمان نہیں ہیں اور
 اگر اس پتہ کو خود آواز آئے کہ خود ہی پتہ آواز آئے کہ خود ہی پتہ آواز آئے
 رہنے نہ آئے۔ تاہم کوئی اور اور ناشی کار نہیں۔ مگر دیکھو

حضرت ابو زہرہ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اے کہا کہ یہ راہ بھی ہے کہ ہم
 یہاں سے۔ یہ حضرت علی کی تعلیم کا اثر ہے۔ فرق وہاں ہے کہ
 اس تعلیم کا اثر مانی لوگ اس دہائی کی کہ اس دور عروج و
 سے بیشتر عروج کرتے ہیں اور میں سب عروج و عروج اور طلوع ہونے
 سے بیشتر عروج کر دیا ہوتا ہے۔ تاہم کوئی بہت بڑا۔

وہ ماکر ڈاکا ساز ہے۔
 دراصل آج میں اس بزرگ کا غم مند ہوں۔ اور نام کر کے
 بجائے یہ کہ میں جس کے دھن سے اس آخری صفحہ پر کل لگے
 میں۔ اس آواز سے کہنا کہ یہ خطا عاقبت میں خوف نے بہت ہے اس میں
 نے مل کر ہوئی ہے۔ میرے لکھا ہے تو وہ خوش ہو کر یہ لکھوا میں لگی کہ

اس وقت اس میں لکھا ہے اور جو حضرت علی
 اس وقت اس میں لکھا ہے اور جو حضرت علی

پیرس - مورخہ ارسند

بھائی بھائی

19

Swice
H. 1. 64

31st June

11.12.63

Swice

from Paris

in the

Swice

45th 4

1963-64

Swice

کل رات جب کئی رات کے پونے تین بجے گھر پہنچا تو مہتا راحط میز پر رکھا ہوا ملا۔
اور اس وقت لیتھوگرافی کے کارخانے میں بیٹھا ہوا اس کی زسید لکھ رہا ہوں۔
مہتا رے خط سے بہتر بھائی جی کا بھی خط ملا تھا اور اس کے جواب لکھنے کی ذہنی کیفیت
کا منتظر تھا۔ ہر کیف ابھی تک جواب نہیں لکھا جاسکا۔ کہہ دینا کہ ان کے خط سے راحت
ہوئی اور گھر کے ماحول کی کیفیت کا مہتا رے خطوط کی بہ نسبت زیادہ اندازہ ہوا۔

یہ بڑھ کر اطمینان ہوا کہ مہتی میرے ۱۱۵۰ لوں خطوط مل گئے جو میں نے ۲۸ اگست
کو لکھے تھے۔ یہ تم نے نہیں لکھ کر کورے پڑے کی نفسیات اور کیمیائی صفات کا ردِ عمل
بالخصوص مہتا رے اماں پر کیا ہوا۔ میں اس گفتگو کو اور جاری نہیں کروں گا کہ جکی
وہ چاولوں کے پوڈر سے جو کھیر تیار ہوتی ہے اس میں وہ لوج اور چکنڈ نہیں
آتی جو ہاتھ سے دیکھی میں گھنٹی ہو کر کھیر میں آتی ہے۔ فی اس اجمال کی تفصیل اب
خود ہی سمجھ لو۔ کہاں اصل ٹھنڈا پانی اور کہاں مصنوعی ٹھنڈا پانی۔ کہاں مسین
اور کہاں دل۔ کہاں پٹرول یا بجلی اور کہاں رگوں میں دوڑتا ہوا خون۔
ذائقہ کی نفسیات پر کبھی آئیدہ گفتگو ہوگی۔

گھر کی دال، ہسٹل مشرویل میں کاری گر بورجیوں کے ہاتھ سے کپے ہوئے ٹرنڈ ماہی
کے مقابلہ میں کیوں زیادہ مزے کی ہوتی ہے۔ اگر یہ گفتگو، دل چاہے معلوم ہو تو لکھنا،
آئیدہ خط میں بہ ستر یا فرصت جھڑی جائیگی۔ اور اس کے علت اور معلول سے متعلق
خیال آرائی کی جائے گی۔ اس وقت بھی ہو سکتی ہے مگر چونکہ تم نے اپنے خط میں
کورے گھڑے کا حرف حوالہ ہی دیا اور اس پر گھروالوں کی رائے نہیں لکھی۔ لہذا
اس وقت یہ گفتگو ملتوی ہو رہی ہے۔

بات دراصل یوں ہے کہ کتاب کے کئی تین مدارج تھے۔ اب تیسری منزل کا
۵۵ فی صدی کام مکمل ہو چکا ہے اور آج حرف کار پٹرنگ کام کر رہے ہیں اور
میں خود کام نہیں کر رہا ہوں۔ حرف یہ دیکھنا ہے کہ رنگ حسبِ مشا آرہے
ہیں کہ نہیں اور اس دوران میں مہتی یہ خط لکھا جا رہا ہے۔ یعنی کھوڑی فرصت ہے

PARIS
۲۷ نومبر ۱۹۳۳ء
بھائی جان۔

سنگل کی صبح کا پیرس پہچا۔ دریا ہاں آتے ہی الپ لٹوس ہوا
جیسے کہ پیرس سے گیا ہی نہیں تھا۔ سزا منہاٹی دل جیسے پگھلا۔
آج سے ہی کام شروع ہو جائے گا۔ اُمید ہے کہ سواریہ حال
اچھی رہے گی۔ اہل پیرس گرم جوش سے پیش آ رہے ہیں۔
ویسے سردی ہے مگر اتنی بھی نہیں جتنی کہ میں سمجھ رہا تھا۔
تبدیلِ شیعے موسم خوش گوار ہے۔ طبیعت میں زحائے کیوں
ایک بے نام قسم کی اُداسی ہے۔ غالباً کراچی چھوڑنے کی دھم
میں ہے۔ خیر۔

کام شروع کرتے ہی اطمینان ہو جائے گا۔ کافذات بریس میں
 جاسے کے لیے سنبھال لیے ہیں۔ یہ دیکھتے ہوئے پوسٹ کرتا ہوا بریس
 روار برحاؤں گا۔ کتاب باغیا بھٹی سے چھٹی شروع ہو گئی ہے۔
 اُمید ہے کہ شمیم صاحب نے وہ بروف واپس کر دیے ہوں گے۔ اُمیدیں
 اپنے پاس رکھنا۔

اور کیا لکھوں۔ اب معلوم ہو رہا ہے کہ کیا ہی بہنیں تھیں۔
 گھر والوں کو بہت بہت یاد کر دینا۔ اور سلام دینا کہہ دینا۔
 اُمید ہے کہ ایر پورٹ سے برآمد ہوئی واپس ہوئی ہوگی۔
 گھر والوں کے آجانے سے ذرا روتی ہو گئی تھی۔

مختار صادق

بروز جمعہ (تاریخ یاد نہیں)
 ۶۰۱۱۶۷

PARIS

9th December '64

کھائی جانے والا

سمتھارا خط ملا تھا۔ جواب اُسی دن لکھنا شروع کیا تھا لیکن
نامکمل رہ گیا تھا۔ اب اُسے اگر مکمل کروں تو جواب میں دیر کا امکان
بیدار ہو جاتا ہے۔ لہذا یہ حیدر سڑ میں ریسر کیفے میں بیٹھ کر لکھ رہا
ہوں تاکہ لکھتے ہی ان کو پوسٹ میں کر دیا جائے۔

ہر طرح خیریت ہے اور عافیت ہے۔ کام جاری ہو گیا ہے۔
صحت بھی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ کراچی میں اپنے شام و صبح
سے مطمئن ہیں تھا۔ ایک ہنگامہ۔ بے معرفت اور "بیم" افتاد
تھی۔ آج کل یہاں بھوک بھی زیادہ لگتی ہے۔ سردی ہو رہی ہے۔
اور اچھی خاصی ہو رہی ہے۔ زندگی کا انداز زیادہ آسان ہے۔
سب اعلیٰ معیار کا اور دماغ ہو رہی ہے۔

یہاں کے ایک مشہور کیفے میں "لا رولند" جو موبارنا میں ہے
اپنی دوڑی ڈی تصویریں لگ گئی ہیں۔ بہت اچھی معلوم ہو رہی ہیں۔
یہ برس کے "آداں گارڈ" اور مشہور آرسٹوٹل کا علاقہ ہے

اور یہ کیفی اپنی اداریات میں لیے بہت مشغور ہے۔ اچھا ہے۔
 میو کے کتاب پر کام جاری ہے۔ رات کو اپنا اسٹوڈیو دراسر
 ہوتا ہے۔ اس وجہ سے میں ٹنگ ہنٹ ہو رہی۔ مگ بنقریب شروع
 ہوئی ہوئی ہے۔ آج صبح آٹو موویل کلت لوگوں سے ملاقات ہوئی
 تھی۔ ویسے آج کچھ آمدنی بھی دی۔ کوئی ڈیڑھ ہزار۔ مگر
 اللہ کے اخراجات۔ اور منگائی۔ اور خصلت۔
 اُمید ہے کہ گھر پر طرح خریدت ہوگی اور سب اچھی طرح ہوگا۔
 اور سمن اور اور ان میں بھی کھائی۔ اچھا جائزہ جائزہ لے
 وقت خراب ہنر کر رہے ہوں گے اور پڑھنے میں زیادہ سے زیادہ توجہ
 دے رہے ہوں گے۔ مگر والوں کو بہت بہت یاد رکھنا اور سلام
 دعا کے ساتھ۔ یاد کرتا رہتا ہوں۔

خفا جلد جلد لکھا جائے گا۔

یہ روادری میں لکھا ہے۔ بلکہ لگتا ہے تاکہ زمین پر
 یہ گرائی ہوئی رہے کہ اکل تک خط کا حوا۔ بہن لکھا، سر۔
 یوں سمجھو کہ خانہ پڑی کر دی ہے۔ فرصت، فرصت کیا بلکہ
 زمین کیفیت ہوتے ہی خط لکھوں گا۔ ہر کہ۔ خریدتے جلد مطلع
 کرنا۔ اُمید ہے کہ سب کی صحت ٹھیک ہوگی۔

مختاراً —————

1975

PARIS

20th January '65

بھائی جان — !

امید ہے کہ گھر پر ہر طرح جریت ہوگی۔

بس سے بیشتر، کئی روز ہوئے ایک خط تحریر کر چکا ہوں، امید ہے کہ مل گیا ہوگا، اُس کے بعد مختار سے دو خط ملے تھے، جن سے جریت معلوم ہو کر اطمینان ہوا تھا۔

کام جاری ہے۔ تین چار لہجہ گراف اور باقی ہ گئے ہیں۔

اُس دم بعد اس کتاب کے سلسلے میں، اپنا کام ختم ہو جائے گا۔

کیونکہ جیسا کہ ملاحظہ کی مشین سے حوتی ہے، اس لئے جھینے بھینے

کمان و دست لگ جائے گا۔ مگر یہ کہ، اپنا کام، موانع ہے، آٹریا

دس روز میں مکمل ہو جائے گا۔ اُس کے بعد کچھ اور کام ہوگا،

یا چند روز کے لئے اسپین وغیرہ چلا جاؤں گا۔ بہت کم کر کام

کرنے کی ضرورت ہے۔

دیگر حالات ٹھیک ہیں۔ ویسے فراغت ہے۔

اور کیا لکھوں۔ گھر والوں کو بہت بہت یاد کرو۔

Galerie PRESBOURG
20, Avenue Kleber,
PARIS 16

۳۰ جنوری ۱۹۶۵ء

بھائی جان باب

اس سے بیشتر ایک رُفقا اور بھی لاکھ چکا ہوں۔ اُمید ہے کہ ملے ہوگا۔
وہ جو کاموں کی کتاب کی آری میں تصویریں رہ گئی تھیں اور جس میں کچھ سیادی ندیلیاں
میں لے کر دی تھیں۔ وہ میں اپنی رسمی کے مطابق لے رہا ہوں۔ متولیاں ادارہ متعلق
لے اس سلسلے میں اپنا ایادید یا چلے۔ ان میں سے خود صحیح پرستی ایک بڑی تصویر
ہے، وہ خود اپنے تحریکات دیا کا چھوڑے اور اس میں سوسائٹی کی طرف اپنا ہی ایک خاص
تھم ہے۔ اگلے صفحے میں یہ کام مکمل ہو جانے کی توقعات ہیں۔ اس مملوہ کتاب
میں گیا رہا ہے۔ ہر باب کا لحد صحیح میں کچھ حکر رہ جاتی ہے اُس میں حرف
سیاں و سفید میں، اپنے مخصوص اسٹائل میں کچھ سادہ جائے گا۔ یہ سلسلہ، موقع
کے مطابق اگلے صفحے پر بدولے ہفتہ کے درمیان تک جم ہو جائیگا۔ اور پھر کچھ
سیر و سیاحتی ہوگی۔ کام ہوگا۔

شنگل کے دن، شام کو پانچ بجے چار اعداد میں ایک رقم ملے گی۔
جہاں سے برسوں کچھ کام سے والانتھا۔ مردِ بیوقوف کو کس کے استغاثی کے لئے
عین وقت پر ایر پورٹ جا باڑ گیا اور اُس کی کھائے اُس کا بہ پیغام ملا۔ اگلے ہفتے
میں اُس کو بھی رجوع کیا جائیگا۔

قدیموں سے کہ اپنا معیار زندگی کچھ روز پر در بڑھتا جا رہا ہے۔ معیار زندگی سے
مراد اخراجات سے ہے، ٹوڑہ اور میز اور پلیٹ سے نہیں۔ تعلقات م ساتھ ساتھ۔
عارف بھی بڑھ جاتے ہیں۔ بہرا۔ اگلے صفحے میں۔
اُمید ہے کہ گھر پر طرح خیریت ہوگی۔

کراچی کے حالات معمول پر آگئے ہوں گے۔ اسکر و غیرہ اخراجات کھل گئے ہوں گے،
اور خاص طور سے سید سلطان احمد، مائتدگ اور وقت کی پامندی سے اپنے مدرسہ خانے
ہوں گے۔ اور پوری توجہ سے سبق پڑھتے ہوں گے۔ امید ہے کہ سب کی صحت اچھو ہوگی۔
اور سب ہر طرح خوش و خرم ہوں گے اور ہر طرح آسودگی ہوگی۔

۔۔۔ شہید طریقے سے خضوع و مستح و رحوں کے ساتھ مسلسل کام کرنے کی طبیعت
میں رہی ہے۔ ایک بھر پور ہلم اور طبع اور پھر اس کی تیار شدہ وصلی سے کاروبار۔
لکھنؤ سے چکا ہوں کہ ایڈرگز اوٹ جانا چاہتا ہوں۔ ہر کیف! امید ہے کہ منصوبے
اور حوصلے کے مطابق کارروائی ہوگی۔ ہر طرح اطمینان رکھو۔

دیگر حالات سے مطلع کرتا۔

گھر والوں کو بہت بہت یاد کر دینا اور سلام اور دعا کہہ دینا۔

صادقین

Paris
4th February '65

جہاں جاں لے

امید رکھ کر طرح خیریت ساقیت اور اسودگ ہوگی۔
سب اچھے ہوں گے اور تندرستی ہوگی۔
سہل کچھ آمدنی ہونی تھی۔ اچھا چل رہا ہے۔
کام بھی خوب ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ معاملات اچھے چل گئے۔
اس سے قبل ہی مخطوط لاکھ حکایتوں۔ امید ہے کہ میں پوچھ گئے۔
دوست بل رہے ہیں۔ او سترہ لاکھ دتے رہے ہیں۔ حاصل رہا ہے۔
دعاں سار کو دکھانے لی تو صوفی نہیں ہوتی اگرچہ اپنے دوستوں میں ایک
دعاں سار بھی ہے۔ چاہتا ہوں کہ خود 'دو درماں درد' ہو جائے۔
ورنہ لکھوانے تو ہیں ہی۔

مافی حالانہ دستور میں۔ یعنی بطرح کھانا۔ او امیدیں ٹھیک
ہیں۔ برسوں چار اعلا میں آمد ہوتی تھی۔ لکھتا ہی رہتا ہوں کہ معیار
احاطات بہت ہیں ہے۔ کوئی ایک ہفتہ ہر دو سو سو فوٹو شے بنایا
کہ انہوں نے بڑی جھولہ و ریرویت کر کے لکھ دیا۔ مجھے حال پوچھ کر اس لیے
اطلاع ہیں دی کہ اب میں اپنے ہاتھ کو بہت ریاں کھول رہا ہوں۔ ہر بار
اگر دراصل تنگی کا تو سوچتا ہے تو اس مرد خدا سے نور، بہت ملتے ہیں۔
لیا آدمی ہے۔ اور کیا محنت ہے اس کی۔ اور وہ کیا رستہ طہارت ہے۔
بہ حال۔ یہ کتاب اسلئے حتم ہو جائے جو کہ امید ہے کہ اس کے بعد میں
بہ حال کا تو دنیا دیکھیں مائیلی اور شے کام کیے مائیلی ہے۔ طرح اظہار کیا
۲۵ کا پورے ۱۵ لکھ آدمی نوراً مائ کام ہوتا ہے۔ یعنی ہندو سال کے بعد
میں لکھتے ہو جائے گا۔ وقت دے۔ آ، بہار پینچ۔ کام کا وقت ہے۔

اور یہ کہ اگر اب بھی کام نہ ہوا تو بھڑکے۔ ہو گا۔ کام کے ملنے میں حال کیا اور
باقی اور چیزوں کے سامنے میں منتقل کیا قائل ہوں۔ اور آگے کو ہمیشہ روشی
ہی رکھنا ہوں اور طبعاً ایڈوجر کو پسند کرتا ہوں۔

گذشتہ دنوں میں، خدا، خواستہ نگی نہیں تھی، دراصل غیر متوقع
اور ایک طور سے ایک غیر متعین مدت تک ہمارے میں اضافہ ہو گیا
تھا ورنہ اور کوئی بات نہیں تھی۔ اسوس اس کامے کہ کچھ دوا، نہ کیا
جاسکا اور کچھ نہیں۔ بہر کیف

اور کیا۔؟ فی الحال۔ اپنے یہ حالات ہیں۔
حریت سے مطلع کرو۔

امید ہے کہ گھر والے ہر طرح اچھے ہوں گے۔
سدم و دعا کہہ دینا اور بہت بہت یاد کر دینا۔ باوا اور اماں کی
صحت کی طرف سے بھی تعلق خاطر رہتا ہے۔ ورنہ تو یہ کہ ۶
ہر چیز کو ہوتا ہے بڑا ٹائٹ بڑا پائا۔

مگر صحت ہو تو کیا کہئے ہیں اور خدا، خواستہ اگر، بھی ہو تو اس بات
کے لغو سے کتنی تقویت ہوتی ہے کہ اپنی ہر اچھی اور ہر بری بات کو
سرا ہے۔ اور ہر ٹائی سیدھی کو گوار کرنے والے دل تو موجود ہیں۔
چاہنے والوں کا سایہ بڑی چیز ہوتا ہے۔

خورد و کلان کو دعا و سدم۔
حریت سے مطلع کرو۔ یا کسی بچے سے کہو کہ خط لکھ دو۔

سمتارا۔
صادقین

PARIS
۶۶۵
۱۶ مارچ ۱۹۴۵

بھائی جان —

کئی روز سے کوئی نام نہ دیا م بہن بیٹے۔ ارزاں گیری اس خیال سے شام
کو جانا ہوں کہ آج کو کاغذ آیا ہوگا لیکن نہیں۔ اور اتنے دن سے کوئی خط نہ
آنے کی وجہ سے فکر ہے۔ ہر کہیں۔ اُیدے کے گھر پر طرح حیرت اور سافلیٹ
ہوئی اور خورد و خوراک شش شش ہوں گا۔

اچھے حالات اچھے ہیں۔ میں بہن جان ہے اور اللہ بہن جان ہے۔
ہر طرح دراواہی اور آسودگی ہے۔ رنگینی و رعنائی ہے۔ مگر یہ کرطیت
میں ایک اداسی کی لہر دوڑی ہوئی ہے۔ شدید کیٹوٹی کا ماحول چاہتا
ہوں۔ تہذیب و تمدن سے دور۔ اور اہمناک سے کام کا ایک ریلہ۔
کل جس خوب صورت یہودی ٹرک کی تصویر بارہا تھا اُس کے بہن جان باب
نے وسطی ولس میں ایک مکان دیے کا وعدہ کیا ہے جو کہ بالکل خالی ہے۔
اور جہاں میں جب تک بھی جا ہوں رہ سکتا ہوں۔ یہ ایک چھوٹے سے ستہ
میں ہے۔ یہ یہودی ٹرک کی حدود اور اس کا خوب صورت ستہ پر اور اس کا
باغ اس تصویر سے بہت خوش ہیں۔

کبھی کبھی یہ بھی سوچتا ہوں کہ خالی سیر کرے مائے کسی دوسری
جگہ ہو آؤں۔ شاید ارادہ جلد ہی پورا ہو جائے۔

ہر کیفیت صورت حال ٹھیک ہے ۔ اور کام پورا ہوا ہے ۔ اگرچہ درودِ دندوں
کی شدت میں ہر روز اضافہ ہوا ہے ۔ اُکھڑوانے کے علاوہ کوئی دوسری صورت
ہمیں ہے ۔

جدد از جلد ۔ خیریت کی نوعیں کا حط آنا چاہیے ۔ اشتہار کروں گا ۔
اُمید ہے کہ سب ٹھیک ہوں گے اور خوش ہوں گے ۔
درجہ بدرجہ سلام ددعا ہے

تمہارا ۔ صادق

و یہ زندگی کا نقشہ یہ ہے کہ ایلے تلے ہیں۔ اس نامیگوں میں۔ ملاقاتی اور۔ زانیات میں۔ کام ہے۔
 حد درجہ یہ ہے کہ حالات خوشگوار تر ہیں۔ کہ حرف گھر کے آئے دلوں میں خیریت نہ ہو۔ بلکہ ایک ایک
 فکر تیدید ہے۔ اس میں علاوہ سب ٹھیک ہے۔

آئندہ کے لیے اگر طرح خیریت ہوگی اور سب۔ خود رکھوں خوش و خرم و خیریت ہوگی۔

درجہ بدرجہ دعا و سلام۔
 سفارہ — مہاراشٹری

۱۸۶

نوٹ۔ اس میں کے احول پر ایک خواصورت خیریت کا نام ہے۔ کچھ دوا ہے۔

وہاں جانے کا ارادہ رہا ہے۔ دل حسب تمام ہے لیکر سیریمانی کر دیا ہے اس میں

اُس کو بھی سہو کا مقام نہ دیا ہے۔ ہر کیف۔ تمہارا خط آئے تو مطلع ہو کر وہاں آئے گا

اور کچھ دوا میں پر کام کیا جائے اور لحدہ یہ ہے ایک آؤں — ہم نام ہے۔ کیا خبر ہے

PARIS

سوخ ۲۴ فروری ۲۶۵

بھائی جان

بالآخر آج تمہارا خط ملا۔ شدید انتظارم بعد۔ ٹیلی فون کرنے کو
سوچ رہا تھا۔ ولیسے تو دنیا کے حادثات ہیں مگر یہ کہ حادثہ بڑا کی خبر
بہت جلد پھیل جاتی ہے۔ خطوط کی آمد و شد کی رفتار میں اگر
کیے گئے سستی پیدا ہو جائے تو فکر کی باعث ہوتی ہے۔ بہر کیف
تمہارا خط ملنے سے اطمینان ہوا۔ اور ذہنی فضا صاف ہوئی۔
بہ اوقات ابھی ہو رہا ہے۔ فرانت و آسودگی ممانہ۔
پو بارے ہیں۔ کل دوپہر کو بھی چار اعداد میں آمد ہوگی۔ احادیث
تو امداد دیتے ہیں چاہے کھڑا لیکن کل دوپہر سے ملتوا ہو گیا ہے۔
دانتوں میں لکھنے اور اجہرا کرنا اور ابیت ختم
ہو گیا ہے۔ اور دانتوں کے لیے ابھی بھی تھوکتا ہو گیا ہے۔
ہے۔ دانتوں کا وہ کیف ہے جو ہر کام پھیر ڈالنے سے ایک
دن پہلے جو ہر کہ شہر کی عمارات کا حال تھا۔ ابھی تک دنیا ساز
میں رجوع کرنے کی توفیق نہیں ہوئی ہے۔

کامیاب کتاب آج ختم ہو گئی ہوتی لیکن پرس کے کام کرتے کرتے قبل از وقت
 اس خیال سے جلد آیا تھا کہ شاید کوئی خط لکھا ہو۔ صرف صفحہ اول کی تصویر میں
 کچھ رد و بدل کرنا باقی رہ گیا ہے۔ کیونکہ طویل کام تھا اور اپنی حدود میں
 پیچیدہ بھی تھا لہذا اس کو ختم کرنے کے آخری مدارج میں اطمینان بھی ہو رہا
 ہے۔ یہ اپنا ۲۶۴ کا اہم ترین کام ہے۔ بہر کیف نمٹ گیا ہے۔
 اب چھاپنے والوں پر ہے کہ وہ کب تک مکمل کرتے ہیں۔ میں نے خود کوئی
 ڈیڑھ سو یا پونے دو سو سچے مکمل کر دیے ہیں۔ یعنی میرا جو کام تھا،
 وہ پورا ہو چکا ہے۔ اور پرس والوں کا لمبا تہائی مکمل ہے۔
 جب وہ نمٹ جائیگا تو کتاب آتھ میرا لگی۔

تصویریں بن رہی ہیں۔ ہلکی ہلکی۔ کاغذی تصویریں۔
 لیکن پھر بھی قد آور ہیں اور آبی رنگوں سے بنی ہیں۔ یہ ایک پورے
 دیگر ممالک کی سیرو سیاحتی کاغذوں سے ہوا ہے۔ ہلکی تصویریں کہیں
 بھی لپکا کر دکھا سکتا ہوں۔

عقرب کے چھ مہرے زکریا ہوں۔ کمیشن ہے۔
 اور فی الحال کیا لکھوں۔ مختار خط آج ملتے ہیں، مجھے ہی کیا
 مریو فورز کو بھی اطمینان ہوا۔ میں نے گزشتہ دنوں جو خط لکھے ہیں
 امید ہے کہ مل گئے ہوں گے۔

گھر والوں کو بہت بہت یاد کر دنیا اور سلام و دعا کہہ رہا ہوں۔
 عقرب کے چھ مہرے لکھوں گا۔ مختار مختار

PARIS

سورڈ مار مارم ۲۵ اگست ۱۹۱۷ء

بھائی جان !

لندن جلا گیا تھا۔ ایک ہفتہ وہاں آوارہ گردی کی۔
آوارہ گردن بنے۔ ہمارے بھائی نے بھی حملہ کیا تھا۔ کوئی نام
نام نہ نکل رہا تھا۔ صرف جرنل کے خیال سے۔ کچھ لوگوں سے ملاقات
ہوئی تھی۔ بدلہ صاف بنے ایک مبلغ، سو ابر کا اس بیگ تھی
کے کاجوں حور سے نام ہے وہ حیدر میں رہا ہوا ہے اور محض دو روپے
ہوں۔ اس کام کے لئے آئے۔ جیسے جیسے گاہر کی مہارت میں مل رہی
ہے۔ کیونکہ حسرتی خدو ہونے میں وہ لیا جاتا ہے۔ مہاراجا کاؤٹ
عائشہ سے سیک ہوئے تھے تو اپنے گھر کے ساتھ ہے۔ بعد میں اس حیدر کی
بیت پر برقعہ رکھ دیا گیا کہ مہاراجا کاؤٹ میں داخل کر دیا جائے۔
لندن سے آنے کے بعد کھتا رافضی ملے۔ اطمینان ہوا۔ راولپنڈی سے
سید قریب ملی گاھی خط موصول ہوا ہے۔

حالات برطانیہ اطمینان بخش ہیں۔ اعلیٰ بیایہ رہتا ہے۔
دہلی کی نقل و حرکت اور اس شہر کے احسا اور لے۔ کام وہاں کی
حالت آگے رہے۔ اہل ملک ڈاکٹر دیکھنے کی توقع نہیں کرتے۔
میں نے نہ سنا ہے میں۔ منہ در منہ دیکھے۔ لندن کے تمام کے اور ان
کوئی خط نہیں تھا۔ یہ سوچ رہا تھا۔ میں نے خط لکھا تھا۔ اب بے رحم
مظہر، تاتاری لکھتے ہیں گئے۔ ہمارے خط سے یہ معلوم ہوا کہ ان کی
سہولت اور سہولت اور رگس دہلی میں رہتا ہے۔ یہ ہیں

اور تک میں مشغول رہتے ہیں خوش ہوئی۔ امید ہے کہ حملہ جلد ختم
 اطمینان بخش ہوں گے۔ اور گھردلوں کی صحت اچھی ہوگی۔

میں نے اگلے ایک بار یہ بھی دیکھا۔ میں یہاں سے کہہ چکا ہوں کہ
 سوچو، وہاں ایک چکر چر روم کے کمرے کا لگا ہوا ہے۔ جلد مردی کام
 اور سونے کی کیفیت مائع ہو رہی ہے۔ ہر لمحہ میں جیسے جیسے گاہ
 ہے۔ بڑے دہش میں چھوڑتا۔ عجیب شہر ہے۔ اور لوگ بھی جہے ہیں۔
 دیگر شہر۔ بڑے کے مقابلہ میں ایسے ہی ہیں جیسے کہ ان کے مقابلہ
 میں اصطلاح ہوتا ہے۔ ان کے بھی وہ جو کس شہر میں ہو رہی ہو۔
 خط مجھے گیلری ہی کے برابر لگتا ہے۔ یہ کلاسیک جگہوں کہ موسیقیاں اور
 کو گیلریاں دوست کرنی پڑ گئی ہے۔ مگر میں وہاں کے رہاؤں سے خط لے لوں گا۔
 یہ حال کوئی دن میں پڑا ہے۔ آمدنی ٹرہ کئی ہے۔ اور عادات اچھے ہیں۔
 کام کی کتا۔ کام بھی اچھا لگتا ہے۔ اچھا ہی ہوا ہے۔
 گھردلوں کو بہت بہت یاد کر دیا اور سہم دے دیا گیا۔ امید ہے کہ
 سب سہم دے دیا جائے گا اور خوشی و خوشی ہوں گے۔ اور جلد ہی خط
 لکھا۔ مائی آئیدہ لکھوں گا۔ راتوں کی لکھیں کہو ہے، اچھی طرح
 دو ہیں ہیں لکھ سکتا ہوں۔ روحانیت براتر، اسرار، سحر، ہر کینہ
 معالج کے پاس جایا ہی جائے گا۔
 مائی سب ٹھیک ہے۔ اگلے تین ہیں۔ اپنے اسٹوڈیو میں بہت رہیں

ہے۔

مختار
 صاحب

۱۶ مارچ ۶۵ عیسوی -

سہائی جان ہے

اُمید ہے کہ گھر پہ پہر خیریت ہوگی -
ایک خط لکھوں سے آنے کے بعد لکھ چکا ہوں اُمید
ہے کہ مل گیا ہوگا -

زندگی تیز رفتار گزر رہی ہے - شدید
تیز رفتاری کے ساتھ - فراوانی ہے -
فی زمانہ کام کم ہو رہا ہے - یہ لکھ چکا ہوں کہ
کام کی کتاب کی جلد مستحضرانی مکمل ہو چکی ہے -
یعنی جو میرے کرنے کا کام تھا وہ تمام مکمل ہو چکا
ہے - اب چھاپہ خانہ کا کام اور باقی رہ گیا
ہے - سوچ رہا ہوں کہ یہ سب کی تیز رفتار
زندگی میں نکلے رادھ رادھ ہو آؤں اور
ایک بھر پور کام کا زلیہ جاری کیا جائے -
پوری توجہ کے ساتھ - زندگی کی تیز رفتاری
نے بہت پرہیز نظر رہے کہ اچھا اثر نہیں ڈالنا ہے -
آرام اور کام - دو چیزوں کی ضرورت ہے -
ادھ مجھے یہ سب کچھ پیش پیش ہے نہ ہوسکتا ہے -
وہ بعد میں ہی کر سکتا ہوں -

محاش ہیں - اور بی اسراخی کی مہربانی
شامل حال ہیں - فراغت اور آسودگی ہے -
صحت یونہی ہے - ہر چیز باوجود -
گھرواؤں کو بہت بہت یاد کر دو - چاہئے
بھی کہہ دو کہ یہ سب رول کا کر تیلہ کرنا ہے

لیئے۔ ممکن ہے اپنا کراچی ہی آنا ہو جائے اور
کام کا ایک ٹینڈہ وہاں تیار کر کے پھر پریس واپس
آجاؤں۔ جیٹ کا زمانہ ہے۔
یا اسپین جلد جاؤں۔

ریوڈی جنیرو جانے کی بھی ایک اسکیم ہے
اور وہاں کا فلٹ اپنی جیب میں ہے۔
زندگی کی تیز رفتاری میں کچھ عرصے کے لیے
تعطل کی ضرورت ہے۔ اُس کے یہ معنی نہیں
ہوں گے کہ کام تیز رفتاری سے نہیں ہوگا۔
امیدیں ہیں کہ ہم منصوبہ کا نقشہ حسبِ منت
و امید مرتب ہوگا۔ اور سب ٹھیک رہے گا۔
گھروالوں کو بہت بہت یاد کر دینا۔

اور سلام و دعا۔
اور خیریت سے جلد مطلق کرنا۔

مختار
مہاراج

کل ول میں ایک اور خط لکھوں گا۔
میٹر بل گھر پر ہے۔ فی الحال ایک کیفے میں
خط لکھ رہا ہوں۔

پیرس - مورخ ۱۲ مارچ ۶۵ عیسوی ۔

سبحانی جان ہے

کل ایک رقم روانہ کر چکا ہوں ۔ اُس رقم بعد مختار
نفاذ مللا ۔ ماسکو جانے کا ہو جائے تو بہت اچھا رہیگا ۔
۔ لیکن خود میرا پروگرام غیر واضح اور غیر ترتیبی ہے ۔
اگلے ہفتہ ۔ رومی سلاقی مہماندہ ۔ کہ طرف جانے کا
ارادہ کر رہا ہوں ۔ اسپین و غیرہ ۔

ستارے ساتھ دے رہے ہیں ۔ فرا والہ اور زراعت
کیود سے تیز رفتار زندگی کا انداز ہے ۔ جو تھکا دینا
والا ہے ۔ کچھ دنوں کا ریٹائرمنٹ ہے ۔ کام اور آرام
کے خیال میں ۔ شیڈنظر ہے ۔ ممکن ہے کہ اس ہفتہ
کا خاطر کرادیں ، آؤں سے اور وہاں سے کسرا اور پیورا
جنگ جلا جاؤں ۔ اور صحت بنا سکے اور کام کا ملید ۔
تیار کر کے ۔ پھر یہاں وہاں آجاؤں ۔ صبر کرتا ہے ۔
بہم چھپ چکا ہے ۔ ہر کیس پر کام کرتا ہے ۔ وہ سب
نہیں چکا ہے ۔

کچھ اطلاعات دہار کرنے کا ارادہ ہے ۔ اگر
ان کا مواد کرے پر ۔ میں حسبِ استطاعت کر دیتا ہوں ۔

میں بیٹھا چاہے سلاخی لکھ رہا ہوں ۔ ہر کیف
کل دل دیکھا جائے گا ۔

پریس میں ایک زبردست قسم کا میڈرٹی یہاں
کی ایک مشہور بنگلہ بلڈنگ میں کرنے کی بات چیت
پوری ہے ۔ سونے اور چاندی کے لحاظ سے
انتہائی آسودگی ہے ۔ اور ہاتھ کھل رہا ہے ۔
گروالوں کو یاد کر دو ۔

تمہارے خط سے یہ پڑھ کر اطمینان ہوا کہ بچے
آج کل خوب پڑھائی کر رہے ہیں ۔
اور زبان کیا لکھوں ۔
کل دل میں پھر خط لکھوں گا ۔

تمہارا ۔ صادق

1999



SYED KAZEMAN AHMED SAHAB,
SIBTAIN MANZIL,
B. ROAD. 1ST CHOWRANGI,
NAZIMABAD,
KARACHI. (PAKISTAN)

AÉROGRAMME • PAR AVION

SECOND FOLD

HOTEL Pension SELECT,
10, Rue Des Terreux,
LAUSANNE,
(Switzerland)

سورخہ ۱۰ اراگوت ۶۶۶

پیارے سلطان احمد -

امید ہے کہ گھر پر طرہ خیریت ہوگی -

میں نے پیرس سے جلتے وقت تم کو اپنی خیریت کا خط تحریر کر دیا تھا امید ہے کہ ملے ہوگا -
راول پنڈی کو باواما صاحب کو خط لکھواؤ میری خیریت لکھ دینا - میں خود خط لکھتا مگر متہ معلوم نہ ہونے کی وجہ
سے نہیں لکھ سکا ہوں - بہر حال یہ خط ملتے ہی خیریت کا خط تحریر کرو اور اپنے بچے اور دیگر حالات سے
مطلع کرو - سلمان احمد پرے خیال میں ابھی پنڈی ہی میں ہیں - کب تک آ رہے ہیں؟ اگر آگئے ہوں
تو اوپر لکھے ہوئے تہہ پر وہ بھی خط لکھیں -

ہاں تو میں آج کل سوئٹزرلینڈ میں ہوں - یہ دنیا کا سب سے بڑھ کر حوصلہ ورت علاقہ مانا جاتا ہے -
پہاڑ، سبزہ زار، آتش، چھلے، چھیلے، وادیاں، پھول، بریلی اور بڑے حوصلہ ورت شہر
اور بڑے اخلاق والے یہاں کے لوگ ہیں - اماں جی کو خبر کرنا کہ چچا حال کی صحت بھی اچھی ہو رہی ہے -
اور اور بھی اچھی ہو جائیگی امید ہے - رنگ بکھرا رہا ہے - اگرچہ چاہت مند کر رہی ہے - کھانے میں
دقت ہوئی ہے اور اوپر سے بھوک بھی لگتی ہے - وقت فی الحال سیر میں ہی کٹ رہا ہے - کاموں
کے راستے تلاش ہو رہی ہیں - امید ہے کہ وہ تصویر اچھی بن جائیگی -

اور فی الحال کیا لکھوں - اب تم دیگر احوال سے مطلع کرو -

گھر سب کو سہم اور دعا کدو - خط اباجی بھی لکھیں - مجید حالات - مفصل طریقے سے -
اور پنڈی کو اگر خط لکھو تو میری خیریت لکھ دینا - نقطہ -

مہارا دھما جان

Hotel Pensic Select
10, Rue de
Mour
Bordeaux (500000)

موردہ امرالسبت ۵۶۶ - کام کی شدید مصروفیت کی وجہ سے خط لکھنے میں کوئی عرصہ نہ ملا۔ یہ صورت
خریت سے مطلع کر کے لکھ رہا ہوں۔ امید ہے کہ اگلے پانچ دو روز میں یہ اس میں بہتر تصویر سیکل پر جا سکی
وہ بغیر سیکل اور محض خط لکھوں گا۔ باقی حالات بالکل ٹھیک ہیں۔ مگر سے خیریت کا بعض خط آنا چاہیے
جس میں جملہ معاشی اور سیاسی صورت حال درج ہو۔ کراچی اور رندہ کی بارے میں۔
اور اس وقت کیا لکھوں۔ ڈائی نامی میں یہ رقم لکھ رہا ہوں۔
نام ٹکرو والوں کو سلام۔ بحران کو دیکھا۔ صاف دیکھتا

Hotel Pension Select,
10, Rue des Terreaux,
LAUSANNE, Switzerland.

سورخ ۷ اگستبر ۶۶ -

بھائی جان - !

امید ہے کہ ہر طرح خیریت سے ہوں گے۔

شمارہ روزنامہ پورے تھا - وقت کم تھا - تمام وقت اور طمانیت کام کی نذر ہو رہی تھی -

اب - اور بھی کچھ بڑے کام نکل آئے ہیں - اور ادھر سے بھائی راہ تینی تپہ کھن بہنیں معلوم - یہ خطرہ داروی
میں منسٹری کے تپہ پروانہ کر رہا ہوں - امید ہے کہ مل جائے گا۔

گھر سے کوئی خیریت نہیں معلوم ہوئی - شوشن چلے - میں یہاں سے کوئی دو ہفتے میں بریک
حیدر ہاؤس گا - اگر فوراً جواب لکھو گے تو یہاں مل جائے گا - جلد حالات گھر کے بارے اور دفتر کے -
تفصیل کے ساتھ تحریر کرو - ویسے بڑی صحت و سکون و تعلقات کیلئے اچھی جگہ ہے۔

امید ہے کہ کونزاس میں اپنی دو غائشیں ہوں گی - اب اُن کے لیے کام کر رہا ہوں - کیونکہ
میرے پاس یہاں کام ہے نہیں - ابھی بہر کیف اس بہانے سے کچھ اور کام سوچا جائیگا - اور امید ہے
کہ اچھا ہوگا - اس مہینہ حالات کی کوئی فہم شونا ہوئی تو مطلع کروں گا۔

- یہاں پاؤیلین کے لیے جو تقریریں تھیں - کُل مکمل ہو گئی تھیں - اب دیوار میں جاب کر دی گئی
ہے ۱۳ ہٹ بی اور ۹ ہٹ چوڑی ہے - بارہ کیے کام کیا گیا ہے - تمام وقت اس کی طرف ہوا -
اچھے معلوم ہو رہی ہے۔

کراچی میں گھروالوں کو آکھنیا کر برا خط آیا تھا - امید ہے کہ ہر طرح خیریت ہوگی -
خیریت سے جلد مطلع کرنا - سب کو سلام اور دعا۔

تمہارا - صاحبزادہ

۲۰ ستمبر ۹۶ - بیارے سہان احمد! تمہارا دل حبیب خط ملے ہوئے بھی دو ایک دن ہو چکے ہیں۔ معصی تھا اور میں نے دو مرتبہ پڑا۔ اصل میں دوسری مرتبہ اپنے ایک دوست کو سنانے کے لیے پڑا۔ ان دوست نے بھی تمہارا اسٹائل اور ڈش پسند کیا۔ امید ہے کہ تمہارا نتیجہ الگ ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ تمہارے ہی آیا ہوگا۔ سدا جان احمد کے مدلیے میں یہ ہے کہ اگر محنت کر جائے تو کھٹک جائیگا۔ میں تو یہ کہتا تھا کہ اگر کو رس کے حملہ مضامین میں سے ایک میں بھی پڑا ہو جائے تو بھی سب بات ہے۔ یعنی یہ کہ اگر فیمل بھی ہو تو کھٹک جائیگا۔ اگر کیف کمال ہو گیا۔ مگر آئندہ محنت کرنی شروع ضرورت ہے۔ بھائی تصویر کے کالج میں امید ہے کہ سلسلہ بہتر ہوگا۔ سیرین، سیرین کے نیکوں کی لفٹیل سے ااجی نے مطلع کیا تھا۔ بہت اچھے منظر تھے۔ ادھر سنڈی میں عرفان الہ اور سیمیا کا دل نہیں لگ رہا ہے۔ اپنے بچے سے مطلع کرنا۔ ظاہر ہے کہ اچھا ہی ہو گا۔ مگر میں غنقریب سے اس جاہل کے ہونے۔ وہاں میرا نتیجہ کیا ہوگا؟ خود مجھے بھی نہیں معلوم۔ لیکن یہ کہ وہاں جانے کے بعد اپنے تہ سے مطلع کروں گا۔ ویسے یہاں اپنے حملہ حالات اچھے ہیں۔ دو ایک دن ہوئے سو سو ٹرائل ہو رہے ہیں۔ سیرس سے یہاں آئے تھے۔ میری ہی دعوت سے آئے تھے۔ اب باقاعدہ اور باضابطہ کام سیرس میں کیا جائے گا۔ امید ہے کہ حالات اچھے رہیں گے۔ امید ہے کہ کھوئے ہوئے صورت حال کھٹک ہوگی اور سب خیریت سے ہوں گے۔ تمام کھوئے ہوئے کو یاد دینا اور حیا جان کا سلام اور دعا کہہ دینا۔

باقی سیرس جا کر لفٹیل سے لکھوں گا۔
تمہارا۔
مہاراج

15. 03. 1965



SALMAN AHMED
SIBTAN MANJI = B. ROAD,
CHOWRANGI -
NAZIMABAD = KARACHI.



Abender - Expéditeur

SCHWEIZ SUISSE SVIZZERA

Darf ke nullo Gegenstände enthalten - he doit contenir aucun objet
Non deve contenere nessun oggetto

Das Frankatur von 65 Fr. ist für alle Länder gültig
L'affranchissement de 65 fr. est valable pour tous les pays
L'affrancamento di 65 fr. è valido per tutti gli Stati

Verkaufspreis - Prix de vente - Prezzo di vendita Fr. - 10

Erster Falz - Premier pli - Primo piega

Zweiter Falz

Dritter Falz

PAKISTAN

PARIS

1st October 66

بھائی جان! اُمید ہے کہ ہر طرح خیریت ہوگی۔
مجھے برس آئے ہوئے کوئی چھ روز پورا ہے ہیں۔
ابھی کوئی مستقل تہہ نہیں ہے۔ از سر نو شروعات
کی جائے گی۔ ویسے حالات کو، کما حقہ اپنے حق
میں پارہا ہوں۔ اُمید ہے کہ رُخ بتری کی طرف
رہے گا۔ وہ اپنا مرحوم بزرگ یاد آتا ہے۔
ہر کیف۔ کامیو والی کتاب کوئی چودہ روز میں
اپنی جملہ تکمیل کے مدارج سے گزر کر خول صورت
ڈول میں ورق در ورق آجائیگی۔ دراصل
دوبارہ چھاپی گئی ہے۔ کیونکہ پہلے جو چھپی تھی
وہ اعلیٰ سے اعلیٰ کانڈر رہنیں تھیں اور اس کو
”ڈسٹرائٹ“ کر دیا گیا تھا۔ یہ بھی اچھا ہی ہوا۔

ورنہ اُس کی جملہ تقریب اپنی عدم موجودگی میں ہو گئی ہوں۔
 ایک دو روز میں کتاب کے ارباب نسبت و کتابداروں کا۔
 اور صورت حال میں اگر ترقی کی صورت ہوگی تو مطلع کروں گا۔
 چلتے وقت میں اپنے ریس کے بینک میں مبلغ ۵۵۳ ڈالر فونک
 چھوڑ گیا تھا آنے پر معلوم ہوا کہ وہ بھی اب ۲۰۰۱ ہو گئے
 ہیں۔ دراصل اماں نے ایک تین سو ڈالر کا چیک رکھ لیا
 تھا۔ اور میں بھول گیا تھا۔ چلتے وقت انہوں نے دیا۔
 میں جان رہا تھا کہ پرانا ہو کر بے کار ہو گیا ہو گا۔ بہر حال
 وہ کارگر ہو گیا۔

میں یہاں فی الحال تو پی آئی اے کے دفتر میں جو
 شان زی لینے کے بہترین مقام پر واقع ہے کوئی سات
 گز لمبی تھویر بنا رہا ہوں۔ اگلے تین ہفتے میں مکمل
 ہو جانی چاہیے۔ بہترین موقع کی جا چکے۔ اس کام کو
 کرنے کے بعد جملہ صورت حال کو دیکھا جائے گا۔

اُمید ہے کہ گھر پر طرح خیریت ہوگی اور سب کی
صحت ٹھیک ہوگی اور سب خوش و خرم ہوں گے۔
یہ خط میں کراچی کے تپہ پروانہ کروں گا اور پھر
گھوڑے تم کو نیڈی روانہ کر دیں گے۔

اگر اس خط کا جواب لکھنا ہی چاہو تو اس تپہ
پر لکھنا۔ مگر میں اس تپہ پر زیادہ دن رکھنے کا
بہیں ہوں۔ لہذا فوراً لکھ دو تو خط مل جائے گا

Hotel d'Europe,
20, Rue Roquepine
PARIS.

کراچی کے اور نیڈی میں مختار بے جملہ حالات سے
مطلع ہونا چاہتا ہوں۔ اور زیادہ کیا لکھوں۔
تمام مورد وطلد کو یاد کرتا ہوں۔

سلمان امیر کا خط لوزان میں ملا تھا۔ بُرا دلچسپ تھا۔
 دیگر حالات، گھر کے بھی اور باہر کے بھی اُن کے خط سے
 معلوم ہوئے تھے۔ اُمید ہے کہ ہر طرح خیریت رہیگی۔
 رضی کو بھی یاد کرتا ہوں اور اُس کے جملہ اہل و عیال
 کو بھی۔ صبا حیراد یوں کو خاص طور سے۔ یہ بڑھکر
 کچھوٹے ماموں، سبیلین منزل تک آجاتے ہیں،
 رضی کو داد اور مبارکباد دے دے کا موقع ہے۔
 ورنہ تو کام کبھی کا ہو گیا ہوتا۔ باقی آدمی کی قدرت
 سے باہر ہے۔

حمد گھروالوں کو بہت یاد کرتا ہوں۔
 سدم اور دغا۔

مختاراً - صبا دین

PARIS

سورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء

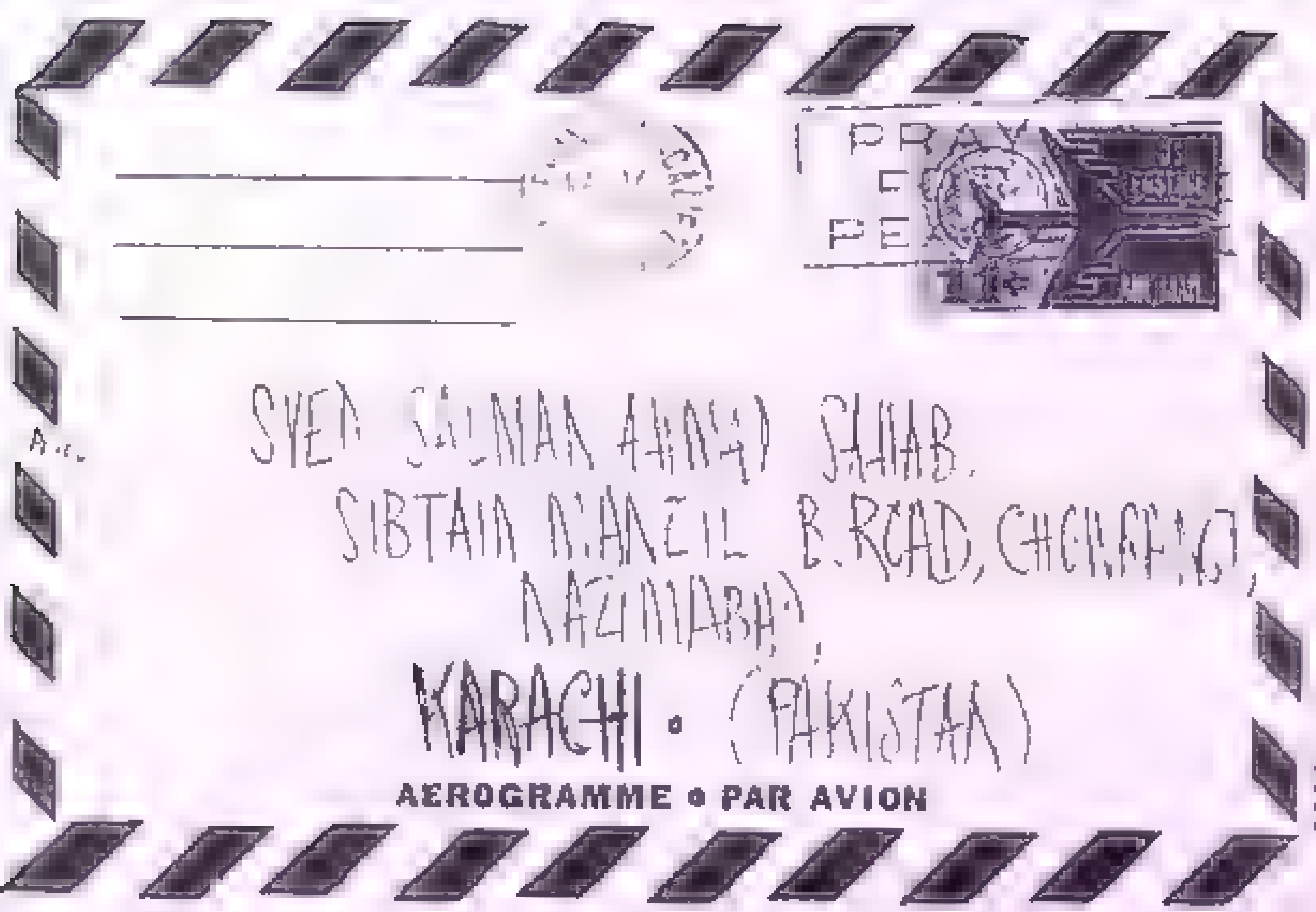
بہارے سید سلمان احمد -

بات سے گھر سے کئی چہرے ہیں معلوم ہوئی - فکر ہے - اُمید ہے کہ ہر طرح
خیریت ہوگی - اور تم لوگ بڑھے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ کھیل کود میں مصروف ہو گے ،
اما جی اور اماں جی اپنی دل چسپیوں میں وقت گزار رہے ہوں گے - مختصر یہ ہے کہ سب
کی بود و باش ، اسی اپنی طرح ، اچھی ہو رہی ہوگی -

اس سے بیشتر ایک خط لکھ چکا ہوں - اب تک اُس کا جواب آ جانا چاہیے تھا -
میں اپنا پریس میں مستقل تہ طے نہیں پا رہا ہے - دوست کو شش میں ہیں - بہر کیف
میں ابھی تک اُس بٹل میں ہوں جس کا بندہ گذشتہ خط میں لکھ چکا ہوں - یا اُس
بٹل کے یا موسیو تراں فوڈز کے بندہ پر خط فوراً لکھو - تاکہ خیریت معلوم ہو -

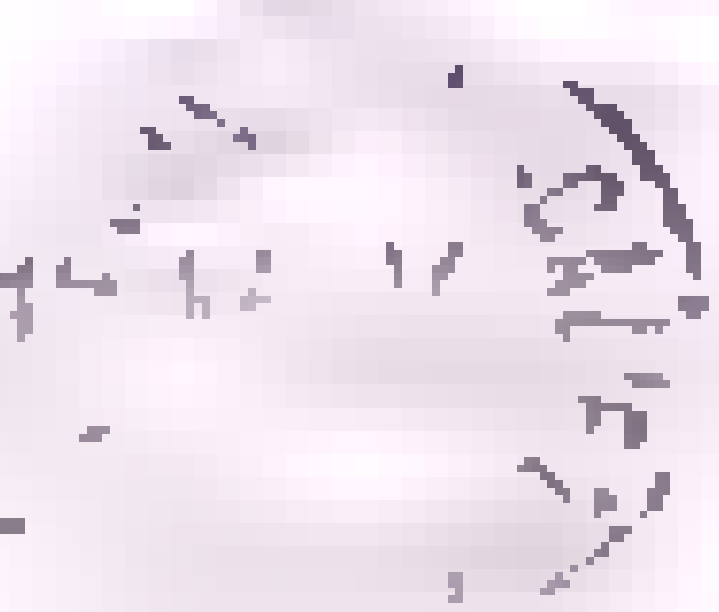
آج سے پورے ایک ہفتہ کے بعد ، بروز جمعرات ۲۷ اکتوبر کا مودالی
کتاب "لائبراٹری" کا جشن خاص بوقت شام منعقد ہوگا - بلائسن ڈی لاکاٹورڈ
کے نمبر ۶ میں - پریس کی سب سے زیادہ پر شکوہ جگہ ہے - میڈام کا مود بھی آئینگی -
اُمید ہے کہ اپنی ایک روادری میں غائش بھی ہو جائے - بہر کیف کتاب بڑی ہی
شانداز چھپی ہے - اس جشن تقسیم کتاب و بعد کچھ آثار اچھے نظر آئیں گے - ویسے
اب بھی بہت اچھے ہیں - اُس میں بیشتر نئی امرائیل کی ہیرہ بنیاں شامل ہیں -
کام پورہ ہے - اور عجیب و غریب قسم کا -

اور زیادہ ہی اگال کیا لکھوں - خیریت سے جلد مطلع کرو - اور سب کو یاد کرو -
مستفاد - ہادی



FIRST FOLD

SECOND FOLD



SVEN SALMAN AHMED SHAH,
SIBTAIN MANEIL B. ROAD, CHORAFAT,
NAZIMABAD,
KARACHI • (PAKISTAN)

AEROGramme • PAR AVION

PARIS. 29. X. 66.

سہائی جان سہ

بہت دن ہو گئے اور گھر سے کوئی خبریت پہنچ معلوم ہوئی ۔
فکر ہے ۔ اُمید ہے کہ دو ایک روز میں اپنے آنکریہاں کوئی
اپارٹ منٹ مل جائیگا تو پھر مستقل رہ چائے گا اور باضابطہ
نامہ و پیام کی صورت پیدا ہو جائیگی ۔ میں خود دو تین مرتبہ اپنی
خبریت سے مطلع کر چکا ہوں ۔

" لا اتر انٹرے " چھپ کر اچکی ہے ۔ اور ۲۷ اکتوبر
کو ۶ ریلڈس ڈی لا کانکورڈ میں ، آٹو مو بیل کلب آف فرانس
کی ترتیت میں اس کا شمعین اور کیو یار قسم کا جشن رنگیں
بیکو ہٹ کی شکل میں ہو چکا ۔ اور وہاں بیکو ہٹ ۵ فوراً
بعد جو کتاب ۵ لیے بنیادی خاکے بنائے گئے تھے ان کا

نسیم ہوا۔ لوگوں نے بڑھ بڑھ کے بولیاں لگائیں۔
 میں دستخط کرنے میں آنا مشغول رہا کہ صورت حال کا
 جائزہ لینے کی فرصت ہی نہیں ملی۔ بہر کیف جتنے بھی
 خاکے تھے وہ بک گئے۔ یہ سب آٹوموبیل کلب آف فرانس
 کے محکمہ کتب کی ملکیت تھے۔ فرانس کے بڑے بڑے
 رئیس موقع پر موجود تھے۔ اس کے علاوہ انی
 کچو ڈرائیگر بھی تھے۔ وہ بھی سب فروخت ہو گئیں
 اور ان کے کمیشن کٹنے کے بعد جو دام ہوں گے وہ اپنے
 آپ کو رولمر کے بعد مل جائیں گے۔ ڈنر سے پیشتر
 کلب کے صدر نے تقریر میں اپنے بارے میں بہت
 سے کلمات نیک کہے۔ بہر حال بعد میں معلوم ہوا کہ
 حشر بہت کامیاب رہا۔ رئیسوں نے اپنے آپ کو
 کافی مبارکباد دی دی۔

Champ Lilies

پی نہ آئی۔ اسے کو شائز کی لیزے پر بہترین قسم کا
دور میل کیا ہے۔ میں اب اس میں کوئی ساٹھ گز لمبی
تصویر بنانی شروع کر رہا ہوں۔ اُمید ہے کہ اچھی
من جا سکیں گی۔ اس کے علاوہ اور بھی اپنے اپنے کچھ کام ہیں۔
خاکوں کی صورت میں ہے۔ قلمی کام۔ کچھ دنوں کے بعد
موسیو تراں فورٹر کے توٹل سے کسی تصویروں کے تاجر
سے رجوع کیا جائے گا۔ ویسے حالات اچھے ہیں۔
نبی اسرائیل کی مہربانیاں شامل حال ہیں۔ زبانِ سر
میں جسے آمد کہتے ہیں۔ وہ ہے۔ اور اس کے
ساتھ ساتھ ہی اُمید و بیم کا لطیف امتزاج بھی ہے
جو اک کیف پیدا کرتا ہے۔

گھر سے کوئی خط نہ آ سکا کیوجہ سے فکر ہے۔ کافی
دن ہو گئے کہ کوئی خبر بت نہیں معلوم ہوئی۔ یہ خط میں
کراچی روانہ کروں گا۔ اور پھر گھر والے تم کو ہنڈی

ادانہ کر دیں گے۔ مجھے فی الحال موسیقاروں فورٹر کا پتہ
 ہی پر خط لکھو۔ ویسے اُمید ہے کہ جلد کوئی باقاعدہ ریسے
 کی جگہ ہو جائیگی۔ فوراً مطلع کروں گا۔

اُمید ہے کہ سب بہ خیریت ہوں گے۔ سلام اور دعا۔
 کھارا۔ صہادتن

— یہ خط لفافے میں بند کرنا ہی موسیقاروں فورٹر کے ۶۷ رت
 کھانے پر لگنا تھا، جی کا خط ملے۔ حیرت معلوم ہو کر اور دیگر حالت
 معلوم ہو کر اطمینان ہوا۔ اور "نیاز" کراؤں۔ یہ اسے! سمجھتی
 سکتا ہے کہ کا ہے یہ۔
 اطمینان اور سکون کامل ہوا۔ اور اب ذہن سوتے
 کام سے متعلق بیچ و خم کی طرف رواں ہیں۔

Co Mr. Jean FORGES
 16, rue Madeline Michellis,
 Neuilly - PARIS.

الکھنڈ خیر زاد۔

لکھنؤ ہوں۔ اور اس کے لئے شکر ادا کرتا ہوں کہ خط مل گیا ہے۔
 میں یہ سمجھتا تھا کہ خط ملنا ناممکن ہے۔
 (۵) میں یہ سمجھتا تھا کہ خط ملنا ناممکن ہے۔

16, Boulevard MAILLOT,
PARIS. 16.

مورخ ۱۴ دسمبر ۱۹۲۶ء

بھائی جان! سلام علیکم۔ اُمید کر رہا ہوں کہ خیریت ہوگی
اور گھر پر طرح سب بخیر عافیت و صحت۔ خوش و خرم ہوں۔
انچھ خانات کا بہت مختصر خلاصہ یہی کہ تھاٹ میں۔ زاواں ہے۔ آسودگی ہے۔
معباد اور زمرہ، پہلے دم مقام میں ارفم ہے، اعلیٰ ہے۔ آٹھ کی وجہ شاید ذرا لیم ہوں میں
یاد تھاٹے طبیعت ہے۔

حضرت مزاری کی قوم کی ہر بانیوں شامل حال ہیں۔ اُنسے راضی و صحت اور
ان دم میں ہیں۔ زریز السیسی۔ یہ بولوں دم باغات، اور ان میں انی رہا گشتی۔
اور پھر۔ آسودگی۔ یہ سب ہر بانیوں میں اسراشلی کی ہیں۔ یہاں آئے ہوئے کوئی
دو تین سفتے ہو گئے لیکن خط لکھنے کی توفیق ہی کہو رات تک نہیں ہوتی۔ اب پوچھ رہی ہے
تو خانی خانہ پڑی کسی۔ دراصل پہلے معمولی باتوں سے بھی بھرتل پیدا ہوتی تھی۔
اب غیر معمولی باتوں کو بھی حسب معمول ہی سمجھا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ
اب صورت حال کی تفصیل کو تفصیل۔ اُن کا اُجال بھی نہیں لکھا جاتا۔

میر نے۔ کاموں کتاب کا نسخہ ارشاد صاحب دیا تھا تو کراچی روانہ کر دیا تھا۔
اُمید ہے کہ اُنہوں نے گھر والوں کو دکھا دیا ہوگا۔ اگر نہ دکھا یا ہو تو گھر والے اُن کو
فون کر دیں۔ اُن کا نمبر ۲۳۹۱۸۳ ہے۔ دفتر کا۔ مجھے صرف دو ہی نسخے ملے تھے۔
صورت حال رکھنا طے ہے کھکری۔ تم نے سفیر صاحب سے تعلقات دم مارے ہیں
لو تھا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ بہت آچھے ہیں اور غیر معمولی طور سے اچھے ہیں۔ کافی خیال
کرتے ہیں۔ اور سب ہی۔ ایر مارشل آصف خواں صاحب بھی اپنا خیال اعلیٰ سمجھتے
پر کرنے والوں میں سے ہیں۔ میں نے یہاں شان زری نیزے جو دنیا کی سب سے زیادہ

رنگین شام ہے اور اس پر بہت ہی موقع کی جگہ برلی آئی اے کو دفتر مل گیا
 ہے اس میں کچھ دنوں کی قنوت سے ایک کوئی سات گز بھی تصویر بنائی ہے۔
 ایک آدھ دن میں مکمل ہو جائیگی۔ شاہراہ کے مختلف زاویوں سے مکمل اور چشم
 نظر آئی ہے۔ اور بقول مجھے جھک رہی ہے۔ اچھی نہیں ہے۔ اس کا لائی آئی اے
 ۱۰ اربا۔ نسبت و کشد با قاعدہ طریقے سے برسر من حسن منانے کا پروگرام بنا رہی
 ہیں۔ بہر کیف۔ اس کام کو خرفن سمجھتے توئے انجام دیا گیا ہے۔ مگر معلوم
 ہوا ہے کہ اس سہیلے میں کچھ رقم بھی ملنے والی ہے۔ پاکستان ہی میں ملے ل اور
 یا پنج نزار کے ٹکٹ اس میں ملوہ ملیں گے۔ کونسا ٹکٹ تو میں ہی اور نہ بھی ہوں
 تو کوئی خاص بات نہیں بہر کیف میں سوچ رہا ہوں کہ سہیلے احمد تو خط لکھ دوں کہ
 اب جی کو برس آنے کی تیاری کرنے کے لئے کہیں۔ نانا صاحب یا سپورٹ آنسہ ہیں
 میرے کرم خواہ ہیں۔ انہوں نے اس حاکر یا سپورٹ میں اس سہیلے میں غوری اندراج
 کرالیں اور ٹکٹ کی آئی اے والے پنچادس گز۔ رہنے کی یہاں کوئی برتن نہیں ہے۔
 بہر حال۔ یہ اپنا پرانا وعدہ ہے اور پورا ہونا چاہیے۔ مگر یہاں ہاں کی تکلف ہوگا۔
 اور کیا لکھوں۔ طبیعت میں راحت ظہری آ رہی ہے۔ اچھی علامت نہیں ہے۔
 تن آسانی اور کامیابی۔ لکھوں گے پورا کہ معیار اعلیٰ ہے کہیں سے، اس میں معنی میں
 اخراجات زیادہ ہیں۔ پیسے آتے ہیں۔ اور اسی طرح خرچ بھی ہو جائے گی۔
 تفصیل کا لکھوں۔

یہ خط گھر کے پتہ پر روانہ کروں گا۔ پھر گھر والے تم کو بھیج دیں گے۔ ویسے گھر
 جب لوگوں کو بہت یاد کرتا ہوں۔ اور خیریت کا اشتیاق رہتا ہوں۔
 امیدیں ہیں۔ کہ صورت حال بہتر ہو جائے گی۔ کام ہوتا جلد جانا رہنا
 چاہیے۔ وقت ہے کہ گزرتا ہی جلد جانا ہے۔ اور میں اس پر بھی سوچتا ہوں
 کہ اپنے شہر دل یا پروگرام میں کافی پیچھے رہ گیا ہوں۔ خیر۔ بہر کیف۔۔۔۔۔
 تمہارا بہت صبر

16, Boulevard MAILLOT,
PARIS, 16

۱۵ دسمبر ۲۴ عیسوی -

بھائی جان - ! سلام علیکم -

امید ہے کہ ہر طرح خیریت سے ہوں گے۔ اور گھر پر بھی سب خوش و خرم ہوں گے۔
تھوڑے تارہ تریس خط سے یہ معلوم ہوا کہ فروری میں آسٹریلیا جاؤ گے۔ اچھا ہے دراصل یہاں
میں نے کئی اور بوٹے یہاں پریس کی حاضر سہارا کے بڑے کمایاں راویے پر پی آئی اس کے دفتر میں ایک میوریل
میں مکمل کر لی ہے۔ جو اپنی امید سے معاملہ کچھ زیادہ ہی اچھی س گئی ہے۔ محنت اور مشق سے یہ کام کیا گیا۔ ہر
تھوڑے لوگوں کی لوح کا کرزن رہا ہے۔ پی آئی اے کی طرف سے ۲۵ ہزار کی پیش کش ہے جس میں سے مبلغ
پانچ ہزار ایکٹ کی شکل میں، پندرہ ہزار پاکستانی روپیوں میں اور ۵ ہزار روپے سیسی میں دیئے جائیں گے۔ میں نے
اپنے رد عمل کو محفوظ رکھا ہے۔ ریگر اور بھی کام ہو رہے ہیں۔

(مؤرخہ ۱۴ دسمبر - یہ خط لکھنا شروع کیا تھا کہ وہ لکھا تھا - اب اسی پر لگا رہا ہوں -)
پریسوں پی آئی اے کے دفتر میں اطلاع ملی ہے کہ روپیہ تیار ہے اور میں اس کو وصول کروں۔
پریس کے بینک میں صورت حال اطمینان بخش ہے۔

اور وہاں کراچی میں یونائیٹڈ بینک میں، کوئی ایک ہفتہ ہوا مبلغ پچاس ہزار روپیہ کا
کراس چیک اپنے نام کا شامل ہو چکا ہے۔ میں کراچی سے چلتے وقت ۳۲ ہزار روپیہ کا متروک تھا۔
اس کے معنی ہیں کہ یہ ۵۰ ہزار روپیہ اپنے قرضے کی ادائیگی کی طرف ایک قدم نیک کی جنت رکھیں گے۔
بقیہ رقم پی آئی اے سے پوری کر دی جائے گی۔ ویسے یہ بے کار ۱۵ ہزار ان کے دفتر میں جا کر گھر سے کوئی
بھن وصول کر سکتا ہے۔ مگر میں سیک ۵۰ قرضے سے سکاؤنس ہو جانا چاہتا ہوں۔

اور زیادہ فی الحال کیا لکھوں۔ اچھی حالت شرعاً رہا ہے۔ امید ہے کہ صورت حال
اچھی رہے گی۔ میں ڈائریکٹ منتقل ہو رہا ہوں۔ گھر بھیج دینا۔ گھر والوں کو اپنے
نقصان سے سبک دینا جو خانہ پر اطمینان ہونا چاہئے گا۔

وہیسیہ یہاں اگلے تلے ہیں۔ تقاضا ہے مگر بھی غالباً یہی ہے۔ یعنی آرام بھی۔ ممبروں کی جیسے ٹیکسی اور
کما حقہ ہر خیر میں بھی رعایت۔

سجالی جی تو سہم کہہ دینا اور یاد کر دینا۔ عرفان احمد اور سیمین فاطمہ کو دعا ہے اور بہار۔

الطاف سے کہہ دو کہ جی لگا کر ٹھیک کام لے جائے۔

۔ گھر کو بھی خط لکھنا ہے۔ امید ہے کہ فراغت ہوگی۔

مختار احمد — صہاوتین

1994

16, Boulevard MAILLOT,
Neuilly - PARIS

یکم جنوری ۱۹۶۷

پیارے - ! آج پہلی جنوری ہو چکی ہے -
مہتیں اور تمام گھر والوں کو یہ نیا سال مبارک ہو -
- یہ پہلے ہی معلوم ہو چکا ہو گا کہ تمہارے
چچا جان - کراچی سے چلے وقت کوئی
اکیاسی ہزار روپے کے متبوض تھے - اب
نقد پر ازان میں اور ایک پریس میں آکر بنائی
اور یہ تمام قرضے اتر گئے رات سبکدوش ہیں
ادا کی گئی ہے - راسی بات پر مانا جی
کے کہو کہ دراز یادہ مٹھائی پر نیاز کرادیں -
اور یہ صورت ہے - پڑھائیاں کیسی ہو رہی ہیں -
ابا جی کے خط سے موصول خیریت معلوم ہوتی رہتی ہے -
- اپنے معاملات یہاں ٹھیک ہیں -
گھر والوں کو بہت بہت یاد کر دیا اور سلام کہہ دیا -
خط لکھو اور ذرا تفصیل کے ساتھ - اپنی اور
اپنے بہنوں بھائیوں کی خیریت اور دل چسپاں
تحریر کرو - ابا جی - اماں جی اور چچا جانی کو
سلام کہہ دو اور یاد کر دو - سلطان احمد
سین اور شیرین کو دعا اور پیار -
عرفان اور سیمو بھی آنے ہی والے ہوں گے -
اور زیادہ کیا لکھوں - تمہارا - چچا جان

16. Boulevard MAILLOT,
Neuilly - PARIS.

۲۱ جنوری ۶۷

بھائی جان! — یہ معلوم ہو کر کہ تمہارا آسٹریلیا کا جانا طے ہو گیا ہے اطمینان
ہوا۔ اس کے معنی ہیں کہ یہ خطا محض کراچی ہی میں مل گیا کیونکہ جب تک کراچی
آ جاؤ گے۔ اچھا ہے در اسیر سیاسی مشاہدہ و مطالعہ رہے گا۔

باوا کے ٹکٹ کے بارے میں یہ ہے کہ میں پی آئی اے والوں کو خط لکھ رہا ہوں۔
وہاں ایک مسٹر اے۔ ایچ۔ قریشی صاحب ہیں جو پی آئی اے کے وارکر منیجر ہیں۔
ان کے ذریعہ ٹکٹ مل جائے گا۔ کراچی سے بریس تک اور پھر بریس سے واپس کراچی۔
اور درمیان میں جو جگہیں ہیں وہ بھی۔ اس ٹکٹ کی قیمت تین ہزار تین سو کچھ روپے
ہوگی۔ جو اُن ۵ ہزار روپوں میں آئے مہیا ہو جائیگی جو ٹرانسپورٹ کی شکل میں
مدد کو دے کہیں دے رہی ہے۔ کچھ اسٹیٹ بینک کی اجازت وغیرہ بھی لینی ہوگی،
جو کہ کسی قسم کا ذریعہ مبادلہ نہیں طلب کیا جائے گا اس لیے اسٹیٹ بینک والوں کو
پی عارم میں دینے میں کوئی خاص رقت نہیں ہوگی۔ بریس سے واپسی میں بغداد
کا شہر ہے اور وہاں پی آئی اے کا جہاز رکتا ہے۔ یہاں سے واپسی میں بغداد
اور قرب و حوا کے علاقوں میں جو اخراجات ہوں گے ان کیلئے ذریعہ مبادلہ
ممکن ہو جائے گا۔

بہر حال ٹکٹ کیسے میں پی آئی اے والوں کو لکھ رہا ہوں۔ اس مسئلے میں
 عطا اللہ خاں جو پی آئی اے میں کام کرتے ہیں، وہ بھی اچھی طرح وکالت کر سکتے
 ہیں اور بروقت سفر بھی سہولت پیدا کر سکتے ہیں۔ یعنی کروڑوں ہزار کے ٹکٹ والوں
 سے کہہ سکتے ہیں کہ خیال اور توجہ رکھیں۔ وہ پی آئی اے کے مارتھ ریسرچ سکشن
 میں کام کرتے ہیں انہیں ٹیلی فون کر کے مطلع کر دیا جائے تو اچھا رہے گا۔ اور وہ اس کے
 ورکس منیجر مسٹر اے ایچ قریشی سے بھی ٹکٹ کی گفت و شنید کر سکتے ہیں۔ ان کے
 گھر کا پتہ ۱۴۴ لارنس کواٹرز ہے (پاکستان کراچی) لارنس روڈ۔

امید کے مطابق، یہ خط گھر پہنچنے کے کوئی دس روز کے عرصے میں ٹکٹ مل جانا
 چاہیے۔ اور آنے کی تاریخ وغیرہ سے بھی مطلع کر دیں تاکہ اور لی کے اڈے پر
 آجاؤں۔ ویسے امید ہے کہ پی آئی اے والے خود بھی بہت خیال رکھیں گے۔
 کیونکہ تم بھی آسٹریلیا میں ہو گے اور وہ یہاں آجائیں گے تو گھر پر بچے ہی رہ
 جائیں گے۔ اس کے پیش نظر یورپ میں مختصر قیام اچھا رہے گا۔ کیونکہ وہاں
 کرنا تکلیف نہ ہو۔ ویسے یہ کہ دیگر چھڑے ہوئے کام جو ہیں ان میں وقتی تعطل
 سے کوئی خرچ نہیں ہوگا۔ مثلاً یہ کہ فیڈرل ایریا والے مکان۔ اس کو بلتھ ٹک
 بنا کر، اگر روچے ہوں تو کسی اور چیز میں نہ لگائیں۔ بلکہ یہ کہ اگر اس کا کام شروع
 ہو ہی گیا ہے۔ تو وہی مکمل ہو۔ رہا پانوش نگر والے مکان کی دوسری
 منزل بنانے کا سوال تو اگر اس کا بننا ایسا ہی ضروری ہے تو اس کیلئے پیسوں کی

کوئی فکر نہ کریں۔ میرے خیال میں فیڈریل ایریا جی والا مکان مکمل کیا جائے
 گراؤس کی بنیادیں شروع ہو گئی ہیں تو۔ ویسے یہ کرسیوں کا انتظام ہے۔
 کوئی فکر نہ کریں۔ بہر کیف، آگے جیسے مرضی ہو اور جیسے مناسب سمجھیں۔
 کچھ ایسی نقل و حرکت کا بھی تعین نہیں ہے۔ کسی کام سے کوئی نفع نہ کھینچے
 لکڑی کا خانہ ہے اور میں ملتوی رہتا چلا جا رہا ہوں۔ آج کل میں پڑھنا زیادہ
 رہا ہوں۔ ایک مہینہ یاد دہانتی۔ اور ایک کتاب۔ جو مجھے بعد میں بیشتر
 یاد ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ صرف چھوٹے چھوٹے خاکے بن رہے ہیں۔
 خاطر جمع ہو جائے اور مزید نئی کام کرنے کی مکمل ہو جائے تو تصویریں
 نئی شروع ہو جائیں گی۔ مثلاً ایک سیریشن مل رہا ہے۔ ایک
 سی پیت اور ایک نیا ہول۔ یونہی متعلق نہیں بلکہ ترقی پسند سماجی بنیادوں پر
 مدائش صورت حال ٹھیک ہے۔ مگر پھر یہ کہ زندگی سترنگ کی نہیں ہے۔
 ایک امید و بیم کی صورت ہے۔

..... یہاں تک کہ پاپائٹا گر خوار ہو گیا۔ آج ۲۲ یا ۲۳ جنوری ہے۔
 تنک خانہ رو رہی تھی اسلئے شدید بارش کا باوجود لکڑی اور دروازے میں
 بھینگی ہوئی مرغی کی مثل ڈاکہ سے ملاقات ہوئی۔ پلندے میں اوپری ٹھکانا بھیجا
 ہوا ڈھونڈ دیکھا تو میں نے بواسطہ لے لیا۔ بہر حال اسٹریلیا جانیکا پروگرام برطانوی
 سے اچھا ہے۔ امید ہے کہ یہ خطا محض دہان جانے سے پیشتر ہی حل جائے گا۔ ان
 دنوں وہاں پرگری ہوئی۔

کل شام کو لندن جانیکا ارادہ ہی۔ ایک نفعے وہاں رہوں گا۔ لہذا خطا مجھے پر سنا کہ
 ہی تپے برکھنا۔ خطا آنے تک میں واپس آچکوں گا۔ اُمید ہے کہ ہر طرح خیریت رہے گی اور
 فراغت رہے گی۔ گھر والوں کو اطمینان دلا دینا کہ تمہاری عدم موجودگی میں کوئی وقت نہیں
 ہوگی۔ ایک بیگ صاحبہ پر کوئی ہزار روپے ہیں۔ انہیں لکھوں گا تو وہ گھر آئیگی کر دے گی۔
 ورنہ یہ کہ اگر اس سے زیادہ کی ضرورت ہوگی تو یہ کہ در قرض پہلے بھی باز تھا اور اب ادائیگی
 بعد اور بھی زیادہ باز ہوگی ہے۔ لاکھ ڈیڑھ لاکھ اور لیے جاسکتے ہیں۔ تصویریں بنک میں
 اب بھی محفوظ ہیں۔

اور فی الحال کیا لکھوں۔ اُمید ہے کہ سہماں اور وسوں اور تمہاری عدم
 موجودگی میں دیگر امور پر خیال رکھیں گے۔ اب اُنہی بات اللہ یہ بھی لکھنے کی ضرورت نہیں
 ہے کہ پڑھنے وغیرہ پر خیال رکھیں۔ کیونکہ بات اللہ خود سمجھدار ہو گئے ہیں
 اور تنگ وید کر بھی جانتے ہیں۔ چشمہ دور۔

خط فوٹا ہی لکھ دینا۔ کیونکہ اگر میں برس گچھا سے لندن گیا تو حد سے حد ایک
 نفعہ میں واپس آ جاؤں گا۔ اور عمدہ حالات اور پروگرام سے مطلع کرنا۔ میرے ذہن
 میں خود اپنا پروگرام واضح نہیں ہے۔ ویسے یہ کہ وقت اپنا ساتھ دے رہا ہے
 مگر میں خود اپنا ساتھ نہیں دے رہا ہوں۔

گھر والوں کو بہت بہت یاد کر دینا۔ اُمید ہے کہ ہر طرح خیریت رہے گی۔
 تمہارا۔ صادق

16, Boulevard MAILLOT,
Neuilly - PARIS.

۱۰ فروری ۶۷ -

سجالی جان سے عموماً آسٹریلیا سے لکھا ہوا خط ملتا ہے۔ ایک گونہ
اطمینان ہوا۔ اُمید ہے کہ وقت اچھا گزرے گا۔ شاید اسے اور مطالعے میں
کتنا سی پڑھنے کا بھی اچھا موقع ہے۔ اپنی دلچسپی کے مضامین اور پیشہ
کے ربط سے متعلق مطالعہ ہو سکتا ہے۔ ویسے ہی آسٹریلیا ایک فراخ الدل
خطِ عرض ہے۔ وہاں کے پرانے باشندوں کی بود و باش خود ایک گھر
قسم کا شاہدہ ہے۔ یہ لوگ اچھے کاریگر ہوتے ہیں۔ میں نے ان کے
من خاص طور سے نکتہ شہی اور رنگ آمیزی پر اکثر ٹری ٹری کتا میں دیکھی ہیں۔
وہاں کی گوری آمادی بھی حشِ اخلاق کے اعتبار سے سنگت ہے۔ مہمان نواز
قوم ہے۔ یہ لوگ خود چاہتے ہیں کہ ان کے ملک آیا جائے۔ رشتہ و ہاں کم
لوگ مہاتے ہیں۔ عالمگیر رابطہ اور رشتے میں ہندک ہونیکل ان کی
حکایت ان لوگوں میں جغرافیائی و حوالہ کی نادر اور دوروں کے مطالعہ
میں نمایاں ہو۔ میں کہہ رہا تھا کہ وقت اچھا گزرے گا اور مہمان
نوازی اور فراخ دلی کا ماحول ہوگا۔ اُمید ہے کہ یہ قیام ہر لحاظ سے
معنی خیز اور سودمند ثابت ہوگا۔

۱۷ فروری کو اپنے سہیلے میں ایک توتیب ہے۔ یعنی برس کے لی آئی اے والے دور
 کی رونمائی نوٹوں جو اپنی تقدیر اس کی تباہ کشتی ہے۔ اس تہجد میں لہڑی سے کوئی
 بارہ صحافی حضرات آرہے ہیں۔ بڑا شاندار قسم کا مرد شرچہ پڑا ہے۔ اب اسکی تفصیل
 کیا لکھوں روانہ کروں گا۔ کراچی سے بھی ایر مارشل اصغر خاں آرہے ہیں۔ اب
 معلوم ہوتا ہے کہ لی آئی اے مجھ سے عشق میں ہے۔ ہر کھف۔ کوئی ایک ہفتہ بعد کارروائی
 کی تفصیل سے مطلع کروں گا۔ برس شہر کے آریاب لست دست کی شرکت ہو رہی ہے۔
 ممکن ہے کہ اس واقعہ میں سے کوئی اور واقعہ نمودار ہو اور شو و غما دہائے۔

امید ہے کہ ہر طرح خیریت رہے گی۔ مختار نے خط سے اماں کی کمزوری ہر کھف
 تقاضاٹے ٹکڑے۔ خستہ و تھر کے لحاظ سے جو کچھ بھی در غنیمت ہے۔ خاطر جمع رہی تھا ہے۔
 میں پچھلے دنوں لندن چلا گیا تھا کوئی ایک مہینے کیلئے۔ دوست اصحاب نے
 کافی خاطر مدارت کی۔ پاکستانی کھانے کھاٹے گئے اور شعرو شاعری سنی۔

آج میں نے مختار را خط ملتے ہی ولی اللہ صاحب کو بتا دیا تھا کہ تم نے انکو سٹی سے
 سلام لکھا ہے۔ انہوں نے بھی مجھیں سلام لکھوایا ہے اور۔ سٹی میں وہ خود
 بھی کبھی رہے ہیں اور سٹی کے نام پر ان کی وی کیفیت تھی جو ناک کی کلکتہ کے نام پر یعنی
 کلکتہ کا جو ذکر کرتے ہیں نشیں ایک تیر تیرے سینے پر مار کر ہائے ہائے
 کوئی اس شہر سے ان کا روحانی رشتہ معلوم ہوتا ہے۔

مختار گذشتہ خط، جو اماں کی کوٹھری میں بٹھ کر لکھا تھا دل چسپ تھا۔
 محاکاتہ در لحاظ سے الفاظ کے اختصار کے ساتھ ساتھ مکمل نقشہ نظر دے گیا۔
 اور زیادہ کیا لکھوں۔ امید ہے کہ وقت اچھا گزرے گا۔ مگر کو بھی خط لکھ رہا ہوں۔

مختار۔ صادق

16, Boulevard MAILLOT,
Neuilly S/Seine
PARIS

۲۴ فروری ۱۹۷۱

جان جان! سدم عینکم۔

امید ہے کہ طرح طرح کی مصیبت ہوگے اور سب ڈی میں دل لگ رہا ہوگا اور
وقت اچھا لڑ رہا ہوگا۔ کئی روز سو آدھمٹا رہا تھا۔ باوجودیکہ اس روز
جواب لکھنے کا ارادہ تھا مگر کچھ مصروفیات کی نوعیت ایسی تھی کہ اطمینان نہ ملتا تھا
اور کیونکہ مباحثہ طویل لکھنے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔ بہت سے احباب آئے ہوئے
تھے اور وہ لی آئی اے کی قریب واقع پوری تھی۔ بڑے بڑے اشخاص مباحثہ
پر رسم ادا ہوئے۔ کتابچہ بھی چھپا۔ ہر کتبہ اچھا رہا۔ ڈان مہر سیم احمد صاحب
کی ڈان میں چھپی ہوئی کتبہ روانہ کر رہے ہیں۔ کراچی سے ادا لکھ رہے ہیں۔
بخیریت ہیں۔ دربار میں مہرے ماحول اور ہوائی سفر کی وجہ سے متاثر معلوم ہو رہے
ہیں۔ کل میں اور وہ روائے جو فرانس کا ایک شہر ہے 'وڈاں' اس قریب
میں جا رہے ہیں کہ اپنی وڈاں ایک دو روز میں نہایت شرمیل ہو رہی ہے جو
تو یہ ایک ماہ تک جاری رہے گی۔ میں گیلری میں تصویریں کلٹا کر لے رہا ہوں
وہ سونے کی ان مہرے والیں کھاؤں گا۔ اس گیلری کا نام نکھولا ہے۔
برکیت۔ برس مہرے کے اندرون فرانس میں بھی سیر کرادی جائے
کہ کیا حزن ہے۔ حقوڑے ہی دل میں وہ وڈاں چلے جائیں گے کہ
گو رہا سوخت کوئی بزرگ نہیں ہے۔ شہانہ لہ نہ اگلے برس اس وقت
مکھوڑے ڈاؤن میں آئے کہ دل چاہے خدا کو تمنا رہے یا اس آئینے

اس خط میں جان جان! میں نے اپنی فانی دنیا میں تو اپنا دل دیا ہے۔ اس خط میں میں نے اپنی فانی دنیا میں تو اپنا دل دیا ہے۔ اس خط میں میں نے اپنی فانی دنیا میں تو اپنا دل دیا ہے۔

اور کھڑی رہا کر اچانک کہ کھٹیں دو دن غائب ہو گئے اور کچھ عرصہ تک کھینچنے میں
کئی آئے۔ دیکھیں اس امر حوالہ لکھتے ہیں۔ میں ان سے پہلے میں بیان فروری
اسلامیات کر رہا ہوں۔ اطمینان رکھو۔

الحاق سے عارام آنے کی اطلاع ہمیں ملی۔ وہ آخریت تھی کہ میں برس
ہی میں تھا۔ بہر کیف جب وہ اور ان کے تو آخریت انہیں بلورڈ ماسٹر ۱۶
تک اطمینان و آرام ساتھ بھجوا دیا گیا۔ میں سام گزرت تھا۔ یہاں بھائی ہیں۔
الحاق سے ایسا ایک نوجوان دست میری تلاش میں آا۔ اسی پھر ان قوم
کا جسم و چراغ جس نے لڑ بھرے فرسوزی سہولت کا شعبہ دریائے میل کا حدود
میں رون کر دیا تھا۔ اس نے کہا کہ آپ صادقین و مدد ہیں میرے ہی وارہ ہیں
اور اس لیے آپ میرے ساتھ چلیں۔ وہ حفظ مراتب کا خیال رکھتے ہوئے خود اپنے
گھر پر رہنے کے لیے باپ کو گھر لے گیا۔ رات کو گیارہ بجے مجھے معلوم ہوا۔ میں
اس پر رگڑتھیں کہ یہاں پہنچا تو اس کو ملے ہوئے تھے۔ حاکم رہا۔ مگر
راج گھٹے وقت کے رون ہونے سے سوچا کہ اس نے ہی رات صبح کو دیکھا ہو گا۔
سوچا کہ کہیں صبح کو آگاہ ہو گئے رات بھر بلٹن برس میں ایک دست در
ساتھ رہے حاکم آرا۔ صبح کو آہنروہاں سے لایا۔ پھر ان کا کہنا اور احوال
یہی تھا کہ میں جس کے مت تک پرش میں ہیں۔

میں نے اس سے پہلے کہ وہ صبح سے کھینچنے کی بات کرتے ہوئے بہر کیف
میں نے اس سے پہلے کہ وہ صبح سے کھینچنے کی بات کرتے ہوئے بہر کیف
میں نے اس سے پہلے کہ وہ صبح سے کھینچنے کی بات کرتے ہوئے بہر کیف



والله اعلم
بما كان
خفا

c/o Sadequain Artist
16 - Boulevard Maillot
Neuilly Paris

۲۷ فروری ۱۹۶۷ء

France

میرزا ارشد علی محمد صاحب مدظلہ العالی - مددگاروں کے
مقدمہ جو کہ صاحبزادہ کے فنکارانہ صلاحیتوں سے متعلق الملاحہ ہوئی جو کہ اس امر پر درجہ اول
کو تحریر تمام ہو کر پہنچا۔ یہ ایک عجیب امر ہے کہ جاس لکھا ہو کہ

پاکستان کے دور دورہ از حاصل ہر دنیا کا جو تصویرت سرسبز اور میرا قیام
قریبان اس قدر ممکن ہے کہ وہ اپنے ہمدرد کو اپنے لطف و درم کے اس طرح

درا رہا ہے کہ جو ہم دارا کیسی کمی نہ آسکے۔ اس کی قدرت کے خزان کہ تم
دو دنوں بھائیوں کو دنیا کے مشہور مشہور شہروں کے دیہاتے مانتے ملا اور اسی
قابلیت کے دیگر مالک میں درخشانی حاصل ہوئی۔ اور صاحبزادہ کے
لئے تو ہر سہن ایسا معلوم ہو گیا ہے کہ اس کا دلچسپ ہے۔ یہ بات

کو عجیب نہیں بلکہ اعجاب ہے کہ میں یہ خط لکھ کر صاحبزادہ کی جائے قیام کے

پتے میں بھیجا ہوں۔ اور وہ بھی سہلی ہو کہ میرا ارشد علی
دہلی کی کھائی کا شرفی و غرب ہیں۔ ان تمام ادنیٰ الیٰ ما شکرہ

اور انہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ تم دونوں بھائیوں کو درپردہ سے بخیر و برکت

اور میرا انجام بھی کچھ محمداً آل محمد خیر ہو۔ میں یہاں ایک مہینہ اور

قیام کروں گا اس کے بعد عراق کی طرف روانہ ہو گا کہ اس سے تم
ریاضات سے شرف ہو جاؤں۔ خوشخبری یہ کہ ہے کہ وعدہ صادر ہوا کہ

مگر مشکل معلوم ہو رہا ہے۔ کامیابی کا یقین نہیں ہے۔ یا لکھا ہو کہ

میرزا ارشد علی محمد صاحب مدظلہ العالی - مددگاروں کے

[illegible]

جشنِ اہل حق کے دفتر میں جو تقویر مبارک سلیم کے بیانی ہے قابلِ دید ہے اور
پیرس کے اہل حق کی راہِ ناز پر وہ تقویرِ لقیب ہے۔ گھر سے روانہ ہونے وقت بڑے جھلجھلا
رہی رات کو قرآنِ فرائض پڑھ کر سو خاندان کے مرد و عورت جمع ہو کر صبح جبکہ روانہ
کے وقت بھی کنبہ و اہل سرِ عزیزم سعد تقویر میں آکر دعا و عجز و ترائی مبارک دعا کرتے تھے
اجا کے شب میں کی تھی اور جب امامِ فاضل با نیرتھے یہ یہ روغنِ مبارک سے دم کے
میں اللہ قائم و دائم رکھے۔ ہماری اماں کے مالک علیہ السلام کے اندر اور عجز
ابھی خدا اور دالہ کرمانیا موٹا ملک استعمال میں رکھیں اللہ ہمارے سرِ نیک کے
زمانہ کو کامیابی اور عزت کے گڑھے اندر ہم کو مبارک سب مستحقین کے بحیرت طلبا کے
میرے رخصت ہونے کے تسلسل میں جسٹس مائن۔ کلف مکہ کو منجہ اجمارہ منجیب
رضی اللہ عنہ و اہل فاضل کے شریک ہوئے۔ پیرس میں مبارک سلیم کو خدا میرے
سیدھے کے تسلسل میں پورے کر جائیں۔ یہ خدا ان کی می فرمائیں کے کلمہ کیوں کہ جلد
ہمارے پاس آجی اور فلا سچ جائے۔ اب اچھی راہ مبارک سلیم کو خدا لکھیں ہے۔
خدا کرے تم حیرت کے ہو۔ آج مبارک سلیم کے نام آئے نفاذ نیک کا ہے یہ زور فضا کا
محبت و خلوں کے بحرِ چوہا رشتہ میں موصول ہوا۔ وہ مبارک اہل فاضل

✓

[illegible]



اس لئے میرے جردے کی کہیں عورت رہا کرتا کہ لڑکے بعد
ان کو کراچی اور ان کے خود بخود اب برس والیں آجاولہ تیار جس
حالت میں تھیں ویسی کی ویسی چھوڑ کر زرگان پیرن کم دیانہ پیرن اور دشمن پیرن
درختے پیرن والیں آجاولہ کا حکم و عمل کر کے ۱۹۶۷ کے موسم میں زر کے ابتدائی پھلے
ایک دن اور لپور سے لائے گئے کی وزارت بغداد اور اکی ہونا کیوں دوان وزارت خلیفہ وید
بھی کرنا تھا ہذا میں کسی اور صوبہ کے ساتھ والی نشست پر تھا کہ وہی پھر تھے
پیرن میں فن کے قردادوں کی بیک تھوڑے اور زرگان بدایہ پیرن کے خلاف کہوہ کے سارے
کی اسودگی اور وزارت میں عراق کے طول و عرض میں لودن اور نقل و حرکت جاری۔ اس دوران
موف بغداد میں آئی راستے اور بغداد سے اوائل کی شب میں حاو و حیات روہ ل رہا سنگاری دھن
کم زمانہ کے احزاب اور پھر بھی کہ ارد خاطر و ملازمت اس سلسلے میں اد خانہ احلاق اور دائرہ نشر
میں بھی ہے۔ بغداد میں دوسرے دن کا طمان کی زیارت کے مشرف ہونے کے دوران اللہ والہ
کئی طور پر محتیا ہو چکے تھے۔

جس کراچی خانہ کیسے ہوا تھا ہمارے میں اکی نشست طے کرائی جاری تھی تاہم پورے مجمع کے
کے یہاں تک تو آئی گئے ہو کراچی بھی علیہ صلو اور میں
ان کے ساتھ کراچی آکر۔

میں اللہ تعالیٰ بار بار فی کمال و حکمت اور اس کی جو عظیمیگی ہے
اس کی توفیق و توفیق اس کا جمال بھی بیان کرنا یا اس کی توفیق و توفیق
بالخصوص وہ اس کے شرف و داران نظام کی جو مادی قدریں ہیں ان کے اعتبار سے ہیں
عمر کی شبانہ اور سخت اور قضا و قدر کی توفیق جو عظیمیگیوں میں سے گذرنا ہوا اس وقت تک
آپ بچا تھا جہاں کے عالمگیر ہیں ان کی مادی کامیابیوں کی بدولت توفیق و توفیق
کم و زیادہت ہیں جہاں کے توفیق و توفیق اس کا توفیق و توفیق اس کا توفیق و توفیق
خواب کر رہے ہو یہاں کے توفیق و توفیق اس کا توفیق و توفیق اس کا توفیق و توفیق
جو اس سے اتنا ہی کم تھا کہ یہاں کے توفیق و توفیق اس کا توفیق و توفیق اس کا توفیق و توفیق
فوتو ہو، بعد میں اس کی قدر ہونے کا سوال ہوتا ہے۔ ویسے داد و میداد و اولیٰ طبیعت میں یہ توفیق
یہ احوال یہ کہ جس طرح ایک خاص قسم کی نباتات ایک خاص قسم کے حیوان کی پیداوار ہوتی ہے
اسی طرح توفیق بھی ایسی خاص قسم کی نباتات ایک خاص قسم کے حیوان کی پیداوار ہوتی ہے
جس کا اور اس میں بھی یہ ایک اور میں پیداوار ہوتی ہے اور توفیق و توفیق اس کا توفیق و توفیق
کیسے توفیق اور کشتہ رکھتا ہے۔ گردش و توفیق اس کا توفیق و توفیق اس کا توفیق و توفیق
دنیا کی ہر اس کو جو کہ گردش و توفیق اس کا توفیق و توفیق اس کا توفیق و توفیق

عمّ متناہوں کو قربان گاہِ حق در جہتِ حق
ایسے ہوں کہ ہر لولہ کو دن آج خلق کے کوہِ حق میں
جو نیل تر آملو اس میں حق کی جگہ کی آبروش (کہ ہمارے حق کی آبرو)
ہوں اسی کہ مقتضائے طبیعت ہی تھا، جہت ہی تھی۔ منکر و جہاد
اضطرابِ خلق کی صورت حال کی کہ نہ دوزخ نہ جہنم بلکہ فرشتوں کی آویختگی و جہاد ہے
اور اسی کیفیت میں تلواریں حق اور جہنم و جہنم کی آویختگی و جہاد ہے
پیش ہو چکی ہیں اور اس کے باوجود خلق کا دیکھنا، ظور الہی
اک نفس کی ہو سکتا ہو اور اس کے
ہم وقت گذرنا ہی ظور الہی

اور اگر کہ ہر کام اور صورت
پھر بھی مخلوق کے انہی میراث ہے
اور مخلوق نے اس سے انہی فروع کی جن کا قدر و قیمت اس کے گہری زبان کی
لہذا مجھے خدا خواستہ کوئی شکوہ ناقدانہ نہیں ہے
یہ ہے جو میں سے اگر آتا تو وہاں، جانے کس انداز کی تصویریں
بنی آدم ہوتی، آخرتِ خلق تو ان کی جہنم کے
تو شکوہ اختیار کرتی۔

یہاں ماحول و دورا کے اثر کا قانون اور اس تہذیب کے
 جبلتی تعلق کے باعث جس کا میں ایک فرد ہوں دوسری قوم کے
 فنی کام ہوں، جس میں ادب و معاشرے کی انگلیوں اور شکلوں آرزوں اور
 جولاہوں کا کچھ نہ کچھ اظہار ہوا اور از خود ہوتا چلا گیا۔ مختلف فنون میں طبع آزمائی کے
 ہوتے ہی چلی گئیں۔ حال کے کی عجیب و غریب باطلہ الطبعیاتی انداز کی ترتیب اور اس کی پیداوار
 صورتے حال میں ماحول و دورا کے فطری آئین کے مطابق، عصر حاضر کے سماجی اور اقتصادی پس منظر
 میں نئی اُتھرتی ہوئی جمالیاتی قدروں کی عقل و خرد کی رہبری میں بنیادیں بلکہ ایک اضطراری کیفیت کے غلبہ
 میں جو بقدر ظرف و خطا طبعی کہ پیدا کی ہیں اور بقدر حوصلہ رباعی گوئی کے کوڑھے میں ہوتی چلی گئی۔
 کہاں کہاں کے بگڑا گیا اور نہیں گیا۔

جب جس ل وزیر کے کہانی میں نے
 شاہوکار کی جو تھی بات نہ مانی میں نے
 اور نیل و یعقوب میں تینے کی بجائے
 شہر جانا کے کی خاک چھانی میں نے
 شہر سے عالم اور دولت و دنیا کے بے نیاز ہو کر اپنے ہی یہاں کوئے فنون میں
 ایک آتش بنانے کی سعی فجاءت کا سلسلہ جاری رہا۔
 لہذا مجھے اس مقام سے جہاں کے

علی گریہ کی مادی کامیابیوں کی دہلیز کا ہر ایسا فاصلہ
 اہم تھا تاہم اس کے بعد کا کوئی پیمانہ یا اندازہ نہ ہو سکتا جو ختمی ہو کہ ان کے
 اوائل کے مطابق فنون کو اپنے انداز میں اپنے لوگوں میں آگے بڑھانے
 کا قدرتی نوعیت کا اور ایسی ہیئت و سیاق میں داخل طور پر حقوق العباد
 کے احترام کی پوری طرح کو فوجی غنیمت قرار دینے کی بجائے
 سچا ہونا کہ وہ لایا جاتا ہے جس سے یہ سبیل ہو جاتی ہے
 قدرت کا کوئی حکمت شامل ہے۔

فیوض حقینہ منور
 ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ
 کوہ الوند لاہور